فیوض الحرمین
مع اردو ترجمہ
سعادت کونین
تصنیف
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر
ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری
ڈائریکٹر
شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد
www.maktabah.org

(مخزن "الولی" اپریل ۲۰۰۴ء تا مارچ ۲۰۰۶ء تک کے شماروں کے برابر کی اشاعت)
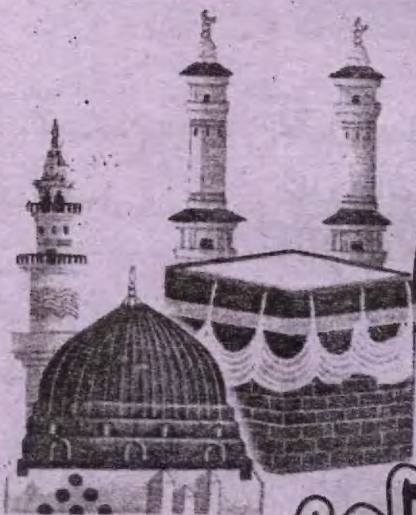
فیوض الحرمین

مع اردو ترجمہ

سعادت کونین

تصنیف

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری

ڈائریکٹر

شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد

www.maktabah.org

تمام حقوق محفوظ ہیں

کتاب کا نام	:	فیوض الحرمین مع اردو ترجمہ سعادت کونین
تصنیف	:	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر	:	ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری - موبائل نمبر: 0301-3522934
طبع	:	اوّل
تعداد	:	چار سو
کمپیوٹر لے آؤٹ	:	خلیل احمد بھٹو
کمپیوٹر کمپوزنگ	:	السندھ کمپیوٹر کمپوزنگ - لطیف آباد نمبر 4/B حیدرآباد 022-3812993
پبلشر	:	نفیس پرنٹنگ پریس - لجپت روڈ حیدرآباد 022-2782345
قیمت	:	120 روپیہ
سال اشاعت	:	اپریل 2007ء

ملنے کا پتہ

① شاہ ولی اللہ اکیڈمی - صدر جامع مسجد حیدرآباد سندھ
پوسٹ بکس نمبر 72 - فون: 022-2787203

② سندھ کے معروف کتب خانے

یہ کتاب ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری ڈائریکٹر شاہ ولی اللہ اکیڈمی نے نفیس پرنٹنگ پریس لجپت روڈ حیدرآباد سے شائع کی۔

www.maktabah.org

"فیوضِ الحرمین" کے بارے میں

اک عام مسلمان جب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل ہوتا ہے تو اپنے دل میں ہزار احساسات اور جذبات سمیٹے ہوئے اللہ جل شانہٗ اور رسولِ اکرم ﷺ کا دعاؤں میں ورد کررہا ہوتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ اپنے ان بندوں کی جذباتی کیفیت کو بخوبی جانتا ہے، اس لئے ان کے لئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ بلکہ ان کے پیارے بندوں کے دن اور راتیں کچھ اور ہی انداز سے گذرتی ہیں۔ ان کی آنکھیں، دل اور دماغ بلکہ پورا وجود ایسے ایسے نظارے اور مشاہدے کرتے رہتے ہیں کہ وہ کسی لمحہ بھی اپنے خالق اور اس کے رسول مقبول ﷺ سے غافل رہ نہیں سکتے۔ بس ایسے ہی بندوں کو چنا جاتا ہے جو خلیفۃ اللہ اور خلیفۃ الرسول ﷺ کے ناطے وہ اپنے اپنے دور کے خلیفۃ المسلمین کی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔

بلاشبہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ، جس نے اپنے آپ کو اپنے خطوط میں "فقیر" کرکے بار بار لکھا ہے، وہ باطن کی بہت سی باتوں کو نہ فقط سمیٹ کر حرمین شریفین سے واپس ہندوستان لوٹے تھے، بلکہ کئی ایک سہانے خوابوں، القا، الہام اور مشاہدات کا امین "اسم بامسمہ" بن کر لوٹے تھے۔ واقعی وہ ایسے "فقیر" تھے کہ فقر اور غنا کے مابین رہتے ہوئے آنحضرت ﷺ سے کئی بار احکامات حاصل کئے اور اللہ جل شانہٗ کی قدرت ارفعہ سے اپنے قلب پر وارداتیں، الہام اور القا کے مشاہدے حاصل کئے۔ آپ نے کچھ بھی نہیں چھپایا، بلکہ جو جو باتیں ان کو ودیت کی گئیں، ان کو بلا مبالغہ پیش کرکے عام مسلمانوں کی ہدایت کی اور وقت کے علماء اور فضلا کی رہنمائی کی۔

جس طرح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسول تھے۔ اسی طرح اولیاء اللہ ہر دور میں پیدا ہوتے رہتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ جس طرح انبیاء علیہم السلام اللہ کے احکامات اپنی اپنی امت کو پہنچاتے رہے اور آخری نبی ﷺ نے آخری مکمل دین تا قیامت کے لئے لوگوں کو پہنچایا۔ اسی طرح اولیاء کرام بھی حاصل کردہ مشاہدات اور تجلیات تا قیامت انسانوں کو پہنچاتے رہیں گے۔

www.maktabah.org

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی سارے القا اور مشاہدے لکھ کر ساری انسانیت کی رہنمائی کی ہے۔ اس کتاب میں یا ان کی دوسری کتاب "القاء الرحمٰن" میں بہت کچھ لکھا اور انکشافات ایسے ایسے کئے ہیں کہ لوگ اُس وقت سے لیکر اب تک حیرت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ آپ خود اس کتاب "فیوض الحرمین" میں جو بلاشبہ عام کتابوں سے مختلف ہے، اور جس طرح حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اصل کتاب مشکل تھی تو اس کا اردو ترجمہ بھی آسان نہیں۔ بہرحال جو دل سے پڑھے گا، وہی فیضیاب ہوگا۔

میں شکر گذار ہوں جناب سردار میر منظور احمد خان پنہور صوبائی وزیر اوقاف، عشر، زکوٰۃ اور اقلیتی امور کا، جنہوں نے خاص دلچسپی لیکر اس بندہ ناچیز کو یہ موقعہ فراہم کیا ہے کہ میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی کو فعال کروں۔ میں سیکریٹری باز محمد جونیجو صاحب اور دیگر ارکان سیکٹریٹ اور چیف ایڈمنسٹریٹر شہاب الدین چنہ صاحب کے علاوہ دیگر سیکریٹریوں، خصوصاً محترم محمد ہاشم لغاری، جناب عبدالغفار سومرو اور دیگر احباب کا بھی شکر گذار ہوں کہ انہوں نے دلچسپی لیکر میری حوصلہ افزائی کی، خصوصاً ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کا احسانمند ہوں کہ آپ ہر وقت تلقین کرتے رہتے ہیں کہ کام کر کے دکھانا ہے۔

اللہ جل شانہٗ سے دعا ہے کہ اس ادارے کے فعال کرنے، اہم کتب کی اشاعت اور دیگر خدمات میں میری رہنمائی فرمائے۔ ساتھ یہ بھی دعا ہے کہ پورا محکمہ اوقاف مجھ سے جو امیدیں وابستہ کیا ہوا ہے کہ میں کئی سالوں سے غیر فعال اکیڈمی کو اس کے اصلی اوج پر لے آؤں۔ مجھے دعا کی ہوئی ہے پروفیسر نذیر احمد قاسمی اور ان کے بڑے بھائی سعید احمد قاسمی پسران علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی کی، کہ ان کے والدِ محترم کی خدمات کو زندہ و جاوید بنا کر دکھاؤں، جو انہوں نے اس ادارے کی چالیس سال تک اپنے خون پسینے اور علم و فضل سے خدمت کی، وہ یکایک رائگاں نہ ہوجائے۔

اللہ مجھے اپنے ادارے کا مکمل تعاون نصیب کرے کہ میں اپنے سینے میں سمیٹے ہوئے جذبات کو کتب کی اشاعت اور رسائل کی ترویج پر بخوبی صرف کرسکوں۔

خادم العلم

ڈاکٹر عابد لغاری

16/04/07

www.maktabah.org

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

السلھم انی احمدک واثنی علیک وابوء لک بالتقصیر فالحمد والثناء واستغفرک واستعین بک واعلم انه لا یغفر الذنوب الا انت ولا یعینی غیرک فی الشدة والرخاء واوجه وجھی الیک واسلم نفسی لک نسکی وصلاتی ومحیای ومماتی تعالیت عن شراکة الشرکاء واعوذبک من شرور نفسی ومن سیئات اعمال والح علیک فی سوال الھدایة لمحاسن الاخلاق ومکارم الاعمال واعتقد انه لا یعیذنی من ھذه ولا یھدینی لھٰذه الا الذی فطرنی وفطر الارض والسماء واشھد ان لا الٰه الا اللہ وحده لا شریک له واشھد ان محمدا عبده ورسوله افضل الرسل والانبیاء صلی اللہ علیه وعلیھم وعلیٰ آله واصحابه ما تعاقب الملوان وما اظلت الخضر واقلت الغبراء اما بعد فیقول العبد الضعیف ولی اللہ بن عبد الرحیم الدھلوی عاملھما اللہ تعالیٰ بلطفه وتغشاھما برحمته من اعظم

الٰہی! میں تیری حمد وثنا کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ تیری حمد وثنا میں قاصر ہوں۔ تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تجھی سے مدد مانگتا ہوں اور خوب جانتا ہوں کہ سوا تیرے کوئی گناہ نہیں بخشتا اور بغیر تیرے کوئی میری مدد نہیں کرسکتا رنج وراحت میں اور تیری ہی طرف متوجہ ہوں اور تجھی کو اپنے تئیں سونپتا ہوں۔ تیرے ہی واسطے ہے میری سب عبادات اور میری زندگی اور موت تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ کوئی تیرا شریک نہیں اور پناہ چاہتا ہوں تجھ سے اپنے نفس کی برائیوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اور کمال عجز سے سوال کرتا ہوں کے اچھے اخلاق اور نیک اعمال کی ہدایت کر اور میرا عقیدہ ہے کہ کوئی نہیں برائیوں سے بچانے اور بھلائیوں کی ہدایت کرنے والا مگر جس نے مجھے پیدا کیا اور زمین وآسمان کو بنایا اور گواہی دیتا ہوں کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہ لاشریک لہ ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ سب رسولوں سے افضل اور سب نبیوں سے بڑھ کر۔ اللہ کا درود ہو ان پر اور ان کے آل واصحاب پر آگے پیچھے رات دن میں اور جب تک آسمان سایہ کرے اور زمین اٹھائے ہوئے ہے۔ امابعد! گذارش ہے عبد ضعیف ولی

www.maktabah.org

نعم الله تعالىٰ علی ان وفقنی لحج بيته وزيارت نبيه عليه افضل الصلوٰة والسلام سنة ثلاث واربعين والتی تليها من القرن الثانی عشر واعظم من هذا النعمة بكثير ان جعل الحج حج الشهود والمعرفة لا حج الحجب والنكرة وزيارة زيارة مبصرة لا زيارة عمياء فتلك نعمة اعظم عندی من جميع النعم فاحببت ان اضبط اسرار تلك المشاهدة كما علمنی ربی تبارك وتعالىٰ وكما استفدته عن روحانية نبينا صلی الله عليه وسلم تذكرة لی وتبصرة لاخوانی عسٰی ان يكون ذلك اداء لبعض ما وجب علی من شكرها وسميت الرسالة بفيوض الحرمين حسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم فمن تلك المشاهد انی رايت فی المنام جما غفيرا من اهل الله شطر منهم اهل الاذكار واليادداشت قد ظهرت علیٰ قلوبهم الانوار وعلیٰ وجوههم النضارة والجمال وهم لا يعتقدون وحدة الوجود وشطر منهم يعتقدون وحدة الوجود ويستغلبون بنوع من الفكر فی سريان الوجود ظهرت علیٰ قلوبهم خجالة والحجام فی جنب الحق القائم بتدبير العالم عمومًا والنفوس خصوصًا وعلی وجوههم سواد وفحول

اللہ ابن عبدالرحیم دہلوی خدا تعالیٰ دونوں پر مہربانی فرمائے اور رحمت کرے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اس نے مجھے توفیق دی حج بیت اللہ وزیارت رسول اللہ ﷺ کی سنہ ۱۱۴۳ ہجری ایک ہزار ایک سو تینتالیس میں اور اس نعمت سے بدرجہا بڑی نعمت یہ ملی کہ میرا حج مشاہدہ اور مغفرت کے ساتھ ہوا نہ حجاب اور نامعلومی کے ساتھ اور زیارت بھی زیارت آنکھوں والوں کی زیارت نہ اندھوں کی سی زیارت سو میرے نزدیک سب نعمتوں سے بڑی یہ نعمت ہے۔ میں نے چاہا کہ میں لکھ لوں ان مشاہدہ کے اسرار جیسے مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے معلوم کرائے ہیں اور جس طرح مجھے فائدے پہنچے ہیں روحانیت رسول اللہ سے ان کو میں نے استفادہ کیا ہے تاکہ میرے لئے یادگار اور میرے بھائیوں کے واسطے باعث بصیرت ہو۔ اس سے امید ہے کہ کچھ شکر ادا ہوجائے اور اس رسالہ کا نام میں نے فیوض الحرمین رکھا۔ کافی ہے اللہ ہم کو اچھا کارساز ہے ہمارا اور برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اسی سے ہے۔ ان مشاہدوں میں سے مشاہدہ اول: میں نے خواب میں ایک جماعت کثیر اہل اللہ کی دیکھی۔ ان میں سے ایک فرقہ اہل ذکر ویاد داشت کا تھا۔ ان کے دلوں پر انوار اور چہروں پر تازگی اور خوبصورت ظاہر ہوتی تھی اور وہ وحدت الوجود کا عقیدہ نہیں رکھتے تھے اور دوسرا فرقہ وحدت الوجود والوں کا تھا جو ایک طرح کے فکر سریان وجود میں مشغول تھے۔ ان کے دلوں پر شرمندگی وخجالت

www.maktabah.org

فاحتج الفريقان قال اهل الاذكار والاوراد الا ترون هذه الانوار والجمال علينا ففخرنا هدى طريقة منكم وقال اهل وحدة الوجود اليس ان اضمحلال الوجودات فى الوجود الحق امر حق مطابق للواقع فعلمنا سرًا جهلتموه فلنا الفضل عليكم فلما كثر التشاجر بينهم حكموني ورفعوا الىّ مشاجرتهم فقمت بين هؤلاء ثم قلت من العلوم الصادقة ما يتهذب به النفس ومنها ما لا يتهذب به النفس وذلك لان الله تعالىٰ خلق النفوس باستعدادات شتى ولكل نفس مشرب من العلوم الحقة اذا استغرقت فيه تهذبت وصلحت واذا لم تستغرق فيه لم تتهذب ولم تصلح فهٰذه المسئلة وان كانت من العلوم الحقة ولكنكم جميعا ليست هذه مشربكم وانما مشربكم التوجه الى الحقيقة الجامعة بحسب تضرعات الملاء الاعلىٰ اما اصحاب الانوار فانهم وان جهلوا هٰذه المسئلة لٰكنهم لم يخطئوا مشربهم من الحق فتهذبت نفوسهم وصلحت وبلغت ما خلقت لاجله من الكمال واما اصحاب وحدة الوجود فانهم وان اصابوا فى المسئلة لكنهم اخطأوا مشربهم من الحق لانهم لما مرجوا افكارهم فى مرعى

اس حق امر سے کہ عالم کی تدبیر عموماً اور نفسوں کی خصوصاً حق ہے۔ ان کے چہرے سیاہ اور منہ سوکھے ہوئے تھے۔ پس دونوں فرقے بہشتی ہیں۔ اہل ذکر وورد نے کہا: کیا تم کو ہمارا انوار وجمال نظر نہیں آتا؟ پس ہم تم سے بہت طریقہ ہدایت پر ہیں اور وحدۃ الوجود والوں نے کہا: کیا سب موجودات کی ہستی حق کی ہستی کے آگے نابود ہونی امر حق کے مطابق واقع نہیں؟ پس ہمیں وہ راز معلوم ہوگیا جس سے تم جاہل رہے۔ پس ہم کو تم پر فضیلت ہے۔ جب ان میں تنازعہ بڑھ گیا تو انہوں نے مجھ کو منصف بنایا اور اپنا جھگڑا میرے سامنے پیش کیا۔ پھر میں ان دونوں فرقوں میں منصف بنا اور کہا کہ بعض علوم صادق ایسے ہیں جن سے نفس مہذب ہوتا ہے اور بعض ایسے ہیں جن سے نفس تہذیب نہیں پاتا۔ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے نفسوں میں طرح طرح کی استعدادیں پیدا کی ہیں اور علوم حقہ میں سے ہر نفس کا ایک مشرب ہے۔ جو اس میں مستغرق ہوجائے تہذیب پاتا ہے اور سنور جاتا ہے اور جو اس میں مستغرق نہ ہو تو مہذب نہیں ہوتا ہے اور نہ اصلاح پاتا ہے۔ سو یہ مسئلہ اگرچہ علوم حقہ میں سے ہے لیکن تم دونوں جماعتوں کا یہ مشرب نہیں اور تمہارا مشرب تو ضرور حقیقت جامعہ کی طرف متوجہ ہونا ہے موافق تضرع فرشتوں کے سو نور والا فرقہ اگرچہ اس مسئلہ سے جاہل رہا مگر اپنے مشرب حق کو پہنچ گیا اور ان کے نفوس مہذب ہوگئے اور سنور گئے اور جس کمال کے واسطے پیدا ہوئے تھے، اس کو پہنچ گئے لیکن وحدۃ الوجود

www.maktabah.org

السریان ضاع من ایدیهم التعظیم والمحبة والتنزیة التی عرفت بها الملأ الاعلیٰ ربها وورثتها من قوی الافلاک بحکم الفطرة فامتلاء العالم بمعرفتهم وما ورثوه منها فلم تتهذب نفوسهم ولم تبلغ ما خلقت لاجله فانتم ایها القائلون بوحدة الوجود وسریان الوجود فی العالم نطق منکم بهٰذا السر جزء ولیس من شانه هذا العلم واما الجزء الذی مشربه هذا العلم فانه اخرس فیکم ممسوخ لا یعلم بهٰذا السر والاجزاء الفاطنة فیکم وهی العناصر الفلکیة فاقدة لما یلیق بها من الکمال انما الحری بهٰذا السر من کان ذٰلک الجزء فیه غضا طریا لم یخلقه النشاة المترکة ففهموا هٰذه المسئلة واذعنوا بها ثم قلت وهٰذا من الاسرار التی اختصنی ربی بها احکم بها بینکم فیما اختلفتم فیه والحمد لله رب العالمین ثم انتبهت.

مشهد آخر رأیت ببصر روحی تدلیا هو شیء واحد متصل فی ذاته ساری فی العالم کله کان العالم ستارة فوق وهو الداخل فیه وفطنت حینئذ ان هٰذا التدلی اذا توجه الیه العارف وابصره ببصر روحه وفنی فیه قوی تاثره وارشاده وصح له

والے اگرچہ مسئلہ کو پہنچ گئے پر مشرب حق کو نہ پہنچے، اس لئے کہ جب انہوں نے اپنا فکر سریان وجود میں صرف کیا، تعظیم ومحبت وتنزیہ ہاتھ سے جاتی رہی جس سے فرشتوں نے اپنے رب کو پہچانا اور وارث ہوئے اس کے قوائے افلاک بحکم فطرت۔ پس عالم ان کی معرفت سے پُر ہوگیا اور جو نہ وارث ہوئے اس کے ان کے نفس مہذب نہ ہوئے اور نہ وہ اس کو پہنچے جس کے لئے پیدا ہوئے۔ سوائے وحدت الوجود اور سریان الوجود فی العالم کے قائلو! ظاہر کردیا تمہارے اس راز کو اس جزء نے جس کے لائق یہ علم نہیں، لیکن وہ جزء جس کا مشرب یہ علم ہے۔ پس وہ تم میں گونگا اور مسخ شدہ ہے اور وہ اس راز کو نہیں جانتا اور تم میں عناصر فلکیہ جو اجزاء فاطنہ اس کمال کے ہیں، بالکل نہیں اس سر کے لئے وہ شخص لائق ہے جس میں یہ جزء بہت راسخ ہو اور اس کو نکما نہ کردیں۔ پس ظہورات گھیر لینے والے ہیں وہ دونوں فریق سمجھ گئے اور یقین کرلیا۔ پھر میں نے کہا: اللہ نے مجھ کو خاص کیا ان اسرار سے جس میں تمہارا اختلاف تھا اس میں میں نے منصفی کردی والحمد للہ رب العالمین۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

مشہد آخر میں نے اپنی روح کی آنکھ سے تدلی کو دیکھا کہ وہ ایک شے واحد نفس فی ذاتہ تمام عالم میں سرایت کی ہوئی ہے۔ گویا عالم اس پر پردہ اور وہ بیچ میں ہے۔ اس وقت میں نے جانا کہ یہ وہ تدلی ہے کہ عارف جب تک اس کی طرف متوجہ ہو اور اپنی روح کی آنکھ سے اس کو دیکھے اور اس میں فنا ہوجائے تو اس

www.maktabah.org

التصرف فی الخلق بالحق وهذا التدلی له وجهان فواجه یحذوا حذو الوجود الخارجی وهذا کان لون منطبع فی الواح النفوس یسمی بالنور والوجه الثانی یحذوا حذو الوجود الذهبی وهذا یتصادق مع الذات وهو الاسم والتدلی ولاجله یقال ان النقشبندیة ادرجت النهایة فی البدایة ومن وصل الی الذات بواسطة هذا التدلی لم یعلم الا الاختیار والارادة وعلم نفسه مغمورًا فی بحر لاساحل له.

معرفة عظیمة ادراک الحق المتدلی الیٰ عباده باعظم التدلیات ان کان ببصر الروح فهو من مقامات الکمل وان کان بعلم الروح فهو مما یشترک فیه العوام وکذا استماع کلامه ان کان یسمع الروح فهو من مقامات الکمل وان کان بعلم الروح فهو مما یشترک فیه العوام.

تحقیق شریف اعلم ان للنفس الناطقة بصرًا وسمعًا ولسانًا غیر هذه الجوارح المحسوسة وتحقیق ذٰلک ان هنالک لطیفتین احداهما القیومیة الالٰهیة المتعلقة بالبدن الحالة فیه مع قطع النظر عن النسمة ولها فی معرفة الاشیاء وجهان ان تفیض علیها صورة مجردة من مبداء الصور وهو العلم وان تفضی الیٰ شیء من

کے ارشاد کی تاثیر قوی ہوتی ہے اور اس کا تصرف خلقت میں حق طور پر صحیح ہوتا ہے اور اس تدلی کی دو جہتیں ہیں: ایک وجود خارجی کی طرف سو یہ تو ایک لون منطبع ہے الواح نفوس میں۔ اس کا نام نور ہے اور دوسری جہت وجود ذہنی کی طرف ہے۔ یہ ذات کے ساتھ صادق آتی ہے سو یہ اسم اور تدلی ہے نقشبندیہ۔ یہ اس لئے کہتے ہیں کہ ہم نے نہایت کو بدایت میں درج کیا ہے۔ جو شخص اس تدلی کے وسیلہ سے واصل بذات ہوتا ہے، نہیں جانتا سوا اختیار اور ارادہ کے اور اپنے تئیں ڈوبا ہوا جانتا ہے ایک دریائے ناپیدا کنار میں۔

معرفہ عظیمہ خدا تعالیٰ کا ادراک جو اپنے بندوں کی طرف علم تدلیات کے ساتھ متدلی ہے۔ اگر روح کی آنکھ سے ہے تو یہ کاملوں کا مقام ہے اور روح کے علم سے ہے تو اس میں عام بھی شریک ہیں اور اس طرح اس کا کلام سن لینا اگر روح کے کانوں سے ہے تو وہ مقام کاملوں کا ہے اور جو روح کے علم سے ہے تو اس میں عام بھی داخل ہیں۔

تحقیق شریف جاننا چاہیے کہ نفس ناطقہ کے واسطے ان جوارح محسوسہ کی آنکھ اور کان اور زبان ہے اس کی تحقیق یوں ہے کہ اس جگہ دو لطیفے ہیں۔ ایک تو قیومیہ الٰہیہ جو بدن کے متعلق ہے اور اس میں حلول کئے ہوئے ہے روح سے قطع نظر سو معرفت اشیاء میں اس کی دو جہتیں ہیں: ایک تو یہ مبداً صور سے کوئی صورت مجرد اس پر افاضہ ہو۔ یہ تو علم ہے دوسرے یہ کہ کسی شے کا اشیاء میں سے افاضہ کرے اور اس سے

www.maktubah.org

الاشياء ويتصل به وهذا الاتصال اذا اعتبر بالانكشاف البصرى يسمى بصرًا واذا اعتبر بالانكشاف السمعى يسمى سمعًا واذا اعتبر بانكشاف العلوم بالافادة والاستفادة يسمى كلامًا فمن هذا الوجه يرى الفرد ربه عزوجل ومن هذا الوجه يلهم ويكلم من الله ومن ارواح الافلاك والملاء الاعلىٰ وارواح من مضى من الصالحين وربما ينزل لون من رؤية الروح ربها الىٰ النسمة ومن النسمة الىٰ جارحة البصر فيتمثل هيئة متصلة فيقول الفرد رأيت ربى بعينى وهو صادق فيما قال ومن هذا الباب ما اعاده ابن عباس رضى الله عنهما من رؤية النبى صلى الله عليه وسلم ربه ومن هذا الباب كلام موسىٰ عليه الصلواة والسلام واتصلت يومًا بروح الشمس ورأيتها وسمعت منها فقلت عجبًا لك ترين الناس استضائوا منك واستفادوا منك الغلبة والظهور علىٰ اطوار شتىٰ ثم انهم ينكرون عليك ويزورون بك وانت لا تنقمين منهم ولا تغضبين عليهم قالت اليس ان تكبرهم وابتهاجهم بانفسهم شعبة من ابتهاجى بنفسى فانا فى كل ذلك لا التفت الىٰ صورة التكبر وانما التفت

متصل ہو جائے اور یہ اتصال اگر انکشاف بصری اعتبار سے کیا جائے تو اس کو بصر کہیں گے اور اگر انکشاف سمعی اعتبار سے کیا جائے تو ان کا نام سمع ہے اور اگر انکشاف العلوم بالافادۃ والاستفادۃ اعتبار کریں گے تو کلام ہے۔ سو اسی جہت سے فرد اپنے پروردگار بزرگ و برتر کو دیکھتا ہے اور اسی سے الہام کیا جاتا ہے اور اسی سے اللہ باتیں کرتا ہے اور ارواح افلاک اور فرشتوں سے اور جو نیک لوگ گذر گئے ہوں، ان کی ارواح سے باتیں کر لیتا ہے اور کبھی روح جو اپنے رب کو دیکھتی ہے، اس سے نسمہ پر ایک لون یعنی رنگ نازل ہوتا ہے اور نسمہ سے جب بصر پر وہ لون ایک ہیئت متصلہ بن جاتا ہے، اس وقت فرد کہنے لگتا ہے کہ میں نے اپنی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھا اور سچ ہے اس کا کہنا اور اسی قبیل سے ہے وہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اور اسی قبیل سے ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام کرنا اور ایک روز میں نے روح آفتاب سے متصل ہوتے اسے دیکھا اور اس سے سنا۔ میں نے کہا بڑا تعجب ہے کہ جو لوگ تجھ سے روشنی طلب کرتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں، تیرا غلبہ اور ظہور طرح طرح سے دیکھتے ہیں، پھر تیرے منکر ہیں اور تجھ سے مقابلہ کرتے ہیں اور تو نہ کسی سے انتقام لیتا ہے نہ کسی پر غصہ ہوتا ہے تو اس نے کہا: کیا ان کا تکبر اور ان کی اپنے نفسوں سے خوشی میری جان کی خوشی کا شعبہ نہیں ہے؟ میں ان سب حالتوں میں صورت تکبر کی طرف کچھ التفات نہیں کرتا

www.maktabah.org

الیٰ حقیقة الابتهاج وانما الكل ابتهاجی بنفسی فهل يجوز لاحد ان يغضب على كمال نفسه وينتقم من نفسه ثم افضائی الی الشمس فرأيتها فياضا بالطبع والجبلة وكذا كل فلك ورأيت ارواح الافلاک ملتمئة ومتوافقة فی علومها وهممها.

زيادة ايضاح ان شئت ان تكنه حقيقة هذا الوجدان فاصغ لما القی اليک اعلم ان علم النفس الناطقة اعنی بها نورًا بسيطًا هو تقليد القيومية الجسد واحد وتنزل الطبيعة الكلية التی هی النقطة الفعالة فی الخارج بصورة خاصة بمعلوم ای معلوم كان انما يكون عندنا باتحاد المدرک والمدرک ثم دراكها اما ان يكون لنشأة كلية تشمل النفس او تشمل جسدها كالصورة الانسانية او الحيوانية او الارض والماء وسائر العناصر او القوة الشمسية والقمرية واما ان يكون لشیء خاص يسم لهذه النفس الداركة مثل ادراک نفس زيد نفس عمرو فان كان الاول فصفة ادراک النفس لتلک الحقيقة ان يتجرد الیٰ نقطة هی بازاء تلک الحقيقة الشاملة فی النفس فتبقی بها وتفنی عن غيرها فينقط هذه النقطة بنفسها ويتجلی لها

اور میری التفات شادمانی کی حقیقت کی طرف ہے اور یہ سب خوشیاں میرے ہی نفس کی شادمانی ہیں تو پھر کیا کوئی اپنے کمالِ نفس پر غصہ ہوا کرتا ہے؟ یا انتقام اس سے لیتا ہے؟ پھر جب یہ امر ہو چکا، پس میں نے اسے دیکھا کہ وہ بالطبع اور جبلی فیاض ہے اور اسی طرح تمام افلاک اور میں نے دیکھا کہ ارواح افلاک متوافق اور ملے ہوئے ہیں اپنے علموں اور ہمتوں میں۔

زیادہ ایضاح اگر تو چاہے اس وجدان کی حقیقت دریافت کرنا تو سن جو میں کہوں۔ جان کہ نفس ناطقہ کا علم جس سے مراد نور بسیط ہے، وہ مقید ہوتا ہے قیومیہ کا ایک جسم واحد کے لئے اور تنزل طبیعت کلیہ کا کہ وہ ایک نقطہ فعالہ ہے خارج میں کسی معلوم خاص کی صورت میں گو کوئی معلوم ہو ہمارے نزدیک مدرک اور مدرک کا ایک ہونا ہے۔ پھر اس کا ادراک یا واسطے نشاء کلیہ کے ہوگا جو نفس کو شامل ہو یا جسم کو شامل ہوگا جیسے صورت انسانیہ یا حیوانیہ یا زمین اور پانی اور باقی عناصر یا قوت شمسیہ اور قمریہ اور یا اس کا ادراک کسی ایسی خاص شے کے لئے ہوگا جو اس نفس دراکہ کی قسیم ہے جیسے زید کا نفس عمرو کے نفس کو ادراک کرئے۔ پس اگر اول ہے تو ادراک نفس کی صفت کے واسطے ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ تجرد کرے اس نقطہ کی طرف کہ وہ اس حقیقت شاملہ فی النفس کے مقابل ہے تو باقی رہے گی اس کے ساتھ اور فوتی ہوگی اس کے غیر سے۔ اس وقت وہ نقطہ بنفسہا بیدا ہوگا اور اس حقیقت کے سبب احکام

www.maktabah.org

جميع احكام تلك الحقيقة تجليًا ذوقيًا
تحقيقيًا فهٰذا معنىٰ قولنا يتحد المدرك
والمدرك فى هٰذه الصورة وان كان الامر
الثانى فصفة ادراك النفس لتلك
الحقيقة القسمية لها ان تجتمع معها فى
حضرة من حضرة الطبيعة الكلية فتغلب
نفس علىٰ نفس اما من جهة الجزء الغالب
علىٰ هذه النفس والقوة المستتبعة لغيرها
من القوى ومن جهة اكثر القوى علىٰ
غيرها فاذا لم يكن هٰذه القوة منفررة
وجميع تاثير النفوس بعضها فى بعض انما
يكون بالغلبة والمحبة وكنههما ان تتجرد
نفس الىٰ قوة مودعة فيها غالبة او مغلوبة
وهٰذا فى الكمل او القوة الغالبة وهٰذا فى
غيرهم وهناك نفس اخرىٰ فيها تلك
القوة لكن ظهور احكامها هناك اقل
واضعف من النفس الاولىٰ فادركت
المؤثرة المؤثرة والمؤثرة المؤثرة بحاسة
تلك القوة واشتملت هٰذه بهٰذه فظهر
احكام لم تكن وربما كانت هٰذه القوة فيها
مستتبعة القوى الاخرىٰ بحيث انه
ضمحلة متلاشية فيها فتنعزل عن احكامها
وآثارها وانما يبقى حكم القوة الغالبة
فيقال اثرت هٰذه النفس فى تلك النفس
وفادتها تلك الكيفية والحق انها ما

اور یہ تجلی ذوقی تحقیقی طور پر روشن ہوجائیں گے۔ اس
صورت میں ہمارا یہ قول کہ مدرک اور مدرک ایک
ہوجاتے ہیں، پس یہ معنیٰ مراد ہیں اور اگر ہوگا امر
ثانی تو ادراک کی صفت کے واسطے اس حقیقت قسمیہ
لہما کی یہ ہوگی کہ اس کے ساتھ جمع ہو کسی حضرت میں
حضرات طبعیہ کلیہ سے تو غالب ہوگا ایک نفس
دوسرے نفس پر یا اس جزء کی جہت سے جو اس نفس
پر غالب ہے اور اس قوت پر جو دوسری قوتوں سے
پیروی طلب ہے یا جہت سے اکثر قوتوں کی اس شرط
سے کہ قوت منقطع نہ ہو کیونکہ تاثیر ایک نفس کی
دوسرے میں غلبہ سے ہوتی ہے اور محبت سے اور کنہ
ان دو وجہوں کا یہ ہے کہ نفس میں جو ایک قوت
امانت ہے غالب یا مغلوب، نفس اس کی طرف یکسو
ہوجائے۔ سو یہ کاملوں میں ہے یا قوت غالبہ یہ غیر
کاملوں میں ہے اور یہاں ایک اور نفس ہے جس میں
یہ قوت ہے لیکن اس کے احکام کا ظہور یہاں بہت کم
اور ضعیف ہوتا ہے پہلے نفس سے۔ پس ادراک کیا
مؤثر نے مؤثر کو اور مؤثر نے مؤثر کو اس قوت کے
حس سے اور یہ اس سے مل گئے تو ظاہر ہوئے وہ
احکام جو نہ تھے اور کبھی یہ قوت جو اس نفس میں ہے،
دوسری قوتوں سے پیروی طلب ہوتی ہے۔ ایسی کہ
مضمحل اور نابود ہوجاتی ہے۔ ان میں تو معزول
ہوجاتی ہے احکام اور آثار سے اور فقط قوت غالبہ باقی
رہ جاتی ہے۔ اس وقت کہا جاتا ہے کہ اس نفس نے
اس نفس میں اثر کیا اور اس کیفیت کا فائدہ پہنچایا اور

www.maktabah.org

اکتسبها من خارج بل صرفت عنان توجهها الیٰ جزء منها وقوة مودعة فیها حتیٰ تلاشت احکام سائر القوی والاجزاء فاذن عند الغلبة والاستتباع من هذه والمحبة والتبعیة من تلک لابد من اتحاد النفسین لا مطلقا بل من جهة قوة وجزء ولا فی جمیع المواطن بل فی موطن من مواطن الطبیعة الکلیة وهذا معنیٰ قولنا یتحد المدرک والمدرَک فی هذه الصورة واذا عرفت هذا فاعلم ان لهذه النفس بالنسبة الیٰ تلک حالات واوضاعا احدها الاتحاد والاستغراق فیها والذهول عن غیرها وثانیها ان ترجع کل نفس الیٰ ملاحظة نفیها مغمورة فی معنی الاتحاد فتتلون بافضاء الیها مع انفکاک ما وشعور انها لیست هی من جمیع الوجوه بل وجه دون وجه وهذه الحالة تسمی بالرؤیة وثالثها ان یغلب سائر الاحکام بحیث یغیب حکم هذه القوة وتصیر کالمستتر وحینئذ یظهر لتلک الاحکام صورة ضعیفة بالنسبة الی الاتحاد بالنسبة الی الرؤیة فیکون افضاء ما من جهة الغالبة وقبول ما من جهة المغلوبیة فیقال کلمت نفس زید نفس عمرو وسمعت هذه کلامها ورابعاً ان تغیب احکام تلک القوة

سچ یہ ہے کہ اس نفس نے کچھ خارج سے نہیں حاصل کیا بلکہ اپنے ہی جزء کی طرف توجہ کی ہے اور اپنی ہی اس قوت کی طرف جو اس میں امانت ہے اس قدر کہ سب قوتوں اور اجزاء کے احکام نابود ہوگئے تو اس وقت غلبہ اور استتباع اس طرف سے اور محبت پیروی اس طرف سے ہوئی تو ضرور ہے دونفسوں کان اتحاد ہے سو مطلق نہیں بلکہ قوت اور جزء کی جہت سے اور نہ کل جگہ بلکہ طبیعت کلیہ کی کسی جائے میں اور اس کے یہ ہی معنیٰ ہیں جو ہم نے کہا مدرک اور مدرَک ایک ہوجاتے ہیں اس صورت میں اور جب تم نے یہ جان لیا تو جان لو کہ اس نفس کے واسطے بہ نسبت اس کے حالات اور اوضاع ہیں۔ اول یہ کہ متحد ہونا اور مستغرق ہوجانا اس میں اور اس کے سوا کو بھول جانا۔ دوسرا یہ کہ نفس رجوع ہو طرف ملاحظہ اس کی فنا کے در حالیکہ مستغرق ہو معنیٰ اتحاد میں پس رنگا جائیگا بسبب مل جانے کے اس سے باوجود کسی قدر جدا ہونے کے اور شعور اس بات کے کہ دو ہی نہیں ہوگیا کل وجہ سے بلکہ کسی وجہ سے اس حال کو رویت کہتے ہیں۔ تیسرا یہ کہ غالب ہوجائیں سب احکام ایسی طرح کہ غائب ہوجائے اس قوت کا حکم اور یہ قوت چھپ جائے اور اس وقت ظاہر ہوگی ان احکام کے واسطے صورت ضعیف بہ نسبت اتحاد اور بہ نسبت رویت کے تو افضا ہوگا غالبیت کی جہت سے اور قبول کسی قدر مغلوبیت کی جہت سے تو کہیں گے زید کے نفس نے کلام کیا عمرو کے نفس سے اور اس نے اس کا کلام سنا

www.maktabah.org

غیوبة اشد من ذلک فلا یبقی الا خیال طفیف مکنف باحکام اضداد تلک القوة متمیز اعناقها فیقال حینئذ حصلت صورة فی الذهن وانتقشت فیه انتقاش الصورة فی المرآة فههنا اربع حالات ولکل حکم فکن من المتدبرین والثانیة اللطیفة النسمیة وفیها حاسة جمیلة من شانها الاتصال بالفعل فبان قبس الی السمع یسمیٰ سمعاً او الی البصر یسمی بصیرا او الی الذوق یسمی ذوقا او الی اللمس یسمیٰ لمسا ولعله الذی یسمی حسًا مشترکًا ومنه یقع الاحتلام لکل حاسة فاحتلام البصر رؤیة النقطة الجوالة دائرة فالدائرة لیست فی الخارج انما هو من احتلام الحس المشترک واحتلام الذوق ان یری الانسان شیئا مرغوبا من المذوقات فینفصل الریق من اللسان واحتلام اللمس ان یقرب من الانسان انسان یدغدغه ولما یتصل من بدنه ویجد دغدغة فی نفسه واحتلام السمع معرفة وزن النغمات والاشعار فالنسمة القویة لا یلتفت الی الجوارح الظاهرة بل تلتذ بصرها وسمعها وذوقها ولمسها وان شئت الحق فهذه الحاسة هی التی یتم بها ادراکات الحاسة الظاهرة واذا انکفت

اور چوتھا یہ کہ اس قوت کے احکام بہت شدت غائب ہوجائیں اس کی نسبت پس کچھ نہ رہی مگر ایک خیال خفیف محفوظ اس قوت کی ضدوں میں اور ان سے جدا اس وقت کہیں گے کہ ذہن میں صورت حاصل ہوئی اور منقش ہوگئے ذہن میں جیسے آئینہ میں صورت منقش ہوجاتی ہے۔ تو یہ چار حال ہوئے اور ہر ایک کے لئے حکم ہے۔ نہایت غور کرنے اور سوچنے کے لائق ہے اور دوسرا لطیفہ نسمیہ ہے۔ اس میں حاسہ جمیلہ ہے۔ وہ فعل سے متصل ہوا کرتا ہے۔ اس وقت اگر کان کا قیاس کریں کان، اگر آنکھ کی طرف قیاس کریں آنکھ کہا جائے گا یا ذوق کی طرف تو نام اس کا ذوق ہوگا، جو لمس کی طرف تو لمس کہلائے گا اور شاید یہ وہی ہے جو حس مشترک ہے اور ایسی حسّ مشترک سے ہر حاسہ کو احتلام ہوتا ہے۔ آنکھ کا احتلام تو یہ ہے کہ نقطہ جوالہ کو دائرہ جانے سو دائرہ کوئی خارج میں نہیں ہوتا۔ وہ احتلام ہے حسّ مشترک کا اور زبان کا احتلام یہ ہے کہ کسی مرغوب شے کو دیکھ کر منہ میں پانی بھر آئے اور قوۃ لامسہ کا احتلام یہ کہ آدمی سے آدمی قریب ہو اور وہ اس سے رغبت رکھتا ہو اور جب بدن سے بدن ملے، اس کے نفس میں گدگدی ہو اور احتلام کان کا راگ کے سر اور اشعار کی وزن جانئے پس نسمہ قویہ جو اس ظاہر کی طرف نہیں التفات کرتا بلکہ حس باصرہ وسامعہ وذائقہ ولامسہ سے لذت اٹھاتا ہے اور اگر سچ پوچھیے تو اس مشترک سے تمام حواس ظاہر اور ادراک ان کے پورے ہوتے ہیں اور جب

www.maktabah.org

الارواح من ابدانها ربما استقلت هذه الحاسة وابدع من خيال العرش موجودات مثالية علىٰ حسبها كما يتشكل الجن والملائكة.

مشهد آخر رايت لكل من شعائر الله نورًا يعلوه فطنت بحقيقة انما حقيقة النور مناسبة الشيء بالروحانيات وهيئة راسخة فيه هي من اثر الروحانيات فيدرك الانسان من هذه الهيئة بحاسة روحه ادراكا انطباعا بان ينشرح وينفسح ويزداد مناسبة بالروحانيات والناس اذا توجهوا الىٰ شعائر الله صاروا احزابا. فحزب انما ينتفع بنيتها وعزيمتها حيث فعلوا هذا الفعل لله باعتقاد ان هذا من شعائر الله وحزب تنفتح حدقة من احداق روحها فتحس بالنور فتغلب قوته الملكية على البهيمية وحزب تمعن في هذا النور فتدرك التدلي الذي هو اصل هذه الشعائر فبهته امره.

مشهد عظيم وتحقيق شريف

اطلعني الحق تعالىٰ علىٰ حقيقة التدلي العظيم الجليل المتوجه الىٰ نوع البشر المراد منه تيسير اقترابهم الى الله المتمثل في عالم المثال المنفسر تارة بالانبياء عامة

ارواح اپنے بدن سے جدا ہوتی ہیں، بسا اوقات یہ حاسہ مستقل ہوتا ہے اور خیال عرش سے اپنے موافق موجودات مثالیہ پیدا کرتے ہیں جیسے جن اور ملائکہ متشکل ہوتے ہیں۔

مشہد آخر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر شعائر کا نور بلند ہوتا ہے اور میں نے دریافت کی حقیقت اس کی عبادت بیشک حقیقت نور کی مناسبت شے کی روحانیات سے اور ایک ہیئت راسخہ ہے اس میں جو روحانیات کی تاثیر سے ہے۔ اس ہیئت سے انسان ادراک کرلیتا ہے روح کے حاسہ سے ایک ادراک انطباعی اس طرح سے کہ خوش ہوجاتا ہے اور مناسبت زیادہ ہوتی ہے روحانیات سے اور شعائر اللہ کی طرف جب لوگ متوجہ ہوتے ہیں تو گروہیں بن جاتے ہیں۔ ایک وہ گروہ ہے کہ اپنی نیت اور عزیمت کے سبب نفع پائے یعنی جو کام کرے، اللہ کے واسطے اس اعتقاد سے کہ یہ عبادت شعائر اللہ سے ہے۔ ایک وہ گروہ ہے کہ اس کی روح کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ پس وہ نور سے معلوم کرتا ہے اس کی قوت ملکیہ غالب آجاتی ہے قوت بہیمیہ پر۔ ایک وہ گروہ ہے جو اس نور میں غور کرے اور ادراک کرے وہ تدلی کہ جو اصل ہے شعائر اللہ کی پس وہ متحیر ہوجائے۔

مشہد عظیم وتحقیق شریف حق تعالیٰ نے مجھے مطلع کیا اس تدلی عظیم وجلیل کی حقیقت پر جو نوع بشر کی طرف متوجہ ہے۔ مراد اس سے اللہ کا قرب آسان ہونا ہے وہ تدلی متمثل ہے۔ عالم مثال میں منفسر ہے۔ کبھی عموماً دوسرے نبی اور خصوصاً

www.maktabah.org

ونبينا محمد صلى الله تعالىٰ عليه وعليهم اجمعين خاصة وتارة بالكتب الالهية عامة والقرآن العظيم خاصة وتارة بالصلوٰة وتارة بالكعبة فعرفت هٰذا التدلي الوحداني في ذاته المتبرز في برزات كثيرة بحسب المعدات الخارجة اعني اوضاع البشر وعاداتهم ومركوزات اذهانهم التي اذا انتقلوا الى البرزخ كانت تلك الاوضاع والعادات والعلوم معهم لا تفارقهم فيعدون في حظيرة القدس لانعقاد صورة مثالية بهٰذا التدلي الجليل ثم ينزل في العالم الجسماني متىٰ اراد الله ومتىٰ ما استعد له العالم بحسب الاوضاع العلوية والسفلية واطلعني على حكمة الانفسار وعلىٰ تميز كل انفسار عن الانفسار الآخر بخاصية لا توجد الا فيه من تلقاء معدات اعدت لذٰلك فنحن نبين لك انشاء الله هٰذه الحقيقة الوحدانية وكيفية انفسارها. اعلم ان الشخص الاكبر لما تقرر في الخارج كان اول شيء منه ان عرف ربه واخبت له فكانت في مداركه صورة علمية لها وجهان وجهه يحذو حذوها في الشخص الاكبر من الجسم والجسمانيات والروح والروحانيات ووجه يحذو بحذو الوجود الذهني ويصير نفس المعلوم وبهٰذا

ہمارے نبی ﷺ پر اور کبھی منفسر ہے کتب آسمانی سے عموماً وخصوصاً قرآن عظیم سے اور کبھی منفسر ہے نماز اور کبھی کعبہ شریف کے ساتھ، پس میں نے پہچانا اس تدلی وحدانی فی ذاتہ کو کہ ظاہر ہے ظہورات کثیرہ میں موافق معدات خارجیہ یعنی انسان کی وضعوں اور عادتوں کے اور جو ان کے ذہنوں میں مقرر ہیں ایسی کہ جو منتقل ہوجائیں تو وضعیں اور عادتیں اور علوم ان کے ساتھ ہوں، اس سے جدا نہ ہوں آمادہ کریں حظیرۃ قدس میں صورت مثالیہ کے منعقد ہونے کے واسطے اس تدلی جلیل سے پھر عالم جسمانی میں آئیں جب خدا چاہے اور مستعد ہو واسطے اس کے عالم موافق اوضاع علویہ اور سفلیہ کے اور حق تعالیٰ نے مجھے مطلع کیا انفسار کی حکمت پر اور ایک کو دوسرے سے پہچاننے پر اس خصوصیت سے جو اسی میں ہے معدات کی طرف سے جو آمادہ ہیں اس کے لئے۔ ہم بیان کریں گے تجھ سے انشاء اللہ تعالیٰ اس وحدانیت کی حقیقت اور اس کے انفسار کی کیفیت۔ جان لو کہ شخص اکبر جب مقرر ہوا خارج میں، سب سے پہلے اس نے پہچانا اپنے رب کو اور خضوع کیا اس سے تو اس کے مدارک میں صورت علمیہ تھی جس کی دو جہتیں ہیں: ایک اس طرف جو شخص اکبر میں ہے جسم اور جسمانیات اور روح اور روحانیات اور دوسری جہت وجود ذہنی کی طرف جس سے نفس معلوم ہوجائے اور اس جہت اخیر سے تدلی ہے تدلیات حق تعالیٰ سے اور یہ نصیب میں ہے شخص

www.maktabah.org

الوجه الاخير تدلى من تدليات الحق جل وعز وهذا نصيب الشخص الاكبر من معرفة ربه ولم مقام معلوم لا يتجاوزه وكل من فى جوفه وحيزه فانما نصيب عن معرفة ربه تنزل ما من تنزلات هذا التدلى فى منزل مقيد فينزل هنالك بقدر المتجلى له وفيه ويراعى فى هذا التنزل احكام الجانبين فهذه معرفة عظيمة عض عليها بنواجذك وبالجملة فلما انحاز كل فلك وعنصر بروح ظاهرة اور خفية كان اول امر ظهر من احكامه انه عرف ربه واخبت اليه واستمد فى ذلك استمداد جبليًا بالشخص الاكبر لانه اصله ومبداء وجوده وتوجه الى الذات فقط كما كان الشخص الاكبر متوجها اليها فقط ولكن اعد الشخص الاكبر والتدلى المنعقد فيه لفيضان صورة خاصة فى مداركه وهذا معرفة اخرىٰ ثم لما انحازت المثل وهى التى تدعى بارباب الانواع تعين لكل نوع احكامه متميزة عن احكام نوع آخر وكان ذٰلك فى المثال وكان منها الانسان فتميز من سائر الانواع بقسط من المعرفة ولم يترك سدى واودع فيه الامانة ثم ظهرت الاشخاص البشرية من هذا المثال الانسانى على طريقة القسمة الانحصارية

اکبر کے اپنے رب کی معرفت کے سبب اور اس کے لئے مقام معلوم ہے جس سے تجاوز نہیں اور جو کچھ اس کے جوف اور حیز میں ہے۔ پس صرف اس کے نصیب میں اپنے رب کی معرفت سے تنزل ہے۔ تنزلات اس تدلی سے ایک منزل مقید ہیں، پس یہاں نازل ہوتی ہے بقدر متجلی لہ اور فیہ کی اور رعایت یہ کی جاتی ہے اس تنزل میں احکام جانبین کی پس یہ بڑی معرفت ہے اس کو خوب ڈٹے رہو۔ غرض جب فلک اور عنصر پر روح ظاہر یا خفیہ کا تو اول اس سے جو امر ظاہر ہوا یہ کہ اس نے اپنے رب کو پہچانا اور اس کے ساتھ خشوع کیا اور مدد چاہی مدد چاہنا طبعی وسرشتی شخص اکبر سے ہے۔ اس لئے کہ وہ اس کی اصل اور مبدء وجود ہے اور متوجہ ہوا طرف ذات کے فقط جس طرح شخص اکبر متوجہ تھا طرف ذات کے فقط لیکن آمادہ کیا شخص اکبر نے اور جو اس میں تدلی منعقد ہے واسطے فیضان صورت کے ایک خاصہ ہے اپنے مدارک میں اور یہ معرفت دوسری ہے۔ پھر جب معین ہوئیں مثالیں جن کو رب النوع کہتے ہیں تو تعین واسطے ہر نوع کے اس کے احکام جو کہ متمیز ہیں دوسرے نوع کے احکام سے اور یہ عالم مثال میں اور ان میں سے انسان ہے سو یہ سب نوعوں سے متمیز ہوا بسبب حصہ پانے معرفت کے اور مہمل چھوڑا گیا اور اس میں امانت رکھی گئی۔ پھر اشخاص بشری ظاہر ہوئی اس مثال انسانی سے تقسیم انحصاریہ کے طور پر جیسا صاحب موسیقی ساز کی تار

www.maktabah.org

كما ان صاحب الموسيقى يتفحص عن نغمات الوتر فيجد كذا وكذا نغمة لا يزيد ولا ينقص ثم يقول لو انا ركبنا نغمة بنغمة حصل لنا الابعاد كذا وكذا لا يزيد ولا ينقص كما يعطيه القسمة الحاصرة العقلية ثم يركب الابعاد بعضها ببعض وهلم جرا حتى ينتظم الالحان محصورة في عدد خاص فيحفظها ويصرف لكل حكما وخاصية ووقتا فيظهر لحنا هذا اليوم في تلك الساعة في ذلك المجلس ولحنا آخر في يوم وساعة اخريين وهكذا الىٰ غير النهاية فلو ان عمره امتد الى الابد ما انقضى عجائبه وهي كلها انفسار لما علمه اولا بالقسمة الحاصرة فلما ظهرت الاشخاص البشرية في عالم الجسم واختلفت استعداداتهم وقواهم منهم الزكي ومنهم الغبي ومنهم صاحب النفس القدسية ورجعت الى الله هممهم ونفوسهم وخلاصة بشريتهم في حظيرة القدس فصاروا هنالك كالامر الواحد يقع عليهم اسم واحد وينسبون الىٰ مثال واحد هو الانسان الالهي ويتقارب امورهم ومداركهم تنزل هذا التدلي الاعظم هنالك فصار ذلك في عالم المثال قدم صدق لهم ومقامًا معلومًا بالنسبة اليهم

سے نغمے ڈھونڈتا ہے تو معلوم کرتا ہے کہ یہ نغمہ یوں ہے نہ اس سے زیادہ نہ اس سے کم۔ پھر کہتا ہے کہ ہم اگر مرکب کریں اس نغمہ کو اس نغمہ سے تو ابعاد حاصل ہوں گے ایسے ایسے نہ زیادہ نہ کم جیسا کہ معلوم کیا تقسیم حاصریہ عقلیہ سے۔ پھر بعض ابعاد کو بعض ابعاد سے مرکب کرتا جاتا ہے۔ اسی طرح یہاں تک کہ لحن مقرر کرلیتا ہے محصور عدد خاص میں پھر جان جاتا ہے پھر اسے یاد رکھتا ہے اور ہر ایک حکم اور خاصیت اور وقت معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ راگ آج اس وقت اور اس مجلس کا ہے اور دوسرا راگ اس روز اور اس وقت کا ہے۔ اسی طرح بے نہایت اگر اس کو عمر ملے تو ابد تک اس کے عجائب تمام نہ ہوں۔ پس اور یہ سب انفسار ہیں جو پہلے جان چکا ہے قسم حاصرہ سے تو جب ظاہر ہوئے اشخاص بشری عالم جسم میں اور اس کی استعدادیں اور قوتیں مختلف تھیں کہ بعضے ذکی اور بعضے کند ذہن اور بعضے صاحب نفس قدسیہ اور ان کی ہمتیں اور نفوس رجوع ہوئے اللہ کی طرف اور ان کی خلاصہ بشریت حظیرۃ قدس میں تو اس جگہ ایک امر واحد کہ ان پر اسم واحد کا واقع ہوتا ہے اور نسبت کیے جائیں مثال واحد کی طرف وہ انسان الٰہی ہے اور باہم قریب ہیں ان کے امورات اور مدارک تنزل۔ کیا تدلی اعظم نے وہاں وہ عالم مثال میں ان کے واسطے قدم صادق ہوگیا اور مقام معلوم ان کی نسبت اور ان کے نصیب ان کے رب کی طرف سے تو نفوس انسانیہ

www.maktabah.org

ونصيبا لهم من ربهم فكانت النفوس الانسانية اذا تجردت عن وسخ العادات الحيوانية والهيئات الفاسقة الجسمانية قطفت الىٰ هذه الحظيرة فبرق هنالك بارق جلال ثم يتحذر وتبقى حائرة كهيئة لا تدرى من اين الىٰ اين. هل للعود حيلة فاقتضى تدبير الحق ان يتحرك اليهم هذا التدلى وينزل ويتشخص وينفسر حتىٰ يتيسر اقترابهم اليه وانصباغهم به فانفسر انفسارات بحسب المعدات فكان من تلك الانفسارات النبوة وذالك ان الاشخاص لما اضطحبوا فيما بينهم سخر الاكمل الاعقل الاوثق من كان دونه فى تدبير المنزلى والسياسة المدنية فكانت ديدن البشر وخلقهم وامرا مركوزا فى اذهانهم فلو عاشوا وجدوا ذلك فى صدورهم كالارتفاقات الضرورية الاولية من غير تامل ولو ماتوا جروا ذلك معهم الىٰ برزخهم ومعادهم فصار ذلك معد الانفساد هذا التدلى بصورة جسمانية هى تقدم شخص انسانى علىٰ سائر الاشخاص وصدورهم عن رايه وَنفخت فى هذه الصور الجسمانية روح الٰهية وظهرت بركاتها فصارت نبوة ورسالة وانما اعنى ضامن النبوة ما كان علىٰ وجه الرياسة

جب پاک ہوئے عادات حیوانیہ اور ہیئت فاسقہ جسمانیہ کی کثافت سے تو اٹھا لیے گئے حظیرۃ قدس کی طرف اور ایک جگہ برق جلالی چمکی، پھر وہ بیخبر ہو گئے اور ایک ایسی حیرت میں رہ گئے۔ نہیں معلوم کہ کہاں تھے، کہاں ہیں اور پھرنے کی بھی کوئی صورت ہے یا نہیں؟ اس وقت تدبیر حق اس بات کی مقتضی ہوئی کہ یہ تدلی اس کی جانب حرکت کرے اور اترے اور تشخص منفسر ہوجائے یہاں تک کہ اس سے قرب آسان ہوجاتا ہے اس سے رنگے جاتے ہیں۔ اس وقت منفسر ہوتے ہیں انفسارات اور موافق معدات کے پس اس انفسارات میں نبوت ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اشخاص جب آپس میں ملتے ہیں اور ہم صحبت ہوتے ہیں تو جو ان میں بہت کامل اور بڑا عاقل اور واثق ہوتا ہے، وہ اپنے سے کم رتبے والوں کو تدبیر منزلی وسیاست مدنی میں تو مسخر کر لیتا ہے۔ ہوجاتی ہے دیدن بشر اور خلق اور ایک امر ذہن میں جما ہوا اگر یہ زندہ رہیں تو اس کو پائیں اپنے سینوں میں مانند ارتفاقات ضروریہ اولیہ کے بے تامل اور اگر مرجائیں تو اسے ساتھ لے جائیں اپنے برزخ اور معاد میں تو یہ امر ہوجاتا ہے بعد اس تدلی کی انفسار کے واسطے صورت جسمانیہ میں اور وہ تقدم انسانی ہے سب اشخاص پر اور اس کا صادر ہونا اس کی رائے سے اور پھونکی جاتی ہے اس صورت جسمانیہ میں روح الٰہیہ تو ظاہر ہوتی ہیں اس کی برکتیں اور ہوجاتی ہے نبوت ورسالت اور یہاں میری مراد

www.maktabah.org

المقدم والمجادلة والتسخير لا فيضان العلوم فقط وان استتبع انقيادًا منهم بالتبع ولا النبوة الجامعة الشهيدية كما كان لسيدنا ونبينا محمد صلى الله عليه وسلم وكان من تلك الانفسارات الصلوٰة وذالك لان كل خلق عند البشر له افاعيل هي شجه وهيكل في المحسوس ينضبط السر المعنوى بذٰلك الهيكل وينصرف الاحكام من مدح وهجو اليه وهو الذى يذكر ويخبر عنه ويشار به الى الخلق وهذا طبيعة البشر وديدنهم ومركوز اذهانهم فاصطفى الحق خلق من اخلاق البشر وهيئة من هيئات نفوسهم وصبغا من صبغ ارواحهم موصورة صباغهم بالمقام المعلوم في حظيرة القدس واعنى بذٰلك الخلق والهيئة الاحسان والتخشع لربه والتنظف عن هيئات ظلمانية فاسدة فهٰذا خلق موجود في حيز امتزاج النفس بالحيوانية لٰكن اشبه الاشباه بالمقام المعلوم الذى في عالم حظيرة القدس فجعله كانه هو هو كما جعل البدن كانه النفس ثم اصطفىٰ افعالاً واقوالاً يكون تفسير ولذٰلك الخلق وتنطبق عليه فجعلها كانها هو وكان من تلك الانفسارات الكتب المنزلة وذٰلك لان

نبوت سے وہ ہے جو بوجہ ریاست اور تقدم اور مجادلت اور تسخیر کے ہو نہ فقط فیضان علوم اگرچہ انقیاد کی ان میں سے بالتبع رغبت کریں اور نہ میری مراد نبوت جامعہ شہیدیت ہے جیسے کہ ہمارے سردار اور نبی محمد ﷺ کے واسطے ہے اور ان انفسارات میں سے ایک نماز ہے اور یہ اس لئے کہ بشر کے ہر خلق کے واسطے فعل ہیں اور وہ کالبدن یعنی جسم ہے محسوس میں اسرار معنوی منضبط ہوتے ہیں اس کی صورت کے ساتھ اور اس کی طرف احکام مدح وہجو کے منصرف ہوتے ہیں اور وہی ذکر کی جاتی ہے اور اسی کی خبر کہی جاتی ہے اور اشارہ کیا جاتا ہے طرف خلق کے اور یہی ہے طبیعت اور دعاء بشر اور یہی ذہنوں میں جما ہوا امر ہے پس حق تعالیٰ چن لیتا ہے ایک خلق اخلاق بشر سے اور ایک ہیئت ہیئات نفوس سے اور رنگ ان کی روحوں کے رنگوں سے وہ صورت انصباغ کی ہے مقام معلوم کے ساتھ حظیرۃ القدس میں اور میری مراد خلق اور ہیئت سے احسان ہے اور خشوع اپنے رب کے روبرو اور پاکیزگی ہیئات ظلمانیہ فاسدہ سے پس بخلق امتزاج نفس بالحیوانیہ کے خیز میں موجود ہے لیکن وہ بہت مشابہ ہے اس مقام معلوم سے جو عالم حظیرۃ القدس میں ہے اور اس خلق کو کردیا ہے گویا ہو ہو جیسا بدن کو کردیا ہے گویا کہ وہ نفس ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان افعال واقوال کو چن لیا کہ جو اس خلق کی تفسیر ہوتے ہیں اور اس پر منطبق ہوتے ہیں پھر اس کو گویا کہ ہو ہو کردیا

www.maktabah.org

اشخاص الانسان الهموا بكتابة الكتب وجميع الرسائل لينفعهم فى الازمنة المتطاولة والاقطار المتباعدة ويبقى نص صاحب الكتاب غضا طريا ولا يخله غلط فى الرواية بالمعنىٰ ولا نسيان فكثر ذلك فيهم فتحرك هذا التدلى بصورة اخرىٰ حذو ما عندهم فصار الرسول المحتظى بالبوارق المختطفة له من البشرية الىٰ حظيرة القدس خادمًا لارادة الحق فانعقدت علوم الملاء الاعلىٰ او مجادلاتهم للبشر فى شبهاتهم الفاسقة ارادة رحمة ربهم والهام الخير فى صدورهم وحيًا متلوا فى مدارك الرسول فانتظم الكتاب واول كتاب كذلك التوراة وانما قبله صحف يشتمل علىٰ علوم فاضت علىٰ قلب النبى فجمعها من شاء من الامة وكان من تلك الانفسارات الملة وذلك لان اشخاص البشر الهموا عقد الرسوم فيما بينهم فعقدوا رسومًا مدنيةً ورسومًا منزليةً ورسومًا معاشيةً ومعامليةً وصار ذلك من صميم امرهم دخل فى ضروريات علومهم فجعل الله قلب النبى قابلاً لانعقاد رسم يعلم من ربه فيه روح الهى وبركة ونور وهو الشرع والملة ومن تلك الانفسارات بيت الله وذلك

اور اسی انفسارات میں سے کتب آسمانی ہیں اور یہ اس لئے کہ اشخاص انسانی کو الہام ہوا کہ وہ کتابیں لکھیں اور رسالے جمع کریں تاکہ زمانہ دراز تک نفع دیں اور دور تک نفع پہنچے اور صاحب کتاب کی نص مضبوطی واستحکام کے ساتھ باقی رہے۔ غلطی نہ ہو اور روایت بالمعنی میں غلطی اور نسیان خلل انداز نہ ہو اور یہ کتابت ان میں پھیل گئی۔ پھر اس تدلی نے دوسری صورت میں حرکت کی مقابل اس کے جو اشخاص انسانی میں تھا تو پس جو رسول بہرہ یاب انوار الٰہی ہیں اور جو بشریت سے حظیرۃ قدس کی طرف اٹھا لیے گئے ہیں ارادۂ الٰہی کے خادم ہوگئے۔ پس منعقد ہوئی علوم ملائکہ اور ان کا مجادلہ شبہات فاسقہ میں رحمت رب کے ارادہ سے اور الہام خیر سے ان کے سینہ میں از روئے وحی متلو کے رسول کے مدارک میں پس منتظم ہوگئے کتاب اور پہلی کتاب اور اسی طرح توریت اور اس سے پہلی صحیفہ تھی کہ مشتمل تھی ان علوم پر جو نبی کے قلب میں پہنچی۔ پھر امت میں سے جس نے چاہا جمع کرلیا اور ان انفسارات میں سے ملت ہے اور یہ یوں ہے کہ اشخاص بشر کو آپس میں رسمیں منعقد کرنے کا الہام ہوا تو منعقد ہوئیں رسوم مدنیہ اور رسوم معاشیہ معاملیہ اور یہ امر ان کے نہایت امر ضروری میں سے ہوا اور ان کے ضروریات علوم میں داخل ہوا تو کیا اللہ نے قلب نبی کو قابل انعقاد ایسی رسم کا جس میں رضائے الٰہی اور برکت نور ہو سو وہ شرع اور ملت ہے اور ان انفسارات میں سے کعبہ شریف ہے اور یہ یوں

www.maktabah.org

ان الناس قبل سیدنا ابراهیم توغلوا فی بناء المعابد والکنایس فبنوا بناء علیٰ اسم الشمس فی وقت یغلب فیه روحانیة الشمس وکذٰلک القمر وسائر الکواکب وزعموا ان من دخل بهٰذه البیوت اقترب بصاحبها والحق ذٰلک بالضروریات وصار التوجه الی الامر البسیط مالم یتعین له جهة وموضع کالامر البعید فنزل علیٰ قلب سیدنا ابراهیم حذو ما کان فی زمنه واصطفیٰ موضعًا علمه مناسبًا لهٰذا الامر بان یکون هنالک قوی الافلاک والعناصر مقتضیة للبقاء وجاذبة لافئدة الناس الیه وعین لتعظیم الناس ایاه طرقًا واوضاعًا وتدلی الیهم بایجابه علیهم واعلم ان الشرایع لا تنعقد الا فی العادات وهٰذه حکمة الله فینظر الیٰ ما عندهم من العادات فما کان منها فاسدًا سجل علیٰ ترکه وما کان صحیحًا ابقیٰ وکذٰلک الوحی المتلو لا ینعقد الا فی الالفاظ والکلمات والاسالیب المخزونة فی ذهن الموحی الیه ولذٰلک اوحی الله الی العربی باللغة العربیة والی السریانی باللغة السریانیة وکذٰلک الرویا الصادقة لا یکون لا منعقدة فی الصور والخیالات المخزونة وکذٰلک لا یری الاکمه فی

ہوا کہ لوگ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے قبل مشغول ہوئے عبادتگاہوں اور کنیسہ بنانے میں پس انہوں نے بنایا مکان آفتاب کے نام پر وقت غلبہ روحانیت آفتاب کے اور اسی طرح ماہتاب اور باقی سیاروں کے نام پر اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ جو شخص جس مکان میں داخل ہوگا، وہ اس ستارہ کا مقرب ہے اور یہ امر ضروریات میں شامل ہوگیا اور توجہ ہوگئی بسیط کی طرف جس کے واسطے کوئی جہت متعین نہیں مثل امر بعید کے پس نازل ہوا حضرت سیدنا ابراہیم کے قلب پر مقابل میں اس کے جو اس زمانہ میں تھا اور انہوں نے ایک جائے مقرر کی اس امر کے واسطے مناسب سمجھی کہ وہاں قوائے افلاک وعناصر بقا کے مقتضی ہوں اور جاذب ہوں لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف اور مقرر کیے طریقے اور وضعیں تاکہ لوگ اس کی تعظیم کریں اور تدلی کی ان کی طرف کہ ان پر اس کی تعظیم واجب ہے اور یہ جان لینا چاہیے کہ شریعت عادات میں جاری ہوتی ہے اور یہ اللہ کی حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ مقررہ عادت کی طرف دیکھتا ہے۔ جو بری ہوتی ہیں ان کو منع فرما دیتا ہے اور جو اچھی ہوتی ہیں، ان کو قائم رکھتا ہے۔ اسی طرح وحی منعقد ہوتی ہے الفاظ اور کلموں اور اسلوبوں میں جو متلو اس شخص کے ذہن میں نہیں جو اس کی طرف وحی کی گئی ہیں اور اسی واسطے اللہ نے عرب والوں کی طرف عربی زبان میں وحی کی اور سریانی زبان والوں کی طرف سریانی زبان میں اور اسی طرح سچے خواب منعقد ہوتے ہیں ان

www.maktabah.org

المنام الالوان ولا الاشكال وانما منامه
اللمس والسماع والذوق والشم والوهم
والاصم الذى ولد اصم لا يسمع فى منامه
صوتًا وانما روياه البصر واللمس وغيرهما
وان شئت الحق فلا تنعقد صورة ما باضافة
غيبية فى نشاة سواء كانت هذه الافاضة
عادية او خارقة العادة الا باحكام تلك
النشاة انما يكون مشخصاتها التى
منعت الشركة الوان او اشكالا خاصة
بتلك النشأة كهذا الفرس مشخصاته كلها
داخل النشأة الفرسية كان الفرس يحتمل
ان يكون طول اربع وزرع وازيد من ذلك
وانقص فكان هذا اربع ذرع لا يزيد ولا
ينقص فهذا ليس الا فى تلك النشأة لا
غير وكذلك مميزات النوع التى ميزت
هذا النوع من النوع الاخر كلها امور
داخلة فى النشأة الجنسية فاذا كل فائض
بهذا الوضع بخصوصية له لابد معد من
تلك النشأة خصصه بذلك الوضع بقى
ههنا شىء وهو ان ايجاد الصور امره على
الامكان والتقدى والتدلى والشعائر امرها
على المسلمات والمشهورات والامور
التى تطمئن اليها النفوس فلذلك كان
كل تدلى له معد من مسلماتهم اذ المراد
بالتدليات ان يطيع العباد ربهم بقلوبهم

صورتوں اور خیالوں میں جو ذہن میں پوشیدہ ہیں۔
اسی واسطے کور مادر زاد خواب میں رنگ نہیں دیکھتا اور
نہ شکلیں۔ اس کا خواب لمس اور سننا اور چکھنا اور سونگھنا
اور وہم ہے اور جو بہرا مادر زاد ہو وہ خواب میں کچھ
سنتا نہیں، اس کا خواب دیکھنا اور چھونا وغیرہ ہے اور
جو تو سچ پوچھے تو کوئی صورت عالم میں افاضہ غیبیہ کے
ساتھ منعقد نہیں ہوتی برابر ہے کہ یہ افادہ عادتیہ ہو یا
غیر عادتیہ مگر موافق احکام اس عالم کے ہو۔ بیشک وہ
مشخصات جو شرکت رنگ اور اشکال کو مانع ہیں اس
عالم کے ساتھ مخصوص ہیں جس طرح یہ گھوڑا کہ کل
مشخصات اس کے داخل ہیں عالم فرسیہ میں۔ گویا گھوڑا
احتمال ہے کہ طول اس کا چار ہاتھ ہو اور اس سے
زیادہ اور کم پس یہ چار ہاتھ نہ زیادہ ہوں گے نہ کم تو
یہ نہ ہوں گے مگر اسی عالم میں نہ اور جائے اور اسی
طرح نوع کے ممیزات جن سے یہ نوع دوسرے نوع
سے ممیز ہے سب امور میں جو داخل ہیں عالم جنسیت
میں۔ پس اب اس وضع ہر فائض کے واسطے خصوصیت
کے ساتھ ایک ایسا معد اس عالم میں سے ضروری ہے
جس نے اس کو اس وضع کے ساتھ خاص کیا۔ باقی
رہی یہاں ایک بات وہ یہ ہے کہ ایجاد صورتوں کا تو
امر امکان اور تقدیر پر ہے اور تدلی اور شعائر کا امر
مسلمات اور مشہورات پر اور ان امور پر جن سے
اطمینان نفوس ہو اسی واسطے جو تدلی ہے اس کے
واسطے معد ہیں ان کے مسمات سے کیونکہ تدلیات
سے یہ مراد ہے کہ بندے اپنے رب کی بندگی دل

www.maktabah.org

انقيادًا لا يقدرون على الزيادة عليه ثم
يدئبون جوارحهم علىٰ حسب ذٰلك فاذا
اقتضت المقتضيات ان يكون انسان
عشرة اذرع جعل كذٰلك لانه ممكن وان
لم يكن مشهورًا يطمئن اليه القلوب واما
الشرايع والتدليات فكلها علىٰ موافقة
المشهور والمسلم. نعم هنالك بركات
تميز الصدق من الكذب والحق من الباطل
وربما يختجل في قلبك ان كل تدلى
لابد ان يكون فيه خرق العادات فكيف
يوافق المشهور فنقول لا يقف على الامر
المجمل المطوى علىٰ غيره بل محض
الامر فاصل الشيء على العادة لا يجاوزها
ما كان الرسول ملكا ولا كان الكتاب
عجميا ولا كان البيت من نور ولكن يظهر
عليه بركات لا توجد في غيره فالبركات
تخرق العادة لا بالاصل وكان كفار قريش
لم يفهموا حكمة الحق في الفرق بين
هٰذان الامرين فكانوا يقترحون ان يكون
الرسول ملكًا وقالوا ما لهٰذا الرسول ياكل
الطعام ويمشي في الاسواق فرد الله عليهم
مقالتهم وفضح اعتقادهم الفاسد
وكذٰلك ما كانت صورة غلبة الرسول ان
يكون معه ملك يشهد له اور ينزل اليه من
السماء كتاب وهم يرونه بابصارهم كما

سے کریں۔ اس طرح سے کہ اس کے زیادہ کرنے پر
قادر ہوں۔ پھر اپنے اعضاء اس کے موافق عادی
بنادیں۔ پس جس وقت مقتضیات تقاضا کریں کہ
انسان دس گز کا ہو ایسا ہی کیا گیا کیونکہ یہ ممکن ہے
اگرچہ مشہور نہیں جو اس سے دلوں کو اطمینان آجائے
لیکن شرائع اور تدلیات موافق مشہور اور مسلم کے
ہیں۔ ہاں یہاں ایسی برکتیں ہیں جو سچ کو جھوٹ اور
حق کو باطل سے جدا کردیتی ہیں اور بسا اوقات
تیرے دل میں یہ بات کھٹکتی ہو کہ ہر تدلی میں خرق
عادت کا ہونا ضرور ہے تو کیوں کہ مشہور کے موافق
ہوگا تو ہم کہتے ہیں کہ امر مجمل اور پیچیدہ پر ٹھہر نہ جا
بلکہ کرید کر اس امر کی پس اصل شے کی عادت پر
ہے، اس سے زیادہ تجاوز نہیں ہوتا۔ رسول فرشتہ نہیں
ہوتا اور نہ کتاب آسمانی عجمی اور نہ گھر نور کا لیکن اس
پر برکتیں ایسی ظاہر ہوتی ہیں کہ اس کے غیر میں نہیں
پائی جاتیں تو خرق عادت برکتوں سے ہوتا ہے نہ
اصل سے اور کفار قریش اللہ کی حکمت ان دونوں
امروں کے فرق میں نہیں سمجھتے تھے تو اعتراض کرتے
تھے کہ رسول فرشتہ ہو اور کہتے تھے کہ یہ کیسا رسول ہے
کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے تو اللہ
نے ان کے قول کو رد کیا اور ان کے اعتقاد فاسد کی
رسوائی کی اور اسی طرح رسول کے غلبہ کی صورت یہ
نہیں کہ فرشتہ اس کے ساتھ ہو، گواہی دے یا آسمان
سے کتاب نازل ہو اور وہ اپنی آنکھوں سے اسے
دیکھیں جیسا اللہ تعالیٰ نے سورہ فرقان وغیرہ میں اس

www.maktabah.org

صرح الحق من سورة الفرقان وغيرها بل كانت صورة غلبة الملوك بالمجاهدات والحروب وهذه قضية قضىٰ بها الوجدان ووجدنا السنة والقرآن مبينين لها ولفروعها لا فى مسئلة واحدة بل فى مسائل كثيرة والحمد لله اولاً وآخرا.

مشهد عظيم نفث فى روعى من قبل الملاء الاعلىٰ اسرار عظيمة حتى امتلات نفسى ونسمتى بها وها انا اذكرها لك تفصيلا فعض عليها بنواجذك اذا اردت ان يحصل لك كمال الملاء الاعلىٰ المتخاصمين فلا سبيل الى ذلك الدعاء وكثر الاطراح بين يدى ربك والسوال منه بجهد عزيمتك وصدق همتك لا سيما اذا سالت منه ما كنت مشتاقا الى تحصيله عقلا وطبعا وكان فيه تكملك وتكمل الناس ورافة بعامة خلق الله فاذا رسخت ملكة الدعاء فيك وعقلت كيف تسال الله بصدق الهمة انخرطت فى سلك الملاء الاعلىٰ وقد اشار سيدنا ونبينا محمد صلى الله عليه وسلم الىٰ ذلك حيث قال من فتح له باب الدعاء فتح له باب الجنة او الرحمة او كما قال ومن اراد ان يحصل له فالملاء السافل من الملائكة فلا سبيل الىٰ ذلك الا الاعتصام

کی تصریح کردی ہے۔ بلکہ بادشاہوں کے غلبہ کی صورت جہاد اور لڑائیوں سے ہے اور یہ ایسا مضمون ہے کہ وجدان نے اس پر حکم لگایا ہے اور ہم نے قرآن وحدیث شریف کو اس کا اور اس کے فروع کا بیان کرنے والا پایا ہے نہ ایک مسئلہ میں بلکہ بہت سے مسائل میں والحمدللہ اولا وآخرا۔

مشہد عظیم میرے دل میں ملاء اعلیٰ سے ایسے اسرار عظیمہ آئے کہ میرا نفس اور روح ان سے بھر گیا اور ان کو تفصیل وار میں بیان کرتا ہوں تو ان کو خوب مضبوط ڈاڑھوں سے پکڑ جب تو چاہے کہ تجھ کو حاصل ہو کمال ملاء اعلیٰ کا جو متخاصمین ہیں تو اس کا کوئی رستہ نہیں مگر دعا اور عاجزی اللہ کے روبرو اور اس سے سوال کمال عزیمت اور صدق ہمت کے ساتھ خصوصا جس وقت تو اس سے سوال کرے اس شی کا جس کے حاصل کرنے کا تو مشتاق ہے عقل کی رو سے یا طبیعت کی رو سے اور اس میں تیرے واسطے اور خلقت کے لئے کمال ہو اور عام خلقت پر مہربانی ہو جب ملکہ دعا کا تجھ میں راسخ ہوا اور تو نے جان لیا کہ اللہ سے کیسے صدق ہمت سے سوال کرتا ہے تو ملاء اعلیٰ کے زمرہ میں داخل ہوگیا اور تحقیق اشارہ فرمایا ہے نبینا محمد ﷺ نے اس کی طرف جہاں فرمایا ہے کہ جس کے لئے دروازہ دعا کا کھل جاتا ہے اس کے لیے دروازہ جنت کا کھل جاتا ہے یا رحمت کا یا کوئی اور لفظ فرمایا اور جو شخص ارادہ کرے کہ ملائکہ سافل سا ہو جائے

www.maktabah.org

بالطهارات والحلول بالمساجد القديمة التي صلى فيها جماعات من الاولياء واكثار الصلوٰة وتلاوة كتاب الله وذكر الله باسمائه الحسنىٰ او باربعين اسما فما هو مشهور فهٰذا كله ركن واحد فيما يقصد والركن الثاني كثرة الاستخارات في الامور المهمة بان يجعل نفسه سواء بالنسبة الى الفعل والترك ثم يسال الحق تبارك وتعالىٰ ان يبين له ما فيه المصلحة ويجلس متطهرا جامعا الخاطرة ينتظر انشراح خاطرة الى احد الجانبين ومن اعطاه الله تعالىٰ فهم نور الصلوٰة ونور الطهارة بحيث اذا بعد عهده عن الصلوٰة او تراكمت عليه الاحداث والجنابات او امتلات حواسه من الالوان المرئية والاصوات المسموعة حصلت له هيئة يعقلها ويميزها ويتازى منها وينفر بجبلة عنها ثم اذا توغل في الطهارات والصلوٰة وجمع الحواس في الذكر حصلت له هيئة اخرى يعقلها ويميزها ويحسن اليها وينشرح بها وكانت الحالتان معلومتين متميزتين بمنزلة المحسوسات فهو المؤمن بالايمان الحقيقي الذي يعبر عنه بالاحسان لاشك في ذلك ومن عرف في ضمن الدعاء والذكر كيفية الحضور

تو اس کا کوئی طریق نہیں مگر یہ کہ بہت پاکیزہ رہے اور پرانی مسجدوں میں جائی جن میں بہت اولیاؤں نے نماز پڑھی ہو او کثرت سے نماز پڑھے اور قرآن شریف کی تلاوت اور ذکر اللہ کے اسماء حسنیٰ کا یا جو چالیس نام مشہور ہیں ان کا ذکر اور یہ سب باتیں اس مقصد کی ایک رکن ہیں اور رکن دوسرا مشکل امروں میں کثرت سے استخارہ کرنا کہ نفس کو متوجہ کرے کام کے کرنے اور نہ کرنے کی طرف پھر اللہ تبارک وتعالیٰ سے سوال کرے وہ ظاہر کرے جس میں مصلحت ہو اور بیٹھے باطہارت مطمئن ہوکر اور انتظار کرے کہ کس طرف دل پھرتا اور جس کو دیا اللہ نے نور نماز اور نور طہارت کا فہم اس طرح کہ جب وہ نماز سے رہ جائے یا بے وضو ہوجائے یا جنابت آجائے یا اس کے حواس بھر جائیں رنگوں سے جو نظر آئیں اور آوازوں سے جو سنے تو اس کو ایک ایسی ہیئت حاصل ہو کہ وہ تمیز کرلیتا ہے اور اس سے اذیت پاتا اور نفرت کرتا ہے جبلی طور پر اس سے نہ آتی ہے جب وہ طہارت اور نماز اور اطمینان سے ذکر کرنے میں مشغول ہوتا ہے ہیئت حاصل ہوتی ہے تو تمیز کرتا ہے اور اس کو اچھا جانتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے اور یہ دونوں حالتیں جس کو سمجھتا ہے اور جدا جدا معلوم ہوجائیں جیسے بمنزلہ محسوسات کے تو وہ مومن ہے بایمان حقیقی جس سے عبارت احسان ہے اس میں کچھ شک نہیں اور جو شخص دعا اور ذکر میں کیفیت

www.maktabah.org

وان لم يقدر علىٰ تجريد الحضور من
اللفظ والحرف والخيال فقد اتى بما يهمه
في باب الاحسان.

مشهد آخر رايت في المنام الليلة
العاشرة من صفر سنة اربع واربعين والف
ومائة بمكة المباركة كان الحسن
والحسين رضي الله عنهما نزلا في بيتي
وبيد الحسن رضي الله عنه قلم انكسر
لسانه فبسط اليّ يده ليعطيني وقال هٰذا
قلم جدي رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال حتى يصلحه الحسين فليس ما اصلحه
الحسين كما لم يصلحه فاخذه حسين
رضي الله عنه واصلحه ثم ناولنيه فسررت
به ثم جيء برداء مخطط فيه خط اخضر
وخط ابيض فوضع بين يديهما فرفعه
حسين رضي الله عنه وقال هٰذا رداء جدي
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم البني
فوضعته على راسي تعظيما وحمدت الله
تعالىٰ ثم انتبهت.

مشهد عظيم وتحقيق شريف
اعلم ان الايمان بما انزل الله تعالىٰ علىٰ
نبيه صلى الله عليه وسلم علىٰ ضربين
ايمان الرجل علىٰ بينة من ربه وايمان
بالغيب الذي ايمانه علىٰ بينة من ربه فمثله
كمثل رجل شهد الامير حين خلع علىٰ

حضور پائے اگرچہ قادر نہ ہو محض حضور پر بسبب لفظ
وحرف وخیال کے تو وہ تحقیق اپنے ارادہ کو پہنچا
احسان کے باب میں۔

مشہد آخر میں نے خواب میں دیکھا ماہ صفر
کے دسویں تاریخ ۱۱۴۴ ایک ہزار ایک سو چوالیس کو
مکہ مبارکہ میں کہ گویا حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ
میرے گھر تشریف لائے ہیں اور حضرت امام حسنؓ
کے ہاتھ میں ایک قلم ٹوٹے نوک کا ہے پھر انہوں
نے ہاتھ بڑھایا کہ مجھ کو عنایت کریں اور فرمایا یہ
ہمارے جد رسول اللہ ﷺ کا ہے پھر فرمایا تاکہ اس
کو حسینؓ سنوار دیں یہ ویسا نہیں ہے جیسا امام حسینؓ
نے سنوارا تھا پھر لے لیا حضرت امام حسینؓ نے اور
سنوار دیا پھر مجھ کو عنایت کیا میں بہت خوش ہوا اس
سے پھر آئی ایک چادر دھاری دار کہ جس میں ایک
سبز دھاری اور ایک سفید تھی پھر ان کے اوپر رکھی گئی
پھر حضرت امام حسینؓ نے اس کو اٹھایا اور فرمایا یہ چادر
ہمارے جد رسول اللہ ﷺ کی ہے پھر مجھ کو اڑھائی
پھر میں نے اس کو تعظیما اپنے سر پر رکھا اور اللہ تعالیٰ کا
شکر کیا پھر میں جاگ گیا۔

مشہد عظیم وتحقیق شریف جان لینا
چاہیے کہ ایمان لانا اس شی پر جو اللہ نے اپنے نبی ﷺ
پر نازل کیا ہے دو قسم ہے ایک ایمان لانا آدمی کا بینہ پر
اپنے رب کے اور دوسری قسم ایمان لانا غیب پر سو جو
جس شخص کا ایمان اپنے رب پر ہے اس کی مثال ایسی
ہے جیسے کوئی بادشاہ کے دربار میں جائے اس وقت کہ

www.maktabah.org

وزیده خلعة الوزارة وولاه امور المملكة وبعثه الى الناس يخبرهم بكذا وكذا وازال الخفاء ببعثه وكلفهم بذلک فكل هذا بمرئى منه ومسمع ابصرته عيناه حين خلع وسمعته اذناه حين قال ودعاه قلبه حين كلف فهذا الحاضر لم يصر وزير الحضورة ولا مبعوثا الى الناس ولكن صار مكلفا على بينة ومامورا مشافهه واما المؤمن بالغيب فمثله كمثل رجل اعمىٰ اخبره بصير بطلوع الشمس فاستقين به حتىٰ انه لا يجد فى قلبه نقيضاً ولا احتمالاً ضعيفاً ايضًا ولكن جزم قلبه انما كنهة ان البصير اخبره به لا من دون توسط البصير والكامل من الافراد من جميع الايمانين فله ارتباط بالحق الاول لا يقبل التوسط ترشح من هذا الارتباط جميع العلوم التى انزلها الله تعالىٰ علىٰ انبيائه فاستيقن بها بلا اطمئن وكان علىٰ بينة من ربه فليس له بحسب هذا الارتباط ناموس يحفظه ويمسک بيديه وانما حفظ الحق له وعصمته هو الذى يمسک بيديه فهو يحس بهذا الحفظ ويرى انه لو انقطع لما كان مستقره الا الهاوية السفلى وهو بحسبه محقق بالعلم الالهى ووراء ذلک له تدلى يحذوا حذو العوام كما له الايمان

بینہ پر ہے وہ وزیر کو خلعت وزارت کا دے اور حاکم کرے امور مملکت اور اس کے بھیجے کہ لوگوں کو اس بات کی خبر کردے اور اس کو بھیج کر خفا کو دور کردے اور لوگوں کو مکلف کرے وہ شخص یہ سب دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا خلعت دینے کو اور کانوں سے سنا جو بادشاہ نے کہا اور اسے یاد ہے جب مکلف کیا تو یہ شخص حاضر نہیں ہو جانے کا وزیر حاضر ہونے سے اور نہ مبعوث لوگوں کی طرف لیکن مکلف ہوگیا دیکھ کر اور مامور ہوگیا اور جو ایمان بالغیب لائی اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا ہے اس کو بینا نے خبر دی کہ آفتاب طلوع ہوا اس نے یقین کرلیا ایسے کہ اس کے دل میں اس کے برعکس نہیں اور نہ کوئی احتمال ضعیف بھی لیکن اس کے دل کو یقین ہے کہ آنکھوں والے نے خبر دی ہے نہ بغیر وسیلہ آنکھوں والے کی اور کامل فردوں میں وہ فرد ہے جس کو دونوں قسم کا ایمان ہے، اس کو ارتباط حق ہے پہلے ہی سے جس میں توسط نہیں اس ارتباط سے اس پر ترشح ہوتے ہیں وہ سب علوم جو اللہ نے نازل کئے اپنے نبیوں پر اس نے ان پر یقین کیا بلکہ اطمینان کیوں کہ وہ تھا بینہ پر اپنے رب کے اس ارتباط کی موافق نہیں کوئی اس پر فرمان کہ اس کی حفاظت کرے اور اس کو روکے دونوں ہاتھوں سے سوائے اس کے نہیں کہ اس کو اللہ کی حفاظت اور عصمت اپنے روبرو رہ کے ہونے سے وہ معلوم کرتا ہے اس حفظ کو اور جانتا ہے کہ اگر اس سے الگ ہوا تو پھر جہنم میں ہی ٹھکانا ہے اور وہ موافق اس کی محقق بعلم الٰہی ہے اور سوا اس کے

www.maktabah.org

بالغیب والانحفاظ بالنوامیس والجزم بواسطة الخبر والانقیاد التام للمخبر الصادق والمحبة الصادقة له فالایمانان متحققان للفرد ولکن عند شعشعان انوار الایمان الاول قد یخفی الثانی وکنت ذات لیلة اصلی التهجد فی الحجرة اذ تشعشع انوار الایمان علیٰ بینة فغلبت وبهرت فتاملت الایمان بالغیب فلم اجده ثم تاملته فلم اجده حتی رایتنی اتحسر علیه واتاسف ثم بعد حین فاظهر هذا الایمان واطمئن الخاطر فتدبر.

اس کے واسطے ہے تدلی مقابل عادم کے جس کا کمال ایمان بالغیب ہے اور حفاظت کرنے والی شریعت اور یقین بواسطہ خبر کے اور مخبر صادق کا انقیاد پورا پورا اور اس سے محبت صادق پس یہ دونوں ایمان کی قسمیں فرد کے واسطے محقق ہیں لیکن جب پہلی قسم کے ایمان کے نور چمکتے ہیں تو دوسری قسم کے ایمان کے نور چھپ جاتے ہیں اور میں ایک رات تہجد پڑھتا تھا حرم میں انوار ایمان علیٰ بینہ کے غالب آگئے اور چمکے اور میں متحیر ہوا میں نے سوچا کہ یمان بالغیب ہے تو نہ پایا یہاں تک کہ معلوم ہوا اس پر حسرت کرتا ہوں اور افسوس پھر اس پر حسرت کرتا ہوں اور افسوس پھر اس کے بعد نہ ظاہر ہوا یہ ایمان اور سر اور مجھے اطمینان آ گیا تو اسے غور کرو۔

تحقیق شریف الاولیاء کثیرًا ما یلهمون بان الله تعالیٰ اسقط عنهم التکلیف وانه خیرهم فی الطاعات ان شاؤا فعلوها وان لم یشاؤا لم یفعلوه حکیٰ لی سیدی الوالد رضی الله عنه عن نفسه ان الهم بهٰذا وانه دعا الله تعالیٰ ان یقیم علیه التکلیف وما اختار الا التمس ولم یکن من مذهبه سقوط التکلیف عن احد من خلق الله ما دام عاقلا بالغا فرایته یری الالهام حقا ویری مذهبه حقا ویتحیز فی التطبیق واخبرت عن سیدی العم قدس سره ان کان یخبر عن نفسه انه الهم بسقوط التکلیف وقیل له ان عبدت خوفا من النار

تحقیق شریف بہت اولیاؤں کو الہام ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے تکلیف شرعی معاف کی تمہیں اختیار ہے عبادت چاہے کرو چاہے نہ کرو حضرت قبلہ گاہی صاحب نے اپنی حکایت بیان کی مجھ سے کہ ان کو بھی الہام ہوا اور انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ مجھ پر شرع کی تکلیف قائم رہے اور انہوں نے سوا شرع کی نہ اختیار کیا اور ان کا مذہب نہ تھا تکلیف شرعی معاف ہونے کا کسی سے جب تک عاقل بالغ ہو کوئی میں نے انہیں دیکھا الہام کو بھی حق جانتے تھے اور اپنے مذہب کو بھی حق اور اس کی تطبیق میں متحیر تھے اور جناب عموی صاحب نے اپنا حال بیان کیا کہ ان کو الہام ہوا کہ تکلیف شرعی معاف کی گئی اور ان سے کہا گیا کہ اگر جہنم سے ڈر کر عبادت کرو تو

www.maktabah.org

فانا قد اجرناک عن النار وان عبدت طمعا فی الجنة فانا وعدناک ان ندخلک ایاها وان عبدت طلبا لرضانا فقد رضینا عنک رضا لا سخط بعده فقال ربی انما اعبد لک لا لشیء دونک وکان قدس سره یمیل الیٰ ان الکمل یسقط عنهم التکلیف والله سبحانه هو الذی یقیم علیهم النوامیس من غیر اختیارهم وهٰکذا روی عن کثیر من اولیاء الله تعالیٰ والسر فی ذٰلک عندی ان الانسان اذا انتقل عن الایمان بالغیب بهٰذه النوامیس الی الایمان بها علیٰ بینة ووجد هذه العبادات والنوامیس فی نفسه مثل الجوع والعطش مما لا یقدر علیٰ ترکه ولا معنیٰ لتعلق التکلیف به لانها من الجبلة التی جبل علیها ما سواه کان هذا السر واضحًا منشرحًا او مجملاً ترشح من ذٰلک علیٰ باطنه خطاب من الحق انما مثاره هذه الحالة الاجمالیة والتفصیلیة ان الله تعالیٰ اسقط عنه التکلیف وانه اختار بعد ذٰلک التمس من اختیار وقصد وانما مثل هذه الامور عندی مثل الرؤیا یحتاج الیٰ تعبیرها وانما تعبیر هذا الالهام حصول هذا المقام الذی هو مثار الالهام والحق عندی ان الالهام کله حق ولکن منه

ہم نے تم کو دوزخ سے نجات دی اور جنت کے واسطے عبادت کرو تو ہم نے جنت کا وعدہ کرلیا تم کو داخل کریں گے اور ہماری رضامندی کیلئے عبادت کروتو ہم راضی ہیں کبھی غصہ نہ کریں گے تو انہوں نے عرض کیا کہ یاالٰہی میں تیری عبادت کسی شے کے لیے نہیں کرتا سوا تیرے اور وہ قدس سرہ مائل تھے اس بات کی طرف کہ کاملوں سے تکلیف شرعی ساقط ہوجاتی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان پر فرمان شریعت ان کے بے اختیار قائم کردیتا ہے اور ایسا ہی بہت سے اولیاء اللہ سے روایت کیا گیا ہے اور میرے نزدیک اس میں یہ بھید ہے کہ انسان جب منتقل ہوتا ہے اس نوامیس پر نادیدہ ایمان لانے پر اور پاوے عبادات اور نوامیس کو اپنے دل میں مثل بھوک اور پیاس کے جس کے ترک کرنے پر قادر نہیں اور کچھ معنی نہیں اس سے علاوہ تکلیف کے اس لیے کہ وہ تو اس کی جبلت ہے جس پر وہ پیدا ہوا برابر ہے کہ یہ سر اس پر واضح ہو کھلا کھلا یا مجمل ہو ترشح ہوتا ہے اس سے اس کے باطن پر خطاب اللہ تعالیٰ کا مطلوب اس کا یہ حالت اجمالیہ اور تفصیلیہ ہے اکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے تکلیف ساقط کی اور اس نے بعد اس کے تکلیف شرعیہ کو اختیار کیا اپنے قصد و اختیار سے اور میرے نزدیک ان امور کی مثال خواب کی مثال ہے کہ تعبیر کی حاجت ہے اور تعبیر اس الہام کی حاصل ہونا اس مقام کا ہے جو الہام کا مطلوب ہے اور میرے نزدیک حق یہ ہے کہ الہام سب حق ہیں لیکن

www.maktabah.org

النفائض عن لسان خاص ومثار معلوم ومنه
الفائض عن لسان القضاء الحاكم على
الوقت الاول متبع بحسب مقام دون مقام
والثانى هو المتبع المطلق ومن الالهام ما
يحتاج الىٰ تعبير فلابد من استنباط رجل
تام المعرفة ومنه ما لا يحتاج فتدبر.

تحقیق شریف ومشاهد اخرىٰ

اعلم ان الارواح اذا فارقت اجسادها لها
ضمحا من القوة البهيمة اشياء وقويت
الملكية واستقلت بما حملت من الكمال
وهذا الكمال علىٰ وجوه منها نور الاعمال
وذلك لان ملكية اذا اوجب الىٰ البهيمة
ان تعمل عملاً من الاعمال الصالحة
فانقادت البهيمة واجتمعت بشر اسرها
تحت تصرفها حصل للملكية انشراح
وللبهيمة هيئة تناسب هيئة الملكية وهى
غاية كمالها واذ تكرر ذلك مرة بعد
اخرى حصل هذا الكمال فى جوهر
الملكية والبهيمة وكان خلقا لهذا النفس
وديدنًا وجبلة لا تنفك عنها ابدا ومنها
نور الرحمة وذلك لان الانسان اذا عمل
عملا رضى به الله تبارك وتعالىٰ ورحمه
ورجله لكونه سبب التفريح الكروب عن
الناس كافة او لكونه سبب لتمام ما اراده
الحق بتدليه الى الحق من الهداية واشاعة

بعضے ان سے زبان خاص اور مطلوب معلوم سے
فائض ہیں اور بعضے ان کے حکم حاکم وقت سے ہیں
پہلے تبع موافق بعضے مقام کے ہیں اور دوسری قسم تبع
مطلق ہیں ۔ اور بعضے الہام تعبیر کے محتاج ہیں تو
ضرور ہے استنباط کرنا کامل معرفت والے شخص کا اور
بعضے الہام محتاج تعبیر کے نہیں پس غور کرو۔

تحقیق شریف ومشاهد اخرىٰ

جاننا چاہیے کہ جب ارواح اپنے اجسام سے جدا ہو جاتی
ہیں تو بہت سی چیزیں قوۃ بہیمیہ کی مضمحل ہوجاتی ہیں
اور ملکیت قوتیں قوی اور مستقل ہوجاتی ہیں بوجہ کمال
حاصل کرنے کے اور یہ کمال کئی وجہوں پر ہے ان میں
سے ایک نور اعمال ہے اور یہ اس لیے کہ جب قوۃ
ملکیہ قوۃ بہیمیہ کو الہام کرتی ہے کہ کوئی نیک عمل کرے
تو قوۃ بہیمہ مطیع ہوجاتی ہے اور بالکل اس کے تحت
وتصرف میں تو ملکیہ کو خوشی حاصل ہوتی ہے ایک ہیئت
مناسب ہیئت ملکیہ اور یہی قوۃ بہیمیہ کا انتہائے کمال
ہے اور جب یہ امر یکے بعد دیگرے کئے بار ہوتا ہے تو
جو ہر ملکیہ اور بہیمیہ میں یہ کمال حاصل ہے اور اس
نفس کا واسطے یہ خلق وعادت اور طبیعت اور جبلت
ہوجاتا ہے کہ ابد تک کبھی اس سے جدا نہ ہوا اور ایک
ان میں سے نور رحمت ہے یہ اس لیے کہ انسان جب
عمل کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے خوش ہوتا
ہے اور اس سبب سے اس پر رحمت بھیجتا ہے اس لیے
کہ انسان تمام لوگوں کی سختی دور کرتا ہے یا اس لیے کہ
وہ سبب ہوتا ہے اس کے پورا ہونے کا جو اللہ نے

www.maktabah.org

النور ولكون هذه النفس معدودة في عداد التدلي بان التفتت هذه النفس وطمحت بجهد همتها الى التدلي واندرجت فيه فعند اجتماع هذه الوجوه الثلثة او وجوه واحد منها يشتمله الرحمة الالهية فيظهر حينئذ للنفس انشراح ملكي وانبساط ومنها ان النفس اذا ذكرت جلال ربها اما بالالفاظ او بالمتخيلات كالاشغال القلبية او بالوهم المحاكي للجبروت وهو الذى يسميها اكثر اهل الزمان بالياد داشت حصل للنفس وخلص اليها ملكة بسيط ولون جبروتي وكثير اما يسمى ذلك نور اليادداشت ومنها نور الاحوال وذلك لان النفس اذا كانت ممن يتمطى لتبدل الاحوال الخوف والرجا والفلق والشوق والانس والهيبة والتعظيم وغيرها خلص الىٰ جوهرها صفا ورقة قوام فاذا انفكت عن الجسد ولم يخففها ارادات متجددة انطبعت فيها الوان اسماء الحق وانواره وحصلت لها رفايق كثيرة وابتهجت بكل رقيقة فهٰذا حال اكثر الارواح وبتلك الانوار تكون كمراة ملقاة في الشمس امتلئت نورا وضوء او كحوض ممتليء ماء ضربه نور الشمس في يوم راكد الريح وقت الهاجرة فاكتسا الماء لون الشمس

خلقت پر تدلی کرنے سے چاہا ہے یعنی ہدایت اور نور کی اشاعت یا واسطے ہونے کے اس نفس کے معدد شمار تدلی میں کہ یہ نفس التفات کرے اور مرتفع ہو اپنی ہمت کی کوشش سے طرف تدلی کے اور داخل ہو اس میں پس جب اس میں یہ تینوں وجہ جمع ہوجائیں یا ان میں سے ایک اللہ کی رحمت شامل ہوتی ہے تو اس وقت نفس کو انشراح ملکی خوش ہوتی ہے بعض سے یہ ہے کہ جب نفس نے اپنے رب کے جلال کو یاد کیا یا تو لفظوں سے اور یا خیال سے جیسا کہ اشغال قلبی کا طریقہ ہے یا وہم سے جو عالم جبروت کا حال بتانے والا ہے اور یہ وہی ہے جسے اکثر اہل زمانہ یاداشت کہتے ہیں و حاصل ہوتا ہے نفس کو اور دوست ہوجاتا ہے اس کا ایک ملکہ بسیط اور رنگ جبروتی او بہت لوگ اس کو نور یاداشت کہتے ہیں اور ان میں سے نور احوال ہے اور یہ اس لیے کہ نفس جب ہوتا ہے ان میں سے جو تیز رو ہیں واسطے بدلنے احوال خوف رجا اور فلق اور شوق اور انس ذہیبت تعظیم وغیرہ کے دوست ہوجاتی ہے اس کی جوہر کی صفائی اور وقت قوام پھر جب وہ روح جسم سے جدا ہوئے اور اس کو گھیرا نہ لیا ارادوں متجددہ نے تو اس میں منطبع ہوجاتے ہیں رنگ اور انوار اسماء الٰہی کے اور اس کو حاصل ہوتے ہیں لطافتین کثیرہ اور وہ خوش ہوتے ہیں ہر لطافت سے پس یہ احوال اکثر ارواح کا ہے اور ان نوروں سے روح ہوجاتی ہے مانند ایک آئینہ کے جو دھوپ میں رکھا ہوا اور چمکتا ہو روشنی آفتاب سے یا مانند ایک حوض کے جو پانی سے

www.maktabah.org

اذا علمت ما قلناه وفهمته فاعلم انی لما زرت شهداء بدر رضی تعالیٰ الله عنهم وقمت بحیال قبورهم سطعت الانوار من قبورهم الینا دفعة فی اول الامر کمثل الانوار المحسوسة حتیٰ ترددت انی ادرکها بالحس وببصر الروح ثم تاملت فیها ای النور هی فوجدتها انوار الرحمة ولما زرت القبر الذی ینسب الی ابی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه بصفراء والله اعلم بحقیقة الحال وجلست حیاله وتوجهت الی روحه ظهرت لی کمثل هلال الثالثة فتاملته فیها فاذا نورها نور الاعمال ونور الرحمة جمیعا الا ان نور الرحمة اغلب واظهر وکنت قبل ذلک بمکة المعظمة فی مولد النبی صلی الله علیه وسلم فی یوم ولادته والناس یصلون علی النبی صلی الله علیه وسلم یذکرون ارهاصاته التی ظهرت فی ولادته ومشاهده قبل بعثته فرایت انوارا سطعت دفعة واحدة لا اقول انی ادرکتها ببصر الجسد ولا اقول ادرکتها ببصر الروح فقط الله اعلم کیف کان الامر بین هذا وذلک فتاملت تلک الانوار فوجدتها من قبل الملائکة الموکلین بامثال هذه المشاهد وابمثال

لبریز ہو اور جس پر آفتاب چمکتا ہو اور ہوا ٹھری ہوئی ہو اور دوپہر کا وقت ہو اور وہ پانی نور فتاب سے منور ہو پس جب تم نے سمجھ لیا جو ہم نے کہا تو جانو کہ جب میں نے زیارت کی شہداء بدرؓ کی اور میں ان کے مزاروں کے قرد کھڑا ہوا تو ان کے مزاروں سے یکبارگی میری طرف نور چمکا ایسا نور کہ جیسے ان آنکھوں کے آگے ہے یہاں تک کہ میں تردد میں تھا کہ ان آنکھوں سے دیکھتا ہوں یا روح کی آنکھوں سے پھر سوچا میں نے کہ یہ کونسا نور ہے تو معلوم کیا کہ یہ انوار رحمت ہیں اور جب میں نے زیادرت کی اس مزار کی جو حضرت ابوذر غفاریؓ کا مشہور اور جو وادی صفراء میں ہے، اور حقیقت حال خدا خوب جانتا ہے اور جب میں بیٹھا گرد اس مزار کے اور متوجہ ہوا ان جی روح کا تو مجھے معلوم ہوا ایک چانک تیسری شب کا میں سوچا تو وہ نور نور اعمال و نور رحمت دونوں جمع تھے مگر نور رحمت غالب اور بہت ظاہر تھا اور اس سے پہلے مکہ معظمہ میں آنحضرت ﷺ کے مولد مبارک میں تھا میلاد شریف کے روز اور لوگ نبی ﷺ پر درود شریف پڑھتے تھے اور بیان کرتے تھے وہ معجزے جو آپ کی وقت ولادت ظاہر ہوئے تھے اور وہ مشاہدے جو نبوت سے پہلے ہوئے تھے تو میں نے دیکھا کہ یکبارگی انوار ظاہر ہوئے ہیں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آیا ان آنکھوں سے دیکھا اور نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ فقط روح کی آنکھوں سے خدا جانے کیا امر تھا ان آنکھوں سے دیکھا یا روح کی پس میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نور ان ملائکہ کا ہے

www.maktabah.org

هذه المجالس ورايت بخالطة انوار الملائكة انوار الرحمة.

مشاهد اخرىٰ بالاجمال لما دخلت المدينة المنورة وزرت الروضة المقدسة علىٰ صاحبها افضل الصلوٰة والتسليمات رايت روحه صلى الله عليه وسلم ظاهرة بارزة لا في عالم الارواح فقط بل في المثال القريب من الحس فادركت ان العوام انما يذكرون حضور النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوات وامامته بالناس فيها وامثال ذلك من هذه الدقيقة وكذلك الناس عامة لا يلهجون بشيء الا بما يترشح علىٰ ارواحهم من علم فياخذون اما حقيقة واما شجه فيخبر واحد ويتلقاه الاخر بالقبوٰل لما ادرك ادراكا اجماليا ويسمعه ثالث فيؤيده بوجهه آخر ورابع فيذكر شجا مناسبا وهلم جرا حتىٰ يتفق امة من الناس علىٰ ذلك فليس اتفاقهم في مثل ذلك سدى فلا تزدر المشهورات العوام لكن تفطن باسرار ما يلهجون ثم توجهت الى القبر الشامخ المقدس مرة بعد اخرىٰ فبرز صلى الله عليه وسلم في رقيقة بعد رقيقة فتارة في صورة مجرد العظموت والهيبة وتارة في صورة الجذوب المحبة والانس

جو اسی مجلسوں اور مشاہد پر موکل ومقرر ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت ملے ہوئے ہیں۔

مشاہدہ دوسرا بالاجمال جب میں داخل مدینہ منورہ ہوا اور روضہ مقدس رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی تو آپ کی روح مبارک ومقدس کو دیکھا ظاہر اور عیان نہ فقط عالم ارواح میں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں سے قریب پس میں نے معلوم کیا کیا کہ یہ جولوگ کہا کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز میں خود موجود ہوتے ہیں اور لوگوں کو نماز پڑھاتے ہیں اور ایسی باتیں وہ یہی دقیقہ ہے اور اسی طرح اکثر لوگ کوئی بات زبان پر نہیں لاتے مگر جو ان کی ارواح پر ترشح کرے کسی علم سے تو ہوتی ہے وہ حقیقتاً یا اس کی صورت پھر ایک اس کو بیان کرتا ہے دوسرا قبول کرلیتا ہے اس چیز کو جسے اجمالی طور پر معلوم کیا اور تیسرا اسے سنتا ہے اور وہ اور وجہ سے اس کی تائید کرتا ہے اور چوتھا سنتا ہے تو ذکر کرتا ہے ایک صورت مناسب اسی طرح اور یہاں تک کہ اس امر پر لوگوں کی ایک جماعت متفق ہو جاتی ہے اور ان کا اتفاق ایسے امروں میں مہمل نہیں پس تو حقیر نہ سمجھ مشہورات عوام کو لیکن تو اس میں ان اسرار کو سمجھ جو وہ بیان کرتے ہیں پھر میں متوجہ ہوا روضہ عالیہ مقدسہ کی طرف چند بار تو ظہور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لطافت درلطافت میں کبھی تو فقط صورت برد عظموت وہیبت میں اور کبھی صورت جذبہ ومحبت اور انس وانشراح میں اور کبھی صورت سریان میں حتیٰ کہ میں

www.maktabah.org

والانشراح وتارة فی صورة السریان حتیٰ اتخیل ان الفضاء ممتلیء بروحه علیه الصلوٰة والسلام وهی تموج فیه تموج الریح العاصفة حتیٰ ان الناظر یکاد یشغله تموجها عن ملاحظة نفسه الی غیر ذٰلک من الرفائق ورایت صلی الله علیه وسلم فی اکثر الامور یبدی لی صورته الکریمة التی کان علیها مرة بعد مرة انی طامع الهمة الیٰ روحانیة لا الیٰ جسمانیة صلی الله علیه وسلم فتفطنت ان له خاصیة من تقویم روحه بصورة جسده علیه الصلوٰة والسلام وانه الذی اشاره الیه بقوله ان الانبیاء لا یموتون وانهم یصلون ویحجون فی قبورهم وانهم احیاء الیٰ غیر ذٰلک ولم اسلم علیه قط الاوقد انبسط الیٰ وانشراح وتبدی وظهر وذٰلک لانه رحمة للعالمین.

مشهد آخر لما کان الیوم الثالث سلمت علیه صلی الله علیه وسلم وعلیٰ صاحبیه رضی الله عنهما ثم قلت یا رسول الله! افضا علینا مما افاض الله علیک جئناک راغبین فی خیرک وانت رحمة للعالمین فانبسط الی انبساطا عظیما حتیٰ تخیلت کان عطافة ردائه لفتنی وغشیتنی ثم غطنی غطة وتبدی لی واظهر لی الاسرار وعرفنی بنفسه وامدنی امدادا

خیال کرتا تھا کہ تمام فضا بھری ہوئی ہے آنحضرت ﷺ کی روح مقدس سے اور روح مبارک اس میں موجیں مار رہی ہے مانند ہوائے تیز کے یہاں تک کہ دیکھنے والے کو تموج اور لطافتوں کی طرف نظر کرنے سے باز رکھتا تھا اور میں نے دیکھا آنحضرت ﷺ کو اکثر امور میں اصلی صورت مقدس میں بار بار باوجود یہ کہ میری کمال آرزو تھی کی روحانیت میں دیکھوں نہ جسمانیت میں آنحضرت ﷺ کو پس مجھ کو دریافت ہوا کہ آپ کا خاصہ ہے روح کو صورت جسم میں کرنا ﷺ اور یہ وہی بات ہے جس کی طرف آپ نے اپنے اس قول سے اشارہ فرمایا ہے کہ انبیاء نہیں مرتے اور نماز پڑھا کرتے ہیں اپنی قبروں میں اور انبیاء حج کیا کرتے ہیں اپنی قبروں میں وہ زندہ ہیں وغیرہ وغیرہ اور جب میں نے آپ پر سلام بھیجا تو مجھ سے خوش ہوئے اور انشراح فرمائے اور ظاہر ہوئے اور یہ اس واسطے کہ آپ رحمت للعالمین ہیں۔

مشہد دیگر جب تیسرا روز ہوا میں نے آپ پر سلام پڑھا اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ پر پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ عنایت ہو ہم کو کچھ اس میں سے جو اللہ نے آپ کو دیا ہے ہم آپکے عطا کے شوقین آئیں ہیں اور آپ رحمت للعالمین ہیں تو آپ نے میری طرف کمال التفات کیا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ آپ عنایت کی اس چادر نے مجھ کو لپیٹ لیا اور ڈھانک لیا خوب اچھی طرح چھپالیا اور ظاہر کئے مجھ پر اسرار اور شناخت کروائی

www.maktabah.org

عظيما اجماليا وعرفني كيف استمد به في حوائجي وكيف يرد هو الى من يصلي عليه وكيف ينبسط الى من الطرى في مدحه او الح عليه فرايت عليه الصلوٰة والتسليمات قد صار من جوهر روحه وديدن نفسه وجبلته وفطرته مظهرية المتدلي العظيم المنبسط علىٰ وجهه البشر حتىٰ يكاد الظاهر يتميز من المظهر وهذه التدلي العظيم هي التي تدعى عند الصوفية بالحقيقة المحمدية وهي التي يصفونها بانها قطب الاقطاب ونبي الانبياء وكنهها بروز هذا التجلي في البرزة البشرة فلما انعقدت حقيقة في المثال متوجهة الى الخلق سميت حقيقة محمدية وقطبا ونبيا وهي تتحد مع كل من بعث الى الخلق ثم اذا تم امر البعثة وتوجهه المبعوث الىٰ رحمة ربه وادبر على الخلق انفكت عنه واما سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما كان مندرجا في اصل بعثته ان يكون شهيدًا يوم القيامة شفيعًا يومئذ تمهيدًا من الله للعصاة من خلقه ولطفا منه بالنسبة اليهم ليخرج منه عليه الصلوٰة والسلام همة عظيمة تقتضي شمول الرحمة اياهم وخلوص ملكيتهم عن بهيمتهم فيكون معك الرحمة الله وجوده بالنسبة الىٰ

مجھے خود اور ایک بڑی اجمالی میری امداد فرمائی اور بتایا مجھ کو کہ کس طرح آپ سے اپنے حاجتوں میں مدد چاہوں اور کس طرح آپ جواب دیتے ہیں جب آپ پر کوئی درود پڑھے اور کیسے خوش ہوتے ہیں جو آپ کی مدح میں کوشش کرے یا آپ سے الحاح کرے پس دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو کہ آپ اپنے جو ہر روح اور عادت نفس وجبلت وفطرت کے باعث تدلی عظیم کے مظہر ہوگئے اور وہ جو منبسط ہے بشر کے اوپر جس میں ظاہر اور مظہر کی تمیز نہیں ہوتی اور یہ وہ تدلی عظیم ہے جس کو صوفیہ حقیقت محمدیہ کہتے ہیں اور اسی تدلی سے مراد ہوتی ہے جو صوفیہ کہتے ہین کہ قطب الاقطاب اور نبی الانبیاء ہے اور کہن اس کا ہے ظہور اس تجلی کا صورت بشریت میں پس جب منعقد ہوتی ہے کوئی حقیقت مثال میں متوجہ خلقت کی طرف اس کا نام حقیقت محمدیہ رکھا جاتا ہے اور قطب اور نبی اور وہ اس سے متحد ہوتی ہے جو بھیجا جائے خلقت کی طرف جب وہ امر ہو چکتا ہے اور وہ مبعوث متوجہ ہوتا ہے رحمت رب کی طرف اور خلقت کی طرف پیٹھ کرتا ہے تو تدلی جدا ہوجاتی ہے اس سے مگر ہمارے رسول اللہ ﷺ کی اصل بعثت میں یہ بات مندرج تھی کہ آپ قیامت کے دن شہید ہوں اور شفیع ہوں اس روز اور عذر خواہ گنہگاروں کے اللہ کے لطف سے اور ظاہر ہوئی آنحضرت ﷺ کی وہ ہمت عظیم کہ شمول رحمت کے مقتضی ہے ان پر اور ان کی ملکیت بہیمیہ سے خالص کرنے کو کہ آپ کا وجود ان لوگوں پر

www.maktabah.org

اولئک الاقوام ذلک کخلقة قوی التناسل لیبقی النوع وکذلک خلق فی کل نوع ما یفیده عنده ینوبه النوائب لم یزل صلی الله علیه وسلم لا یزال متوجها الی الخلق مقبلا الیهم بوجهه فذلک کان احق الانبیاء بحلول هذه الحقیقة المثالیة فیه واتحادها معه بحیث لا یتمیز الظاهر من المظهر فکانه عینها لا بطوع علیه الانفکاک وهذا حد معانی هذا البیت المشهور:

افلت شموس الاولین وشمسنا

ابدا علیٰ افق العلیٰ لا تغرب

فاتحاده بهذه الحقیقة ابصره ببصر روحی ولمیته الاتحاد تفطنت بها ورایته صلی الله علیه وسلم مستقرا علی تلک الحالة الواحدة دائما لا یزعجه فی نفسه ارادة متجددة ولا شیء من الدواعی نعم لما کان وجهه صلی الله علیه وسلم الی الخلق کان قریبا جدا من ان یرتفع انسان الیه بجهد همته فیغیثه فی نائبته او یفیض علیه من برکاته حتیٰ یتخیل انه ذو ارادات متجددة کمثل الذی یهمه اغاثه الملهوفین المحتاجین وتاملته علیه الصلوٰة والسلام الی ای مذهب من مذاهب الفقه یمیل لا تبعه والتمسک به

رحمت الٰہی نازل ہونے کا باعث ہو اور یہ ایسا ہے جیسے قوتیں تناسل کے بقائے نوع کے واسطے اور اسی طرح پیدا کی گئی ہے ہر نوع میں وہ چیز جو اسے مفید ہو بر وقت پیش آنے حادثہ کے ہمیشہ آنحضرت ﷺ متوجہ ہیں خلقت کی طرف اور منہ کئے ہوئے ہیں ان کی طرف اسی واسطے سب نبیوں سے حقدار زیادہ ہیں بوجہ پائے جانے اس حقیقت مثالیہ کے آپ میں اور متحد ہونا اس کا آپکے ساتھ اس حیثیت سے کہ ظاہر اور مظہر میں تمیز نہیں گویا کہ وہ بعینہ وہ ہے حقیقت میں جدا ہی نہیں اور یہ بھی ایک معنیٰ ہیں اس بیت مشہور کے:

پہلوں کے آفتاب چھپ گئے اور ہمارا آفتاب

ہمیشہ بلند آسمان پر تابان رہے گا

اس حقیقت سے آپ کی متحد ہونے کو میں نے اپنی روح کی آنکھ سے دیکھا اور اتحاد کا سبب میں نے اس سے معلوم کیا اور دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو قائم ہمیشہ اسی حالت واحدہ پر کہ وہاں سے آپ کو نہ تو کوئی ارادہ متجددہ ہٹا سکتا ہے اور نہ کوئی داعیہ ہاں جس وقت آپ متوجہ ہوتے ہیں خلق کی طرف تو نہایت قریب ہوتے ہیں کہ انسان اپنی کوشش ہمت سے عرض کرے اور آپ فریادرسی کریں اس کی مصیبت میں یا اس پر ایسی برکتیں فاضہ فرمائیں کہ وہ خیال کرے کہ آپ صاحب ارادات متجددہ ہیں جیسے کوئے شخص مظلوموں محتاجوں کی فریادرسی میں مصروف ہو اور میں نے غور کی کہ آنحضرت ﷺ مذاہب فقہ میں سے کس مذہب کی طرف مائل ہیں کہ میں بھی وہی مذہب

www.maktabah.org

فاذا المذاهب كلها عنده على السواء
ليس علم الفروع في حالة وهذه من ديدن
روحه الكريمة انما الداخل في جوهر
روحه اصل علم الفروع وهو عنايته الحق
بنفوس البشر من جهة اعمالهم واخلاقهم
واصلاحها وهذا اصل له فروع واشباح
يختلف باختلاف الزمان فالداخل في
جوهر الروح هذا الاصل فلذلك كان
نسبة المذاهب على السواء لا يتميز عنده
مذهب من مذهب لان كل مذهب يحيط
بما يجب من امهات الفقه في الدين
المحمدي وان اختلف فلو ان احدا لم
يقتف واحدا من المذاهب لم يكن له صلى
الله عليه وسلم سخط بالنسبة اليه الا
بالعرض وهو ان يتفق اختلاف في ملته
وتقاتل بين الناس وفساد ذات البين وهذا
اشد ما يسخط عليه وكذلك رايت
الطرق كلها عنده على السواء كمثل
المذاهب ويجب التنبيه بعد ذلك على
نكتة وهي انه رب رجل يكون عنده ان
النبي صلى الله عليه وسلم يختار المذهب
الفلاني وانه الحق المطلوب ثم يقصر فيه
فينعقد في قلبه اعتقاداته قصر في جنب الله
ورسوله فياتي رسول الله صلى الله عليه
وسلم ويقف عنده فيحد بينه وبين النبي

اختیار کروں تو معلوم ہوا کہ سب مذہب آپ کے
نزدیک برابر ہیں اس حالت میں علم فروع آپ کی
روح مبارک کے عادت میں سے بھی نہیں آپ کی
جوہر روح میں علم فروع کی اصل داخل ہے اور وہ
عنایت حق ہے نفوس بشر پر انکے اعمال واخلاق اور ان
کی اصلاح کی جہت سے اور یہ اصل ہے اور ان کے
فرع اور صورتیں مختلف ہوتی ہیں اختلاف زمانہ کے
لحاظ سے پس داخل جوہر روح آنحضرت ﷺ میں یہ
اصل ہے اسی واسطے آپ کے نزدیک سب مذہب
برابر ہیں ایک سے دوسرا جدا نہیں معلوم ہوتا ہے اس
لیے کہ ہر مذہب محیط وحاوی ہوتا ہے ان امہات
واصول فقہ پر جو دین محمدی میں واجب وضروری ہیں
اگرچہ مختلف ہو پس اگر کوئی تبع ایک مذہب کا نہ ہو تو
آنحضرت ﷺ اس کی نسبت ناراض نہیں مگر اس
صورت میں جب دین میں اختلاف اور لوگوں میں
جنگ وجدال اور باہمی فساد کا موجب ہو اور یہ امر
آپ کی نہایت غصہ کا موجب ہے اور اسی طرح میں
دیکھا کہ تمام طرق صوفیہ مثل مذاہب کے آپ کے
نزدیک برابر ہیں اور اس کے بعد ایک نکتہ سے آگاہ
کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض آدمیوں کے
ذہن میں یہ ہوتا ہے کہ فلاں مذہب رسول اللہ ﷺ
کو پسند ہے اور وہی مذہب حق ومطلوب ہے پھر اس
میں قصور ہوجاتا ہے تو اس کے دل میں یہ اعتقاد جم
جاتا ہے کہ میں نے قصور کیا اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا
پھر حاضر ہوتا ہے حضرت ﷺ کے حضور میں اور دیکھا

www.maktubah.org

صلی الله علیه وسلم بابا مسدودا لا ینفتح فیقول هذه معاتبة منه علیه الصلوٰة والسلام علیٰ تقصیرة والتحقیق انه اتاه بصدر ممتلیء مخالفة وانکباها فانسد باب الفیض من جهة سوء القابلیة وقد یزعم الانسان ان الخروج عن المذاهب المدونة خروج عن ربقة التقلید للشرع والانقیاد لحکم الله وان لیس هنالک طریقة مضبوطة غیرها فیکون الخروج عنها عنده مرادفا او ملازمًا للخروج عن ربقة الانقیاد فیفطن بان النبی صلی الله علیه وسلم معاتب علیه وامثال هذه الشبهات کثیرا ما یقع للطالب ویجب التنبیه ایضا علی ان الناس یدخلون المدینة المنورة فیرون اهلها علی اعمال غیر مرضیة عندهم اوفی نفس الامر فیبغضونهم ویضمرون حقدا ثم یدخلون الروضة المقدس ویواجهون فاذا جاء وقف الصفاء والخلوق ترشح من الحقد مرارة فانکدر حالهم فایاک ثم ایاک ان یصدک من هذا النور الاتم علیه الصلوٰة والسلام امثال هذه الامور ورایته علیه الصلوٰة والسلام لابسا لباس العظموت والتشبه بالجبروت وله رقائق کثیرة بحسب تعدد کمالاته وتوجهه الناس الیه

ہے اپنے دل میں اور رسول اللہ ﷺ میں دروازہ بند ایسا کہ نہیں کھلتا تو کہتا ہے کہ یہ عتاب ہے آنحضرت ﷺ کا میری تقصیر سے اور تحقیق یوں ہے کہ وہ آپ کے پاس اس طرح حاضر ہوا ہے کہ سینہ مخالفت اور رکاوٹ سے بھرا ہوا ہے پس فیض کا دروازہ قابلیت نہ ہونے سے بند ہوگیا اور کبھی گمان کرتا ہے انسان یہ کہ مذہب مقررہ کو چھوڑنا شروع کی پیروی اللہ کے حکم کی تابعداری کا چھوڑنا ہے اور تقلید کے سوا کوئی طریقہ مضبوط نہیں پس اس سے نکلنا اس کے نزدیک انقیاد شرع سے نکلنے کے برابر ہے اس سبب سے وہ جانتا ہے کہ نبی ﷺ کا اس پر عتاب ہے اور اسی طرح کے بہت سے شبہات جو طالب کو پیش آتے ہیں اور اس بات سے آگاہ کردینا بھی ضروری ہے کہ جب لوگ مدینہ منورہ میں داخل ہوتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کے اعمال اپنے نزدیک برے دیکھتے ہیں یا وہ اعمال نفس الامر میں برے ہوتے ہیں تو ان سے بغض وکینہ رکھتے ہیں پھر جب روضہ مقدسہ میں حاضر ہوتے ہیں اور ادھر متوجہ ہوتے ہیں اور صفائی کا وقت آتا ہے اور خلوص کا تو اس کینہ سے تلخی ٹپکتی ہے ان کا حال مکدر ہوجاتا ہے خبردار خبردار اس سے بچنا کہ اس نور تم ﷺ سے ایسے امر روکتے ہیں اور میں نے دیکھا آنحضرت ﷺ کو عظموت کا اور تشبہ بالجبروت کا لباس پہنے ہوئے اور آپ کی بہت لطافتیں ہیں موافق شمار آپ کے کمالات کے اور لوگوں کا آپ کی طرف متوجہ ہونے کے اپنی استعدادوں کے موافق اور آنحضرت ﷺ

www.maktabah.org

باستعداداتهم وامدني عليه الصلوٰة والسلام في ذلک المجالس امدادا اجماليا تفصيله المجددية والوصاية والقطبية الارشادية واعطاني قبولا وجعلني اماما وصوب طريقتي ومذهبي اصلا وفرعا لا لجميع الناس بل الناس مخصوصين فطرتهم فطرة التحقيق بشرط ان لا يكون سببا للاختلاف والتقاتل فهذه النكتة يجب ان ينبه بها كل من اخذ مذهبنا اصلا وفرعا وطريقتنا سلوكا ثم اردت ان اساله عن مسائل مبادى الوجود ومراتب الوجود والفناء والبقاء فاذا هو عليه الصلوٰة والسلام متوجه بالكلية الى التدلى المذكور فكلما اردت ان اساله منعنى استغراقي في كيفية حاله عند سواله وعلمنى ان اجلس بين يديه فاسال ربى بلساني الذى حزو الملاء الاعلىٰ ثم اتلفع بنوره جدا ثم اسال ثم اتلفع ثم اسال وهلم جرا فعند ذلک يختلط سوالى وهمته العليا فيصيب انسهم المرعى ورايته مستقرا على حالة واحدة من حفظ صورته الكريمة وكونه عيبة وكرشا وقاية ودعاء لتدلى المذكور متوجها الى الخلق لابسا لباس عظموت وفيه من القبول والجذب والالفة ما لا يحصى ولا يدرک انتهائه

نے اس مجلس میں میری اجمالی امداد فرمائی کہ تفصیل اس کی مجددیت اور وصایت اور قطب ارشادیت ہے اور مجھ کو قبولیت عطاہوئی اور کیا مجھ کو امام اور اچھا فرمایا، میری طریقہ اور مذہب کو اصلاوفرعا لیکن سب کے واسطے نہیں بلکہ واسطے خاص خاص لوگوں کے جن کی فطرت میں تحقیق ہے اس شرط پر کہ وہ سبب اختلاف اور زسوکشت کا نہ ہو پس اس نکتہ سے واجب ہے آگاہ ہونا اسے جو ہمارا مذہب اصلا وفرعا اختیار کرے اور ہمارے طرقہ سلوک پر چلے پھر میں نے چاہا کہ دریافت کروں آپ سے مسائل مبادی وجود اور مراتب جود اور فنا اور بقا تو میں نے دیکھا کہ آپ بلکل متوجہ ہیں اس تدلی مذکور کی طرف پس جب میں چاہتا تھا کہ پوچھوں تو میرا استغراق آپ کی کیفیت حال کے دریافت میں مجھ کو روک دیتا تھا اور مجھ کو سکھایا آپ نے کہ آپ کے روبرو بیٹھوں اور اپنے رب سے سوال کروں اپنی اس زبان سی جو ملاء اعلیٰ کی طرف ہے پھر مجھ کو نور نے لپیٹ لیا پھر سوال کیا پھر لپیٹ لیا پھر سوال کیا غرض اسی طرح پھر اس وقت میں مخلط ہوگیا میرا سوال اور آپ کی ہمت بلند پھر تیر نشانہ پر پہنچ گیا اور دیکھا میں نے آپ کی صورت کریمہ کو محفوظ حالت واحدہ پر اور یہ کہ آپ محل راز وکثیر الامت اور نگاہبان اور ظرف تدلی مذکور کے ہیں جس حال میں کہ لباس عظموت پہنے ہوئے لوگوں کی طرف متوجہ ہیں اور اس میں قبول اور جذب اور الفت بیشمار ہے کہ اس کی انتہانہیں دریافت ہوسکتی پس جس وقت

www.maktabah.org

فاذا توجه اليه انسان بجهد همته ولا اريد الانسان العالی اللهم فقط بل كل ذی كبد يشتاق الی شیء ويتوجه اليه بقصده وشوه فانه بتدلی اليه وهذا رد السلام واجابة الصلوات يعنی يحصل بسبب صنع هذا الانسان حالة شبيهة بالقصد المتجدد وانا اعلمك سرا عظيما وهو ان الحكمة فی جعل هذه النسمة المباركة رعاء للتدلی ان يتقرب الحق جدا الی اهل الارض والی سفلتهم ايضا وكان هذا الجود لا يتم الا بتوسط النسمة ورايته عليه الصلوٰة والسلام ينشرح انشراحا عظيما لمن صلی عليه ومدحه ورايته صلی الله عليه وسلم بارزا مفيضا فيض الصحبة كمثل المشائخ الصوفية فی مجالس الافاضة وانا بين يديه وكل ما علمناك مشهد واحِد من مشاهده وتفطن اخی محمد عاشق بسر عجيب لا اشك انه من افاضة الحق ان الحج كمال تام من كمالات ولذلك يظهر فی قلوب الحجاج ابتهاج بانفسهم ويتجحج وسر المسئلة ان الوصول الی الله تبارك وتعالیٰ هو الكمال ولمّا تدلی الحق الی الحق بنصب الكعبة شعارا من شعائره كان الوصول اليها هو الوصول

متوجہ ہو آپ کی طرف۔ کوئی انسان اپنی کوشش ہمت سے اور میری مراد فقط انسان عالی ہمت سے نہیں بلکہ جو اولوالعزم کسی شے کا مشتاق اور آپ کی طرف متوجہ ہو اس شئے کے قصد اور شوق سے تو آپ تدلی کرتے ہیں اس کی طرف اور یہی ردسلام اور اجابت درود ہے یعنی حاصل ہوتے ہے بسبب اس توجہ کے انسان کو ایک حالت کی شبیہ ہے قصد متجدد کے اور میں بتاؤں تجھ کو ایک سر عظیم اور وہ یہ ہے کہ اس نسمہ مبارکہ کو تدلی کے طرف بنانے میں یہ حکمت ہے کہ اللہ کا بہت قرب ہو اہل زمین سے اور جو ان سے نیچے ہیں اور یہ بھی ہے کہ یہ جود تمام نہ ہوتا تھا مگر اسی نسمہ کے توسط سے اور دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو بہت خوش ہوتے، اس شخص سے جو آپ پر درود پڑھے اور آپ کی مدح کرے اور میں نے دیکھا آپ کو ظاہر فیض صحبت پہنچانے والا مانند مشائخ صوفیہ کے مجلس افاضت میں اور میں آپ کے حضور میں ہوں اور یہ سب جو میں نے بتایا ایک مشہد ہے مشہدوں میں سے اور بھائی محمد عاشق کو خوب معلوم ہوا ایک سر عجیب میں یقین کرتا ہوں کہ وہ حق کی طرف سے ہے یہ کہ حج ایک پورا کمال ہے اور کمالوں میں سے اور اسی واسطے حاجیوں کے دل میں بہت خوشی ہوئی ہے اور اس مسئلہ کا سر یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک وصول ہی تو کمال ہے جب تدلی کی اللہ نے خلقت کی طرف کعبہ شریف کے قائم کرنے سے اور اس کو شعائر اللہ سے ایک شعار بنایا تو کعبہ شریف کی طرف وصول اللہ ہی

www.maktabah.org

الی الحق بحسب المسافة فالوصول الی الله علی وجوه والوصول بالمسافة ینتهی بالحج والله اعلم.

مشهد آخر سألته صلی الله علیه وسلم عن معنیٰ قوله کنت نبیا وآدم منجدل بین الماء والطین وما کان هذا السوال بلسان المقال ولا الاخطار بالبال بل ملأت روحی شوقا وتروعا الیٰ هذا السر ثم الصقتها بجنابه اشد ما اقدر فامتلأت منه بصورة مثالیة فارانی صورته الکریمة المثالیة بل ان یوجد فی عالم الاجسام ثم ارانی کیفیة انتقاله الیٰ هذا العالم من عالم المثال وارانی اشباح الانبیاء المبعوثین وکیف افیض علیهم النبوة من حضرة التدبیر حذو ما افیض علیه فی عالم المثال من تلک الحضرة وارانی اشباح الاولیاء وکیف یفاض علیهم العلوم والمعارف بعده فوضح لی الامر واستبان ووعیت عنه ما افاض علی من صورة المثالیة وفطنت بما اراد فی تلک الافاضة فها انا افسر لک ما فطنت اعلم ان الله تبارک وتعالیٰ تدلیا عظیما متوجها الی الخلق به یهتدون والیه یلجاؤن وهذا التدلی له فی کل برهة من الزمان شان فیبرز الی الخلق برزة بعد برزة وکلما برز برزة ظهر فی العالم عنوان

کی طرف وصول ہوا۔ بحسب مسافت اور وصول الی اللہ کے بہت سے طریقے ہیں لیکن وصول بالمسافت حج سے منتہی ہے واللہ اعلم۔

مشہد آخر میں نے آنحضرت ﷺ سے اس حدیث شریف کے معنیٰ دریافت کیے جو آپ نے فرمایا ہے کہ ابھی آدم علیہ السلام آب وگل تھے کہ میں نبی تھا اور میرا یہ سوال زبان مقال سے نہ تھا اور نہ دل کے خطرات سے بلکہ اس سر کے شوق و آرزو سے میری روح بھری ہوئی تھی پھر میں ملا انجناب سے جہاں تک مین قدرت رکھتا تھا اور آپ کی صورت مثالیہ کے قریب پس آپ نے دکھائی اپنی وہ صورت مبارک مثالی جو پہلے عالم اجسام کی پائی جاتی تھی پھر دکھائی مجھ کو کیفیت اس عالم میں آنے کی عالم مثال سے اور دکھائیں مجھ کو صورتیں انبیاء مبعوثین کی اور یہ کہ کس طرح ان پر افاضہ ہوئی نبوت حضرت تدبیر سے مقابل اس کے جو ملے آپ کو عالم مثال میں اس حضرت سے اور دکھائیں مجھ کو صورتیں اولیاء کی اور یہ کہ کس طرح ان کو ملے علم اور معرفت بعد اس چیز کا جو مجھ کو حال معلوم ہوگیا اور ظاہر ہوگیا اور میں ظرف بن گیا، اس چیز کا جو مجھ کو ملا صورت مثالیہ سے اور میں نے جان لیا جو آپ نے اس افاضہ میں چاہا میں اب بیان کرتا ہوں تم سے جو میں سمجھا جاننا چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی تدلی عظیم خلق کی طرف متوجہ ہے اسی سے سب ہدایت پاتے ہیں اور اسی کی التجا کرتے ہیں اور اسی

www.maktubah.org

لتلک البرزة وھو الرسول المبعوث الی الخلق بالامر والنھی والتکلیف فالرسول وما اتی بہ عنوان وتلک البرزة حقیقة فاذا برز بروزة ظھر فی الناس وعلوم ومعارف تناسب تلک البرزة وان لم یعلموا انھا فائضة منھا وانھا تناسبھا والذین ظھر علیھم ھذہ العلوم والمعارف ان کانوا ممن اعتنوا بالاستنباط من کلام الرسول فھم الاحبار والرھبان وان کانوا ممن لا یعتنون بذلک وانما ھمتھم اخذ العلم من اللہ تبارک وتعالیٰ فھم الحکماء المحدثون اھل الحکمة والربانیة فالقومان جمیعا آخذان من تلک البرزة علموا او لم یعلموا وھذہ ھی المنة العظمیٰ لا اخبار الرسول فانہ لا یسمعہ الا قوم دون قوم فلما اراد اللہ تعالیٰ ان یخلق آدم علیہ السلام لیکون ابا النوع البشر فارادة خلقہ انما ھی ارادة خلق البشر جمیعا تحرکت الارواح البشریة الی المثال المناسب بالاجسام فھیکل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ای ھیکلہ المثالی امکن من نفسہ لانطباق ھذا التدلی بحسب برزة من البرزات فانطبق علیہ شبیھا من انطباق الکلی علی الجزئی وذلک لسابق عنایتہ اللہ بہ والناس لیوجد

تدلی کی ہر ایک دراز زمانہ میں شان ہے کہ خلقت کی طرف یکے بعد دیگرے ظہور کرتی ہے اور جب ظاہر ہوتا ہے کوئی ظہور تو عالم میں اس ظہور کا ایک عنوان ہوتا ہے اور اسی سے مراد رسول ہے جو بھیجا جاتا ہے خلقت کی طرف اللہ کے امر ونہی اور شریعت کے ساتھ بس رسول اور وہ جو احکام لائے عنوان ہیں اور وہ ظہور حقیقت ہے جب کوئی ظہور ہوتا ہے تو لوگوں میں علوم و معارف پھر اس ظہور کے مناسب ہوتے ہیں اگرچہ لوگ نہ جانیں کہ وہ فائض ہیں اس ظہور سے اور اس کے مناسب ہیں اور جن پر یہ علم ظاہر ہوتے ہیں اور معرفتیں اگر وہ ایسے لوگ ہیں کہ کلام رسول اللہ ﷺ سے استنباط کر سکتے ہیں تو ان کو احبار اور رہبان کہتے ہیں اور اگر وہ لوگ ایسے نہیں ہیں اور ان کی ہمت ہے علم حاصل کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ سے تو وہ لوگ حکمائے محدث اہل حکمت ربانی ہیں تو دونوں فرقے اس ظہور سے علم حاصل کرتے ہیں اس بات کو جانیں یا نہ جانیں اور یہی بڑا احسان ہے نہ اخبار رسول کہ اس کو کوئی قوم سنتی ہے کوئی نہیں سنتی تو جب اللہ نے چاہا کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کرے وہ نوع بشر کے باپ ہوں تو آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ بیشک سب نوع بشر کے پیدا کرنے کا ارادہ ہے ارواح بشریت نے حرکت کی مثال کی طرف جو اجسام کے مناسب ہے تو پیکر ہمارے نبی ﷺ یعنی آپ کی پیکر مثالی بہت ممکن ہوئے اپنی ذات کی رو سے منطبق ہونے کو اس تدلی کے موافق ظہور کے

www.maktabah.org

لهم غياث يعد لفيضان رحمة الله يوم الحشر ولعقد تشريع عليهم وذبدوى فاسده عنهم اذا احتاجوا الىٰ ذلك اشد حاجة فهٰذا معنى كونه صلى الله عليه وسلم نبينا قبل تسوية آدم عليه السلام ثم لما وجدت اشخاص البشر واختلف طرايقهم فمن مفرط من مفرط اتقضى التدبير الالٰهى ان يسوى امرهم فانطبق التدلى على رجل من طولاء الاشخاص فاوحى اليه ما فيه صلاح قومه وبرز ببعثه برزة ما من البرزات فانما المنطبق عليه من هذا النبى هو وجوده البشرىٰ وانما كان فى المثال حكاية انه يستعد لذلك فيفاض استعد له واما نبينا صلى الله عليه وسلم فكان الانطباق فيه بالفعل لا على الحكاية ثم لما وجد صلى الله عليه وسلم فى الخارج برز بيروزه برزة من برزات التدلى وتلك البرزة كانت مشتملة على قوة مثاليته فتلبست البرزة لباس المثال وسد الآفاق وما كان التدلى قبل بارزا بلباس المثال وان كان نفس المثال لابد منه فى الموجود وانما اعنى ان المثال لم يكن بين الله وبين خلقه بحسب بروز هذا التدلى قبله عليه الصلوٰة والسلام واما بعد فامتلا الجوّ وامتلات السمٰوات والارضون

ظہورات میں سے پس منطبق ہوگئی اس پر ارزوئے شبیہ کے جیسے کلی منطبق ہوتی ہے جزئی پر اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے سابق عنایت سے ہے ان پر اور لوگوں پر تا کہ پایا جاوے ایسا مددگار کہ معین ہو فیضان رحمت خدا کا حشر کے روز اور ان کی شریعت کے منعقد کرنے والا اور واسطے ہٹا دینے کے ان سے امراض فاسدہ جب ان کو اس کی حاجت ہو بہت سخت حاجت پس یہ معنیٰ ہیں آدم سے پہلے کے آنحضرت ﷺ کے نبی ہونے کے پھر جب موجود ہوئے اشخاص بشری اور ان کی طریقے مختلف ہوئے کوئے افراط کرنے والا کوئی تفریط کرنے والا تو تدبیر الٰہی نے چاہا کہ ان کے کام میں اعتدال آ جائے تو منطبق ہوئی تدلی ان شخصوں میں سے ایک شخص پر اور وحی کی اس پر وہ باتیں جس میں اس کی قوم کی صلاح و درستی ہو اور ظہور کیا اس کے بعثت سے ایک بروزہ نے پس اس شخص پر اس نبی کا وہی وجود بشری ہی منطبق ہے اور بیشک وہ مثال میں حکایتا تھا تا کہ مستعد ہو وہ واسطے اس کے پس افاضہ کیا جتا ہے وہ جس کی استعداد رکھتا ہے مگر ہمارے نبی ﷺ میں اسی وقت منطبق تھا، حکایتا نہ تھا پھر جب ظاہر ہوئے آنحضرت خارج میں تو ظاہر ہوا برزات تدلی سے ایک برزہ اور وہ برزہ مشتمل تھا قوت مثالیہ پر اس برزہ نے لباس مثال کو پہنا اور آفاق کو درست و سدید کردیا اور پہلے تدلی کا بروز مثال کے لباس میں نہ تھا اگرچہ نفس مثال کا موجود

www.maktabah.org

بالهيكل المثال للتدلى وما من آخذ علما او معرفة او حالا الهيا او كمالا الا وماخذه القريب هذا الهيكل المثلى علم او جهل فكان عليه الصلوٰة والسلام خاتم النبيين وانقطعت النبوية بعده لا حقيقة عليه السلام التى بعثه كالعنوان لها هى هذه البرزة المثالية المستطيرة اذا فهمت ذلك تحقق عندك انه رحمة للعالمين وانه خاتم النبيين وان الانبياء عليهم السلام انما اخذوا الفيض عن حضرت التدلى وان كانوا فى عالم الاجسام واما الاولياء فانما ياخذون عن برزة مثالية هى حقيقة بعثه عليه السلام وما ميزت شخصا من اولئك الاشخاص عن السر ابراهيم عليه السلام فانه انعقدت نبوته فى الروح انعقادا اضعف من انعقاد نبوة نبينا صلى الله عليه وسلم فظهر التدلى ببعثه برزة روحية ظهورا اضعف من ظهور البرزة المثالية عند بعثة نبينا صلى الله عليه وسلم ولذلك لم يكن بعده كامل نبى ولا محدث الا فى ملكه ولما تنقطع النبوة فلما وجد نبينا ظهرت البرزة المثالية ظهورا بينا فانقطعت راسا وافيضت العلوم والمعارف فيضانا ثجاجا لانها فى الاكثر منعقدة فى المثالى.

ہونا تھا اور تحقیق اس سے مراد میری یہ ہے کہ مثال نہ تھی بحسب ظہور اس تدلی کے آنحضرت ﷺ سے قبل درمیان اللہ اور خلقت کے لیکن بعد میں پر ہوگیا جو اور سب آسمان اور زمان ہیکل مثالی تدلی سے پھر جس کو حاصل ہو علم یا معرفت یا حال الٰہی یا کمال تو اس کا ماخذ قریب یہی ہیکل مثالی ہے وہ جانے یا نجانے پس ہوئے نبی ﷺ خاتم النبیین اور منقطع ہوگئی آپ کے بعد نبوت اس لئے کہ حقیقت آنحضرت ﷺ کے جبکہ مبعوث مانند عنوان نبوت کے تھے وہ یہی برزہ مثالیہ مستطیرہ تھا جب تم نے یہ بات سمجھ لی تو تم کو معلوم ہوگیا کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور سب انبیاء کو فیض اس تدلی سے ہوا اگرچہ وہ عالم اجسام میں تھے اور اولیاء اللہ حاصل کرتے ہیں فیض برزہ مثالیہ سے کہ وہ حقیقت بعثت آنحضرت ﷺ ہے اور مجھ کو تمیز نہیں ہوا کوئی ان اشخاص میں سے اس راز کا مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ ان کی نبوت عالم روح میں منعقد ہوئی ساتھ بعثت برزہ روح ابراہیم علیہ السلام کے ضعیف ظہور برزہ مثالیہ سے وقت بعثت ہمارے نبی ﷺ کے اور اسی واسطے آپ کے بعد نہ ہوا کوئی کامل نبی اور نہ محدث مگر آپ کی ملت میں اور نہ منقطع ہوئی نبوت پھر جب آئے ہمارے نبی تو ظاہر ہوا برزہ مثالیہ بہت روشنی کے ساتھ اور منقطع ہوگئی، نبوت بالکل اور افاضہ ہوئی علوم اور معرفتیں اچھی طرح اس واسطے کہ وہ اکثر طور پر منعقد تھے مثال میں۔

www.maktabah.org

تحقیق شریف فان قلت ما الحکمة فی کون الناس فی الزمن الاول بعد آدم علیه السلام ما یلین الیٰ جهود القریحة وخمود الطبیعة مخلدین الی الاحکام البهیمة یستنبط حینئذ من الارتفاقات الا القلیل ولا من العلوم المحاضریة الطبیعة ولالهیة الا القلیل النادر مع طول اعمارهم وکثرة امعانهم وخوضهم ثم لم یزل من بعد ابراهیم علیه السلام یزید قلیلا قلیلا فی الیونان والروم والفارس وبنی اسرائیل والمغرب والعراق والعرب حتی وجد سینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فثج بعده العلوم ثجا ونبع منهم العلوم الحکمة والفنون الادبیة والمحاضریة والعلوم الشرعیة بحیث لا انتها لها ولا ارجا قلت ان الله تبارک وتعالیٰ تدلیا عظیما امتلاء منه السموات والارضون وحقیقة معرفته الشخص الاکبر بربه فانما لما عرف رب حق معرفته وتصوره کما ینبغی من تصورة ارتسمت فی مدرکته صورة شافخة تحکی جلال الله وعزه علیٰ وجهه وهذه الصورة دائمة ما دام الشخص الاکبر وهی منطبقة علی الله وحاکیة له اتم حکایة واوفقها بما فی نفس الامر ثم لما وجدت العناصر والافلاک فی الطبیعة الکلیة

تحقیق شریف اگر تم پوچھو کیا حکمت ہے کہ زمانہ سابق میں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد لوگ کند ذہن و سرد طبع و بہائم سیرت ہوئے کسی نے اس وقت ارتفاقات کا استنباط نہ کیا مگر قلیل آدمیوں نے اور نہ علوم محاضرات طبعی والٰہی ان کو حاصل ہوئے، مگر شاذ و نادر کو باوجود یہ کہ عمریں بڑے بڑی پائیں اور فکر وخوض بہت کیے پھر بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تھوڑی تھوڑی، بڑھتی گئی یونان و روم و فارس و بنی اسرائیل اور مغرب اور عراق اور عرب میں یہاں تک کہ پیدا ہوئے ہمارے رسول اللہ ﷺ پھر تو علوم دریا رواں ہو گئے اور ان سے علوم حکمیہ کے چشمے جاری ہو گئے اور فنون ادبیہ اور محاضر یہ اور علوم شرعیہ ایسے کہ جن کی انتہا ہے نہ حد میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ایک تدلی عظیم ہے جس سب آسمان اور زمینیں پُر ہیں اور اس کی حقیقت شخص اکبر کا اپنے رب کو پہچاننا ہے پس جب اُس نے اپنے رب کو پہچانا جیسا اس کے پہچاننے کا حق تھا اور اس کا تصور کیا جیسا چاہیے اس کا تصور کرنا تو اس کے مدکہ میں ایک صورت عالیہ منقش ہو گئی جو یاد دلائے اللہ تبارک وتعالیٰ کا جلال وعزت جو اس کے شایان ہے اور جب تک شخص اکبر ہے تب تک یہ صورت قائم ہے اور وہ اللہ تعالیٰ پر منطبق ہے اور اس کی پوری طور پر یاد دلانے والی اور نفس الامر کے بہت موافق ہے پھر جب پیدا ہوئی عناصر اور افلاک طبیعت کلیہ میں تو یہ طبیعت کلیہ محفوظ تھی اس صورت میں اس طرح جیسی

www.maktabah.org

كانت هذه الطبيعة محفوظة فيها كان
تحافظ الطبيعة الارضية في المعدن
والنبات والحيوان والانسان وكانت
خواصها ومقتضياتها وقواها ايضا محفوظة
بانحفاظ نفسها ثم لما وجدت المعادن
والنباتات والحيوانات والانسان كانت
طبائع العناصر والافلاك محفوظة فيها
وليست هذه الا كالمرايا لظهور خواص
الافلاك وحركاتها والنعاصر وطبائعها
وكانت طبيعة كلية بما معها من القوى
محفوظة في الافلاك والنعاصر فكل فرد
من الانسان في جذر فواده جوهر نفسه
واسر تحققه معرفة بربه الا انها في حجب
كثيرة اذ لوح نفس الانسان عرضة لظهور
حكم كل طبيعة من طبايع الامهات
والمؤمنان وبقدر انطباع تلك الصور
ينتقص صفائها ويختفي حكم نقطة التدلي
الذي هو الحبل الذي من تمسك به
عرف ربه فتلك الحجب المتراكمة
بعضها فوق بعض فمن رزق التنبه بحقيقة
الحقائق وعرف انفسارها الى الطبيعة
الكلية واجزائها فمثل نور الله عنده
كمشكوة فيها مصباح المصباح في
زجاجة الآية استنارت الحجب كلها بنور
الاصل واستضائت بضوئه وكانت له في

طبیعت ارضیہ محفوظ ہے معدن اور روئیدگی اور حیوان
اور انسان میں اور ان کے خواص اور مقتضیات اور قوا
بھی محفوظ ہیں ساتھ انحفاظ اپنی نفس کے۔ پھر جب
پائے گئے معادن اور نباتات اور حیوانات اور انسان
تو طبائع عناصر و افلاک ان میں محفوظ تھے اور نہیں یہ
مگر مانند مریا کے واسطے ظہور خواص اور حرکات
افلاک اور عناصر اور اس کے طبائع کے اور طبیعت
کلیہ معہ اپنی قوا کے افلاک وعناصر میں محفوظ تھی تو ہر
فرد انسان کے اصل دل اور جو ہر نفس اور بنیاد تحقیق
میں اپنے رب کے معرفت تھی مگر بہت سے پردوں
اور حجابوں میں اس واسطے کہ لوح نفس انسان سرمایہ
ہے واسطے ظہور حکم ہر طبیعت کے طبائع امہات
ومولدات سے اور بقدر منقش ہونے ان صورتوں کے
ناقص ہوجاتی ہے، صفائی اس لوح نفس انسان کی اور
پوشیدہ ہوجاتا ہے حکم نقطہ تدلی کا وہ تدلی وایک ایسی
رسی ہے کہ جو اس کو پکڑے اپنے رب کو پہچان لے
پس وہی حجاب ہیں کہ ایک دوسرے پڑ پڑے ہوئے
ہیں تو جس شخص کو نصیب ہوگیا تنبہ حقیقت الحقائق پر
اور جان لیا اس نے انفسار تدلی کا جو طبیعت کلیہ اور
اس کے اجزاء کی طرف ہے، تو اس کے نزدیک اللہ
کے نور کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک چراغ روشن
جوشیشہ کی قندیل میں ہو کہ کل حجاب نور اصل سے
اور اس کی روشنی سے روشن منور ہوگئے اور وہ حجاب
اس کو معرفت الٰہی میں مفید ہوگئے نہ مضر اور جس
شخص کو نصیب نہ ہو اتنبہ حقیقت الحائق پر اور اس

www.maktabah.org

معرفة لا علم به ومن لم يرزق التنبه لها لم
يعرف انفسارها فمثل ظلماته المتراكمة
كظلمات بحر لجي يغشاه موج من فوقه
موج من فوقه سحاب الآية واذا تمهد هذا
فاعلم انه بقدر اعداد المعدات تظهر هذه
النقطة وآثارها وكلما كان الاعداد اتم
واوفر كان ظهورها اصرح وابين ومن
المعدات الملاء الاعلیٰ ولست اعنی بهم
الملائكة فقط بل اعظمهم واشبههم نفوس
الكمل حين طرحت عنها جلابيب ابدانها
الكثيفة فكل من مات من الكمل يخيل الى
العامة انه فقط من العالم ولا والله ما فقد بل
تجوهر وقوى فكل سيد من سادات الملاء
الاعلیٰ يوفق لقدح الحجب المتراكمة
والوصول الیٰ هذا.

التدلي فيدخل موج من هذا التدلي في
شرجة هذه النفس فيمتلي النفس بمعرفة
الله ثم يعود الموج الى هذا التدلي فيتحقق
لهذا التدلي تدلیٰ آخر الى ما يلي النفوس
البشرية المحبوسة في اجسادها ويعد
العالم لتقريب افاضة المعرفة علیٰ تلك
النفوس وهكذا تتراكم انوار الملاء
الاعلیٰ وتتزايد اعدادها بعضها يلي الأعلیٰ
وبعضها الاسفل وبعضها بين هذا وذاك
حتى امتلاء الجو الذي بين ارض هذه

نے جانا اس کے انفسار کو تو اس کی سخت تاریکیوں کی
مثال ایسی ہے جیسے ایک گہرے دریا کی اندھیریاں
تھپیڑے مارتی ہے اس کو لہر پر لہر اور اس کے اوپر ابر
ہے جب یہ تمہید ہوئی جان لینا چاہیے کہ معدات کے
شمار کے موافق یہ نقطہ ظاہر ہوتا ہے اور اُس کے آثار
اور جس قدر کہ اعداد بہت ہوں گے اتنا ہی ظہور بھی
صریح اور ظاہر ہوگا اور معدات میں سے ملاء اعلیٰ
پورے ہیں اور میری مراد اس سے فقط فرشتے نہیں
بلکہ جو نفوس کاملہ کہ اعظم اور اشبہ ہیں اس سے جس
وقت ان کے بدن کثیف کی چادریں اتار ڈالی جاتی
ہیں تو جب کوئی کاملیں میں سے مرجاتا ہے تو عام
لوگ جانتے ہیں کہ وہ عالم سے گم ہوگیا خدا کی قسم وہ
گم نہیں ہو پس ہر ملاء اعلیٰ کے ہر سردار کو حجاب مترا
کمہ قطع کرنے اور اس تدلی کی طرف پہنچنے کی توفیق
نہ دی جاتی ہے۔

پھر اس تدلی کی ایک موج اس نفس کے سرچہ میں داخل
ہوتی ہے تو نفس اللہ کی معرفت سے بھر جاتا وہ موج
اس تدلی کی طرف عود کرتی ہے پھر متحقق ہوتی ہے اس
تدلی کے اس چیز کی طرف کہ قریب سے ان نفوس
بشریہ کے جو اجسام میں ہے اور آمادہ کرتی ہے عالم
نفوس بشریہ پر معرفت کا افاضہ کرنے کی تقریب کے
واسطے ایک دلی جو عود کرے اور اسی طرح متاکم ہوتے
ہیں انوار ملا اعلیٰ کے اور بڑھتے جاتے ہیں اعداد ان
کے بعضے قریب اعلیٰ کے اور بعضے اسفل کے اور بعضے
قریب اعلیٰ کے اور بعضے اسفل کے اور بعضے ان دونوں

www.maktabah.org

النفوس وبين سماء تلك المعرفة فلذلك يكون معرفتهم في آخر الزمان اسرع ما يكون واصرح ما يكون والى هذه الدقيقة اشار النبي صلى الله عليه وسلم حيث قال اذا اقترب الزمان لم يكد رؤيا المؤمن يخطى اى اذا اقترب من القيامة وكذلك في الطبيعة العرشية علوم الارتفاقات كل نوع بل احكام جميع النفوس والانواع فكل من برع في استخراج الارتفاقات انما استمطر الجود عما هنالك واذا ارتسخ هذا الفيض في قلب ثم عاد الى منبعه ظهر لتلك الطبيعة بحسب هذا الكمال تدلى الى سائر النفوس البشرية وسهل انطباع تلك العلوم واذا مات هذا البارع لا يفقد هو ولا ابراعته ولا هذه الشرجة بل كل ذلك بحاله وافراد هذه النفوس يعد بعضها لبعض ونسبتها في الطبيعة الانسانية المتجسدة في المثال بشخص واحد كنسبت القوى والصور الخيالية فكما ان المقدمات الفكرية تعد لفيضان النتيجة فكذلك النفوس الزكية تعد لمن كان ساعر الناس وهذا المعرفة معاني قولنا في القصيدة اللامية شهدت تداوير الوجود جميعها تدور كما دار الرحى المتمائل.

کے درمیان یہاں تک کہ پر ہوجاتا ہے جو ان نفوس کے زمین اور معرفت آسمان کی بیچ میں ہے اور اسی واسطے کاملین کی معرفت آخر زمانہ میں پہلے سے زیادہ سریع اور مصرح ہوتی ہے اور اس دقیقہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے نبی ﷺ نے جیسا کہ فرمایا ہے: جس وقت زمانہ قیامت قریب تو مؤمن کے خواب جھوٹے نہ ہوں گے اور اسی طرح طبیعت عریشہ میں علوم ارتقاقات انسانیہ موضوع ہیں نہ ارتقاقات ہر نوع بلکہ احکام جمیع نفوس بس جو کوئی استخراج ارتقاقات میں کامل و فائق ہوا اس نے یہیں سے فیض پایا اور جب یہ فیض اس کے قلب میں راسخ ہوگیا۔ پھر عود کیا اپنے منبع کی طرف تو ظاہر ہوا واسطے اس طبیعت کے بموجب اس کمال کی تدلی طرف تمام نفوس بشریہ کے اور آسان ہوگیا ان علوم کا منقش ہونا پھر جب مرتا ہے وہ کامل وفائق تو گم نہیں ہوتا وہ اور نہ اس کا کمال وفضل اور نہ وہ شرجہ بلکہ سب بحال خود رہتے ہیں اور ان نفوس کے بعض افراد معد ہوتے ہیں بعض کے واسطے اور اس کی نسبت شخص واحد کے ساتھ طبیعت انسانیہ میں جو متجسد فی المثال ہے ایسی ہے جیسے نسبت قوی اور صور خیالیہ کی اور جیسے مقدامت فکریہ معد ہوتے ہیں فیضان نتیجہ کے واسطے اسی طرح نفوس زکیہ معد ہوتی ہیں تمام آدمیوں کی پاکی وصفائی کے واسطے اور یہ معرفت معانی میں سے ایک معانی ہے جو قصیدہ لامیہ میں ہے اور وہ یہ ہے: شهدت تداوير الوجود جميعها تدور كما دار الرحى المتمائل.

www.maktabah.org

مشاهد اخرى على الاجمال ما توجهت قبل قبره عليه الصلوٰة والسلام الا ورايته حاضرا ظاهرا اما بان اتفح بصر روحي فرايته على ما هو واما ان تاثرت نفسي منه تاثرا فكان ذلك الاثر حاكيا عنه فيومًا توجهت اليه ونفسي ملائى من الشوق الى ظهور حقيقة ما خصصت به من معارف مراتب الجود واستنباط معارف الشرايع من قبل تفتيش خبال النفوس فلصقت نفسي بنفسه عليه الصلوٰة والسلام وامتلات ابتهاجا بتلك العلوم وثلجًا بها ويوما افيض على نظر الحق فانه شيء خصص به النبي صلى الله عليه وسلم من الانبياء لما بينا من هيكل التدلي واختصاصه وانتقاله بانتقاله الى الناسوت فتوجهت اليه اشد توجه فانطبع لون هذا النظر في نفسي معرفة حينئذ نفسي كانها ينظر اليها الله تبارك وتعالىٰ ويقنت ان من خواص هذا النظر ان هذا الرجل لا يجلس في مكان يذكر فيه ربه الا تبعته السمٰوات والارضون لا سيما اجزاء الارض الى السفلى واجزاء الجوّ الى السماء السابعة بل العرش وانه اذا استمكن من الرجل صار قطبا وفطنت عند الافاضة انه ليس انطباعا

مشاهد اخرىٰ على الاجمال میں جب متوجہ ہوا روضہ رسول اللہ ﷺ کی طرف تو آپ کو حاضر ظاہر دیکھا یا یہ کہ میری روح کی آنکھ کھل گئی ہے تو آپ کو دیکھا ہے جیسے آپ ہیں اور یا میرا نفس متاثر ہوا ہے اس سے اور یہ اثر حاکی ہے آپ کا سوا ایک روز میں متوجہ ہوا آپ کی طرف در حالیکہ میرا نفس شوق سے بھرا ہوا تھا ظہور حقیقت اس شے سے جس سے میں خاص ہوا یعنی معارف مراتب اور استنباط معارف شریع قسم دریافت حاصل نفوس سے تو میرا نفس آنحضرت ﷺ کے مبارک نفس سے قریب اور ان علموں کی خوشی اور سرور سے پر ہوگیا اور ایک روز مجھ پر افاضہ ہوئی نظر حق وہ ایک شے ہے جس سے خصوصیت ہے آنحضرت ﷺ کو کل نبیوں سی نسبت اس ہیکل تدلی کے جو ہم بیان کر چلے ہیں اور اس کا خاص کے جو ہم بیان کر چکے ہیں اور اس کا خاص ہونا اور ان کا منتقل ہونا ناسوت کی طرف ان کے منتقل ہونے کے ساتھ تو میں بہت شدت سے متوجہ ہوا آنحضرت ﷺ کی طرف تو میرے نفس میں منطبع ہوا لون اس نظر کا تو پہچانا میں نی کہ گویا میرے نفس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نظر کررہا ہے اور یقین کیا میں کہ اس نظر کے خواص میں سے ہے کہ ایسا شخص جس مکان میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے تو اس کی پیروی کرتے ہیں سب آسمان اور زمینیں خصوصا اجزا زمین کے نیچے تک اور اجزا ہوا کے ساتویں آسمان تک بلکہ عرش تک اور وہ جب قرار پکڑی تو قطب ہوجاتا ہے اور میں نے دریافت کیا کہ

www.maktabah.org

كهيئة الانطباعات بل دخل فى جوهر الروح وديدن النفس ويوما تبد الىّ النور كهيئة اهل الملاء السافل ورايته ينبع من قبره صلى الله عليه وسلم ينبوعًا ثجاجًا.

مشهد آخر بينما انا اصلى سبحة الضحى فى مصلى النبى صلى الله عليه وسلم بين المنبر والقبر اذ تجلىٰ الى السر الذى استفدت اصله من حقيقة الكعبة وهو قرب الملاء الاعلىٰ ومخ العبادة ففطنت حينئذ مراد النبى صلى الله عليه وسلم من قوله: اما السجود فاجتهدوا فى الدعاء وقوله لبعض اصحابه اعنى علىٰ نفسك بكثرة السجود فهٰذا القرب لا يحصل الا بالدعاء وتضرعا والحاحا بين يدى المولى وتزللاً على بابه واعتصامًا باعتابه ولا يحصل حتىٰ يجتهد فى الدعاء فى السجدة لان السجود شبح لهٰذا القرب ولكل شبح الى حقيقته شارع من جوهره والرحمة العامة اذا توجهت الى البشر وارادت الافاضة عليهم كان التعرض لنفحاتها والتمكن لحلولها والتهيء لتحققها اعانة لها تتميمًا لمرادها ولما كان السجود اقرب حال الى التعرض لنفحات الرحمة امر النبى صلى الله عليه

یہ منطبع ہونا اور انطباعات جیسا نہیں ہے بلکہ داخل ہے جو ہر روح وطبیعت ونفس میں اور ایک روز میری طرف ایک ایسا نور ظاہر ہوا جیسا صورت اہل ملاء سافل کے اور میں نے اسے دیکھا کہ روضۂ رسول اللہ سے ایک چشمہ کی مانند شدت سے جوش کر رہا ہے۔

مشهد آخر ایک روز میں نماز چاشت پڑھ رہا تھا نماز گاہ رسول اللہ ﷺ اور روضہ مقدس کے کہ یکا یک ایک اسرار نے تجلی کی مجھ پر کہ اس کی اصل کو کعبہ شریف کی حقیقت سے میں استفادہ کیا اور وہ قریب ملاء اعلیٰ کا اور اصل سب عباداتوں کی اس وقت مجھے دریافت ہوئی مراد آنحضرت ﷺ کی اس آیت شریف سے جو آپ نے فرمائی۔ اما السجود فاجتهدو فى الدعا اور جو آنے فرمایا ہے بعض صحاب سے۔ اعنى على نفسک بکثرت السجود پس یہ قرب حاصل نہیں ہوتا مگر ساتھ دعا کے اور تضرع اور زاری اور الحاح اور نظراح کے آگیا پنے مولا کے روبرو سر جھکانے اور اس کے دروازہ پر ناک رگڑنے اور اس کا آستانہ پکڑنے سے اور نہیں حاصل ہوتا جب تک سجدہ میں دعا کرنے کی کوشش نہ کرے اس واسطے کہ سجدہ اس قرب کا کالبد ہے اور ہر کالبد کے واسطے اس کی حقیقت کی طرف ایک شاہراہ ہے اس کو جو ہر سے اور رحمت متوجہ ہوتی ہے انسان کی طرف اور ان پر افاضہ کا ارادہ کرتی ہے تو اس کی خوشبوؤں کا پیش آنا اس کی حلول کا متمکن ہونا اور اس کی تحقیق کا آمادہ ہونا مدد ہوجاتا ہے اس رحمت کا اور اس کی مراد کے پورا ہونے کا سبب اور چونکہ سجدہ

www.maktabah.org

وسلم باكثاره خاصة فهو ان حقيقة قوله: هل تضارون في القمر ليلة البدر قالوا لا قال فكذلك ترون ربكم فلا تغلبن على صلوٰة قبل طلوع الشمس وصلوٰة قبل غروبها وهى اع التدلى المتجلى يوم القيامة هو الذى يكون قبل وجه المصلى اذا صلى وهو الذى يقاصم العبد فى الصلوٰة ويجاده لكن جلباب البدن يمنع الناس ان يبصره ببصر الروح وان يغلب هذه البصر بصر الجسد فاذا كان يوم القيامة وكشف الحجاب استقل بصر الروح واتبع بصر الجسد وليست نشاة الاخرىٰ الا من بقايا نشاة الدنيا ولا فرق بين الروية ببصر الروح التى برزقها الافراد فى هذه الدار وبين الاخروية التى تعم المسلمين الا بطرح الجلباب ثم رايت كل آية وكل حديث بحرا مواجا فيه من الاسرار ما لو كتبت شرح سر واحد منها فى مجلدات لما احاطته ورايت الاسرار الخفية مبتذلة فى اشارات القرآن والسنة فقضيت العجب كل العجب فتجلى لى عقيب ذالك التدلى الاعظم فرايته غير متناهى الارجا ورايت نفسى غير متناهية ورايتنى قابلت غير المتناهى بغير المتناهى فابتلعته

بہت قریب تھا نفحات رحمت کے پیش آنے کا اس واسطے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ نے واسطے کثرت سجود کے خصواصا اور مجھ پر ظاہر ہوئی حقیقت حدیث شریف کی جواب آپ نے فرمائی ہے هل تضارون فى القمر ليلة لبدر قالو الاقال فكذلك ترون ربكم فلا تغلبن على صلوٰة قبل طلوع الشمس وصلوٰة قبل غروبها۔ اور وہ حقیقت ہے قیامت کے دن جو تدلی جلوہ کرے گی وہ وہی ہے جو نمازی کے سامنے نماز پڑھنے میں مقاسم اور مجاوب ہوتی ہے بندہ کی لیکن پردہ بدن انسان کو روح کی آنکھ بدن کی آنکھ پر غالب نہیں آتی تو جب قیامت کا روز ہوگا اور پردہ اٹھ جائے گا تو روح کی آنکھ مستقل ہوجائے گی اور جسم کی آنکھ پیچھے رہ جائے گی اور عالم آخرت بقایا ہر نشاء دنیا کا اور کچھ فرق نہیں روح کی آنکھ سی دیکھنے میں جو دنیا میں سب کو حاصل ہوجاتی ہے اور عاقبت میں عام مسلمان دیکھیں گے مگر پردہ کی آنکھ اُٹھ جانے سے پھر میں نے دیکھا ہر آیت اور ہر حدیث شریف کو اسرار کا ایک دریائے مواج کہ اگر ان میں سے ایک سر بھی لکھا جائے تو بہت جلدوں میں نہ آسکے اور میں نے دیکھے اسرار خفیہ جو اشارات قرآن شریف اور حدیث شریف میں محفوظ ہیں اور میں کمال متعجب ہوا پھر اس کے بعد جلوہ گر ہوئی مجھ پر تدلی اعظم اس کو میں نے دیکھا کہ اس کی حد ہی نہیں ہے اور میں اپنے کو دیکھا غیر متناہی اور میں نے معلوم کیا اپنے تئیں کہ ایک غیر متناہی مقابل ہے غیر متناہی کے میں وسب نگل گیا ایک ذرہ بھر بھی نہ چھوڑا پھر میں

www.maktabah.org

كله لم اغادر منه مقدار ذرة فرجعت الىٰ نفسي وتحيّرت من عظمها وكبرها وسعة ثم سرى عني فاذا انا ملان من النور يذرّ علىّ من فوقي ومن تحتي وعن يميني وعن شمالي بل رايته ينبع من قلبي وعيني ويدى وسائر جوارحي فكان هذا آخر هذا المشهد.

رجوع ہوا اپنے نفس کی طرف اور متحیر ہوا اس کی عظمت اور بزرگی کی وسعت سے پھر وہ تدلی اعظم مجھے پوشیدہ ہوگئی تو اس وقت میں نور سے بھرا ہوا تھا جو میرے اوپر اور نیچے اور میرے دائیں اور بائیں سے پڑ رہا تھا میں نے اسے دیکھا کہ میرے قلب اور میرے آنکھوں اور میرے ہاتھوں سے بلکہ تمام اعضا سے نکل رہا تھا اور یہ اُس مشہد کے آخر میں تھا۔

مشهد آخر غاب عني الهيكل المثالي وتجلى حقيقة روحه صلى الله عليه وسلم متجردة عن الالبسة التي كانت لبسها حتىٰ بعض اجزاء النسمة ووجدتها حينئذ كما كنت وجدت بعض ارواح الاولياء المتقدمين جدا فتحت من روحي صورة متجردة علىٰ شاكلتها وشاهدت من الانجذاب والشموخ ما لا يقدر اللسان على وصفه.

مشہد آخر غائب ہوگئی مجھ سے ہیکل مثالی اور جلوہ گر ہوئی مجھ پر حقیقت روح مبارک رسول اللہ ﷺ کے پاک اور مجردان لباسوں سے جو پہنے تھے یہاں تک کہ بعضے اجزاء نسمہ بھی اور میں نے اس وقت پایا اس کو جیسے کہ پایا تھا پہلے بعضے ارواح اولیاء متقدمین کو پھر میری روح سے پیدا ہوئی ایک صورت مجردہ اس کی شکل کی اور میں نے مشاہدہ کیا انجذاب وبلندی کو اس قدر کہ زبان اس کی وصف پر قادر نہیں۔

مشهد آخر استفدت من صلى الله عليه وسلم ان اتسعت نفسي حتى لحقت بوراثته بالبرزة المثالية للتدلى الاعظم التي انتقلت الى الناسوت مع انتقاله صلى الله عليه وسلم واتصلت بها وافضيت اليها وخالطتها ورايتني شبحا لها من الشبحين احدهما الاتم الاعم القريب الى حضرت الوجود الخارجي والثاني نسبته الى الاول كنسبة مخرج المذهب الى صاحب

مشہد آخر استفادہ کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ کہ وسیع ہوگیا میرا نفس یہاں تک کہ لاحق ہوا میں آپ کی اس وراثت سے تدلی اعظم کی برزہ مثالیہ کو جو منتقل ہوا ساتھ آپ کے منتقل ہونے کے طرف ناسوت کے اور میں متصل ہوگیا اور پہنچا اور مخلوط ہوگیا اس برزہ سے ایسا کہ تو دیکھے میں ایک کالبد ہوں دو کالبدوں میں سے کہ ایک ان کا اتم اور اعم قریب حضرت وجود خارجی سے اور دوسری کی پہلے سے ایسی نسبت ہے جیسے تخریج کرنے والے مذاہب

www.maktabah.org

المذاهب وهو قريب الى حضرت الموجود العلمی وسميت حينئذ بالزكی وبآخر نقاط العلم وعرف حينئذ ان من خالطها وافضى اليها كما خالطت واوضيت ای دخلت فی جوهر روحه كمثل دخول اليادداشت فی جوهر النفس بان تنشرح اليقظة التی جبل عليها الانسان به فمن شعب مقامه المجددية والوصاية والقطبية واماطة الطريق ان يكون كلمة باقية فی عقبه والسر عميق فتدبر.

مشهد آخر قمت بين يديه صلى الله عليه وسلم وسلمت عليه وتكففت متضرعا لديه الصقت روحی اليه فبرق منه بارق وتلقيه روحی اتم تلقی فی لمحة واحده واقرب من ذلک فتعجبت من سرعة تلقيها والاحاطة باصلها وفرعها وجميع ارجائها فی آن واحد بل اقل من آن وذالک البارق تجلی الحبل الممدود الذی شد به العالم باسره فرايت هذا التجلی دخل فی جوهر روحه واصل هذا الحبل الممدود التدبير الواحد الفايض من المبدء الذی تفصيله العالم باسره وفروعه التدبيرات التفصيلية التی بها يقوم العالم وفطنت ان هذا الحبل هو حقيقة

کے صاحب مذاہب سے کہ وہ قریب ہے، حضرت وجود علمی کے اور اس وقت میرا نام رکھا گیا زکی اور آخر نقاط العلم اور اس وقت میں نے جانا کہ جو مخلوط ہوا اس برزہ سے اور پہنچے اسے جیسا کہ میں مخلوط ہوا اور فائز ہوا یعنی داخل ہوگیا اس کی جوہر روح میں مانند داخل ہونے یاد داشت کے جوہر نفس میں اس طرح پر کہ کھل جاتا ہے وہ نقطہ جس پر انسان مجبول ہوا ہے پس اس مقام کے شعبے میں سے مجددیت اور وصایت اور قطبیت اور ظریفت کی امانت ہے اور حاصل ہوتی ہے یہ بات کہ ہوجاوے کلمہ باقیہ اپنے بعد اور اسرار عمیق ہے پس غور کر اس کو۔

مشهد آخر میں ایستادہ ہوا روبرو رسول اللہ ﷺ کے اور سلام عرض کیا اور کمال عاجزی سے آپ کے حضور کے ہاتھ پھلائے اور اپنی روح کو آپ سے ملا دیا اور آپ سے ایک نور چمکا کہ میری روح نے بہت اچھی طرح اس سے ملاقات کی ایک لحہ بھر کے عرصہ میں یا اس کے قریب میں نے بہت تعجب کیا کہ کس قدر جلدی ملاقات کی اور اصل و فرع وتمام اطراف کو محیط رہا ایک آن میں بلکہ آن سے بھی کم میں وہ نور ایک تجلی ہے اس جبل ممدود کی جس سے تمام عالم بندھا ہوا ہے پس میں نے دیکھا یہ تجلی آپ کے جوہر رح مبارک میں داخل ہے اور اصل اس جبل ممدود کی تدبیر واحد ہے جو فائض ہے اس مبدأ سے جس کی تفصیل تمام عالم ہے اور فروع اس جبل ممدود کی وہ تدبیرات تفصیلیہ ہیں جن سے

www.maktabah.org

الحقيقة المحمدية وما من قطب محدث
او نبي مكلم الا وله نصيب منه والله اعلم.
مشهد آخر سلكني رسول الله صلى
الله عليه وسلم بنفسه ورباني بيده فانا
اويسيه وتلميذه بلا واسط بيني وبينه
ذلك انه اراني صلى الله عليه وسلم
روحه المكرمة فعرفني بها اذ معرفة
المفيض قبل الافاضة فعندي روحه
صلى الله عليه وسلم اعرف الاشياء
حتى المحسوسات ثم كان اول
تسليكه انه افاض عليّ تجليا من
تجليات الحق وهو الذي برّز برزة
مثالية بوجوده صلى الله عليه وسلم
فقبلت هذا التجلي بجوهر روحي
واستغرقت فيه وفنيت ثم تحققت
به وبقيت ثم افاض ثانيا تجليا آخر هو
اصل هذه البرزة المذكورة وهي نقطة
فردة جذر افعال الحق في العالم واصل
تدبيراته فيه فقبلت ايضا
وفنيت فيه وبقيت به ثم افاض
ثالثا نقطة الذات مع لون من الجبروت
فقبلتها وفنيت وبقيت ثم افاض رابعًا
نقطة منعقدة في الروحانيات بها اندراج
النهاية في البداية فقبلتها وفنيت
وبقيت ثم عرف خامسًا نقطة من

عالم قائم ہے اور اسی سے ہر قطب محدث اور نبی مکلم
کو حصہ ملا ہے واللہ اعلم۔
مشهد آخر مجھ کو سالک بنایا خود آپ رسول اللہ
ﷺ نے اور آپ نے میری تربیت فرمائی پس میں
اویسی ہوں اور شاگرد ہوں رسول اللہ ﷺ کا بلاواسطہ
کسی کے اور یہ بات یوں ہے کہ آپ نے اپنی روح
مکرم مجھے دکھائی اور اس سے مجھے عارف بنایا، کیونکہ
معرفت مفیض کے افاضہ سے پہلے ہی میرے نزدیک
آپ کی روح مکرم اعرف الاشیاء ہے، یہاں تک کہ
محسوسات سے بھی پھر پہلے آپ کا اور وہ وہی ہے
جس نے ظاہر کیا سلوک بتانا کہ افاضہ کی مجھ پر تجلیات
حق سے ایک تجلی اور وہ جو رسول اللہ ﷺ سے ایک
برزہ مثالیہ پس وہ تجلی میں نے اپنے جوہر روح میں
قبول کی اور اس میں مستغرق ہوگیا اور فنا ہوگیا پھر میں
متحقق ہوا اس سے اور باقی ہوگیا پھر اضافہ فرمائی رسول
اللہ ﷺ نے دوبارہ ایک اور تجلی کہ وہ اصل اس برزہ
مذکور کی ہے اور وہ ایک نقطہ مفرد ہے اصل افعال حق
کا ہے عالم میں اور اصل ہے اللہ کی تدبیرات کا عالم
میں اور اصل ہے اللہ کی تدبیرات کا علام میں اس کو
بھی میں نے قبول کیا اور اس میں فنا ہوا اس سے باقی
ہوا پھر افاضہ فرمایا رسول ﷺ نے تیسری بار نقطہ ذات
کچھ رن جبروت کے ساتھ اس کو قبول کیا میں نے اور
فانی اور باقی ہوا میں، پھر چوتھی بار افاضہ فرمایا نقطہ جو
منعقد ہے، روحانیات میں اس سے نہایت کا اندراج
ہدایت میں ہوتا ہے۔ قبول کیا اور فنا اور بقا حاصل کی

www.maktabah.org

احوال النسمة و كيفياتها محاذية لتلك نقطة الروحانية كانها هي ففطنت ان من امكن منها قوى على التاثير في التلميذ وهي شبيهة بالعزم والجراة لا اقول عزم شيء اوجراة على شي بيل نفس العزم والجراة فتم الصعود والهبوط وهذا هو السلوك المختصر الذى يناسب الجذب وهو الاشبه بحال الانبياء صلى الله عليه وسلم.

مشهد آخر اعطانى الله سبحانه شبحًا من طريقة وفى السلوك بواسطة رسول الله صلى الله عليه وسلم وباشرت اعطيه روحه الكريمة واطلعنى على حقيقة هذا الشيء الذى اعطانى فعرفتها حق معرفتها وعرفت انه شبح منها لا عينها وساحدثك ببعض ما عرفت والحمد لله رب العالمين.

بيان حقيقت الطريق اعلم ان الله تعالىٰ يمن على من يشاء من عباده الاولياء فيهبه طريقة من السلوك وكم من عارف قد عجز عن هذه النكتة على وجهها فربما اطلعه الله على اذكار وافكار يصل بها السالك الى الفناء والبقاء فيقول اعطانى ربى طريقة من السلوك وصدق فيما قال حسب ظنه ولكن التحقيق ان الطرية

پھر پہنچوایا مجھ کو پانچویں دفعہ نقطہ احوال نسمہ کا اور اس کی کیفیات جو مقابل میں اس نقطہ روحانیہ کے ہے گویا کہ وہ وہی ہے تو میں نے معلوم کیا جو حاصل کردہ، اُس کو قوی ہو تاثیر اس کی شاگرد پر اور وہ مشابہ ہے عزم اور جرأت کے میری اس سے یہ مراد نہیں کہ عزم کسی شے کا یا جرأت کسی شے پر بلکہ نفس عزم اور نفس جرأت میری مراد ہے۔ پس تمام ہوگیا صعود اور ہبوط اور یہ ایک سلوک مختصر ہے کہ مشابہ جذب کے ہے اور بہت مشابہ ہے انبیاء علیہم السلام کے حال سے۔

مشهد آخر عنایت کیا مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے رستہ کی سلوک کی صورت بواسطہ رسول اللہ ﷺ کے اور باعث کا عطا ہوئی آپ کی روح مکرم اور مجھ کو اطلاع دی اس شے کی حقیقت پر جو مجھ کو عنایت فرمائی، پس میں نے پہچانا جس قدر حق تھا اس کے پہچاننے کا اور میں نے جانا کہ اس کی طریق فی السلوک کی ایک صورت ہے نہ عین اس کا اور عنقریب میں تم سے بیان کروں گا کچھ کچھ جو میں نے پہنچانا والحمد للہ رب العالمین۔

بيان حقيقت الطريق جان لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں میں سے جس پر احسان کرنا چاہتا ہے تو اس کو عنایت کرتا ہے طریقہ سلوک کا اور کتنے ہی عارف یہ نکتہ جیسا چاہیے ویسا نہ سمجھے۔ بسا اوقات اللہ تعالیٰ اس کو مطلع کرتا ہے کہ ذکر وفکر پر کہ جس سے سالک فنا اور بقا کو پہنچ جاتا ہے اور کہنے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سلوک کا طریقہ عطا کیا اور وہ سالک اس قول میں اپنے گمان کے

www.maktabah.org

لیست عبارة عن تلک الاذکار والافکار بل هی حقیقة منعقدة فی الملاء الاعلیٰ یقضی الله بها من فوق السمٰوات فینزل المقضی فی الملاء الاعلیٰ فیتقرر هنالک ثم ینزل الامر علی حسبه فی الناسوت فالله تعالیٰ داعیة فی الملاء الاعلیٰ لا یزال فی الناسوت تمثالها وکرها ومظنتها ما دامت موجودة فاذا نسخت الطریقة واضمحلت الداعیة لم تر فی الناس لها تمثالا ووکرا ومظنة ولو اجتمع اهل الارض جمیعا علی ان یعدموا هذا الحافظ الذی فتنا انه وکرلها وما زالوا یقتلون اهلها وحفاظها لم یستطیعوا ان یعدموه ما دامت الداعیة موجودة ولو اجتمع اهل الارض جمیعا علیٰ یقیموا عوجا ویصلحوا ما فسد منها علیٰ حین فترتها واضمحلالها لم یستطیعوا ان یقیموه حینئذ ومثلها کمثل نجوم السماء لا تزال تطیع اشکالها فی الحیاض والجواب ایا کان لیس فی قوی البشر ان یصدوا المیاه عن ذٰلک فتلک الداعیة هی الطریقة متیٰ ما قضیٰ بها الله تعالیٰ لعبد فقد قضیٰ له بالطریقة ثم تشریح هذه الحقیقة المنعقدة وبیان اجزائها وارکانها لا یمکن الا لفاطن شدید الفطانة وهاک ما فهمنی ربی یجیء من مدد

موافق سچا ہے، مگر تحقیق یہ ہے کہ طریقت اس ذکر وفکر سے عبارت نہیں ہے بلکہ وہ ایسی حقیقت ہے جو ملاء اعلیٰ میں منعقد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو حکم کرتا ہے آسمانوں پر سے تو وہ حکم نازل ہوتا ہے ملاء اعلیٰ میں اور وہاں ٹھہرتا ہے پھر امر نازل ہوتا ہے اس کے موافق عالم ناسوت میں، پس اللہ تعالیٰ کا ایک داعیہ ہے ملاء اعلیٰ میں کہ ہمیشہ ناسوت میں اس کی صورت اور آشیانہ اور جائے ہے جب تک وہ موجود ہے اور جب منسوخ ہوجاتا ہے طریقہ اور جاتا رہتا ہے داعیہ تو نہیں نظر آتی لوگوں میں اس کی تمثال اور آشیانہ اور جائے، پس اگر تمام اہل زمین جمع ہوکر چاہیں کہ معدوم کردیں اس نگہبان کو جو ہم نے بیان کیا کہ آشیانہ وار جائے ہے اس کی اور ہمیشہ اس کے اہل سے اور نگہبانوں سے مقاتلہ کریں تو ہرگز نہیں معدوم کرسکتے جب تک وہ داعیہ موجود ہے اور اگر اہل زمین جمع ہوکر چاہیں کہ اس طریقہ کی کجی کو سیدھا کردیں اور اس کے بگاڑ کو سنوار دیں تو سیدھا کرنے کا اور سنوارنے کا اس وقت مقدور نہیں ہے اور مثال اس کی ایسی ہے جیسے ستارہ آسمان کے کہ ہمیشہ اُن کا عکس حوضوں اور تالابوں میں پڑتا ہے۔ کسی بشر کی قوت ہی میں نہیں کہ پانی کو اس عکس سے روکے، بس وہ داعیہ الٰہی طریقہ ہے جب تک حکم ہو اللہ تعالیٰ کا واسطے کسی بندہ کے۔ پھر تشریح اس حقیقت منعقدہ کی اور اس حقیقت کی اجزاء اور اس کے ارکان کا بیان ممکن نہیں مگر واسطے ذہین اور تیز فہم کے اور وہ جو مجھے

www.maktabah.org

السماء الاولی نقول وتوسطات وریٌّ ومن السماء الثانية قواعد منضبطة فتكتب وتسطر وتعلم وتوثر كابرا عن كابر وتوقر بها الصدور وتملاء به الصحف ومن السماء الثالثة لون طبيعي فتصير طبيعة وتميل اليها الطبائع وتهيج لها حمية منهم فيحمونها وينصرونها ويناضلون دونها ويحبونها كحب الاموال والاولاد والانفس ومن السماء الرابعة غلبة وقوة وتسخير فيكون مسخرا لها اكابر الناس واعرضاهم علمائهم وامرائهم ومن السماء الخامسة نكاية وشدة فلن ترىٰ منكرا لها الا وقد امتخر بالمحن واتبكى بالبلايا ولعن وعوقب كان من الغيب نالها ومن السماء السادسة هداية معظمة فيكون سببا لاهتدائهم ومثابة للناس الى لحمالهم ومن السماء السابعة السرف الدائم الذى كالندب فى الحجر لا يزول حتى تمرع اوصاله وتقطع اجزائه فهٰذه اركان سبعة تلتئم فى الملاء الاعلىٰ فيكون جسدًا مسوى فيهم فينفخ من التدلى الاعظم جذب فيها بمنزلة الروح فى الجسد فمن تلبس بتلك الاذكار والافكار وتزىء بذلك الزى شملته الرحمة الآلهية واتاه الجذب من فوقه ومن

میرے رب نے سمجھایا ہے وہ یہ ہے کہ آتی ہے آسمان اول کے ذریعہ نقلین اور توسطات اور لباس اور آسمان دوم سے قواعد منضبطہ۔ پس وہ لکھی جاتی ہیں اور جانی جاتی ہیں اور نقل ہوتی چلی آتی ہیں بزرگوں کو بزرگوں سے اور توقیر پاتی ہیں ان سے سینے اور صحیفے ان سے پُر ہوتے ہیں اور آسمان سوم سے لون طبعی کہ وہ طبیعت ہوجاتا ہے اور اس کی طرف طبیعتیں مائل ہوتی ہیں اور لوگوں کی حمیت اُس سے جوش میں آتی ہے، وہ اس کی حمایت اور مدد کرتی ہیں اور اس کے غیروں سے جھگڑا کرتی ہیں اور اسے جان ومال واولاد کی طرح دوست رکھتے ہیں اور آسمان چہارم سے غلبہ اور قوت وتسخیر کہ اس کے بڑے اور چھوٹے اور علماء اور امراء مسخر ہوتے ہیں اور آسمان پنجم سے مغلوب کرنا اور شدت کہ جو اس کا منکر ہو وہ بلا میں گرفتار ہو اور ملعون ہو اور عذاب میں آجائے گویا کہ ایک غیب سے اس کا مددگار ہے اور آسمان ششم سے ہدایت معظمہ کہ وہ سبب ہوتی ہے لوگوں کی ہدایت اور کمال حاصل کرنے کا اور آسمان ہفتم سے شرف دائمی کہ پتھر کی لکیر کہ نہیں مٹتی جب تک وہ پتھر ٹکڑے نہ ہوجائے۔ پس سات رکن ہیں کہ ملاء اعلیٰ میں آکر مل جاتے ہیں اور ان کا ایک جسم مستوی بن جاتا ہے، پھر اس جسم میں تدلی اعظم سے ایک جذبہ پھونکا جاتا ہے کہ وہ بمنزلہ روح کے ہے اس جسم میں۔ پس جو شخص کہ آراستہ ہو ان اذکار اور افکار سے اور اس لباس سے مزین ہو شامل ہوتی ہے اس کو رحمت الٰہی اور آتا ہے اس کو جذب اوپر اور نیچے اور

www.maktabah.org

تحته ومن عن يمينه ومن عن شماله ومن حيث لا يحتسب ثم يربى هذا الطفل سادات الملاء الاعلىٰ يخدمه الملاء السافل فلا يزال يتقرر امره ويزداد شانه حتى ياتى امر الله على ذلك فهذه الطريقة وقد عليه المذهب فى الفروع والاصول فكل من ادعى ان الله تعالىٰ اعطاه طريقة ومذهبا ولم يكن الذى اعطا كما وصفنا فقد عجز عن معرفة الامر على ما هو عليه ثم ليس كل احد يقضى له بالطريقة وليس عند الله جراف ولا تخمين فى شئ من الاشياء بل انما يعطى من جبل مباركا زكيا فيه امداد الافلاك السبعة والملاء الاعلىٰ والسافل وله رحمة خاصة من التدلى الاعظم فكم من عارف عظيم العزة اوفانى بباقى شديد الفناء سابغ البقاء ليس بمبارك زكى فلا يعطاها وكذلك لا يتعاطى حفظها كل احد بل لكل امر رجل خلق له ويسرت جبلته لذلك اما صورة ظهورها فنشاة اخرى وراء النشات المتعارفة حقيقها بركة فائضة فى الاعراض والافعال.

دائیں اور بائیں سے اور وہاں سے جہاں اس کا گمان نہ ہو پھر اس طفل کی تربیت کرتے ہیں سادات ملاء اعلیٰ اور اس کی خدمت کرتے ہیں ملاء سافل پھر ہمیشہ اس کی شان بڑھتی جاتی ہے جب تک حکم الٰہی آئے تو پس یہ ہی طریقت ہے اور اسی پر قیاس کرلو مذہب فروع واصول میں پھر جو شخص دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے طریقت عطا کی یا مذہب عنایت کیا اور اسے یہ باتیں جو ہم نے بیان کیں نہ عنایت ہوئی ہوں وہ عاجز ہے طریقت کی معرفت سے جیسے اس کی حقیقت ہے اور ہر شخص کے واسطے اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہوتا طریقت کا اللہ تعالیٰ کے پاس بیکار نہیں ہے کوئی چیز بلکہ اس کو اپنی سرشت اور جبلت میں مبارک اور زکی ہے اعداد افلاک اور ملاء اعلیٰ اور ملاء سافل عندیت ہوتی ہے اور اس کی ایک رحمت خاص ہے تدلی اعظم سے پس کتنے ہی عارف عظیم المعرفۃ یا فانی باقی شدید الفنا کامل البقا ہیں کہ مبارک وزکی نہیں ان کو نہیں عطا ہوتی اور اسی طرح نہیں عنایت ہوتی نگہبانی طریقت کی کہ ہر شخص کو بلکہ ہر امر کے واسطے ایک مرد پیدا کیا گیا ہے اور اس کی جبلت میں وہ کام آسان کردیا گیا ہے لیکن اس صورت ظہور کا عالم ان عوام متعارف کے علاوہ ہے کہ حقیقت اس کی برکت فائضہ ہے اعراض وافعال میں۔

مشهد آخر عرفنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فى المذهب الحنفى طريقة انيقة هى اوفق الطرق بالسنة

مشہد آخر مجھ کو پہنچادیا رسول اللہ ﷺ نے حنفی مذہب میں ایک بہت اچھا طریقہ ہے وہ بہت موافق ہے اس طریقہ سنت سے جو تنقیح ہوا بخاری اور

www.maktabah.org

المعروفة التی جمعت ونقحت فی زمان البخاری واصحابه وذلک ان یؤخذ من اقوال الثلثة قول اقربهم بها فی المسئلة ثم بعد ذلک یتبعه اختیارات الفقهاء الحنفیین الذین کانوا من علماء الحدیث فرب شیء سکت عنه الثلاثة فی الاصول وما تعرضون النفیة ودلت الاحادیث علیه فلیس بد من اثباته والکل مذهب حنفی.

مشهد آخر ما بین قبره صلی الله علیه وسلم ومنبره روضة من ریاض الجنة کما ورد فی الصحیح اما نیة ذلک فما شاهدنا من الانوار الرابیة علی کل نور وان من صلی هنالک یستغرق فی بحر النور وان یلتفت واما النیة فان الانسان اذا صار محبوبا ای دخل فی جوهر روحه هذه البرزة المثالیة او هذه النقطة التدبیریة فکان منظورا للحق والملاء الاعلیٰ عروسا جمیلا فکل مکان حل فیه انعقدت وتعلقت به همم الملاء الاعلیٰ وانساق الیه افواج الملائکة وامواج النور لا سیما اذا کانت همته تعلقت بهذا المکان والعارف الکامل معرفة وحالا له همته یحل فیها نظر الحق یتعلق باهله وماله وبیته ونسله ونسبه وقرابته

اس کے ساتھ والوں کے زمانہ میں اور وہ ہے کہ مسئلہ میں اقوال ثلثہ یعنی امام اعظم اور صاحبین میں سے جو قول اقرب ہو وہ لے لیا جائے، پھر بعد اس کے فقہاء حنفی جو علمائے حدیث سے ہیں کیونکہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو امام اور صاحبین نے اصول میں نہیں بیان کیں اور نہ ان کی نفی کی ہے اور حدیثیں ان پر دلالت کرتی ہیں تو ان کا اثبات ضرور ہے اور سب مذہب حنفی ہیں۔

مشہد آخر درمیان منبر مکرم اور روضہ منورہ رسول اللہ ﷺ کے ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے جیسا کہ آیا ہے صحیح حدیث شریف میں سو نیت اس کی تو یہ ہے کہ ہم نے مشاہد کیا اس کا نور سب نوروں پر فائق ہے اور جو وہاں نماز پڑھتا ہے وہ دریائے نور میں مستغرق ہوجاتا ہے اگرچہ وہ التفات نہ کرے اور نیت یہ ہے کہ جب انسان محبوب ہوجاتا ہے یعنی اس کے جوہر روح میں یہ برزہ مثالیہ یا یہ نقطہ تدبیر داخل ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہوجاتا ہے اور ملاء اعلیٰ کے واسطے ایک عروس جمیل بن جاتا ہے تو جس مکان میں جاتا ہے ملاء اعلیٰ کے ہمیں اس کے ساتھ منعقد اور متعلق ہوجاتے ہیں اور ملائکہ کی فوجیں اور انوار کی موجیں اس کی طرف چلی آتی ہیں۔ خصوصاً جب اُس کی ہمت متعلق ہو اس مکان معظم کی طرف اور جو عارف کامل معرفت وحال میں ہوتا ہے اس کی ہمت میں نظر حق نفوذ کرتی ہے اور جو علاقہ رکھتی ہے اس کے اہل اور مال اور گھر اور نسل

www.maktubah.org

واصحابه يشمل المال والجاه وغيرها
ويصلحها فمن ذالك تميزت ماثر
الكمل من ماثر غيرهم.

مشهد آخر استاذنته صلى الله عليه
وسلم في رد ما اورده علماء الحرمين على
بعض الصوفية فلم ياذن لي ورايت العلماء
العالمين وفق علمهم المشتغلين بنوع من
التصفية الناشرين للعلم والدين لقرب اليه
واكرم واحب عنده من هؤلاء الصوفية
وان كانوا اهل الفناء والبقاء والجذب
الناشي من صميم النفس الناطقة والتوحيد
وغير ذلك من المقامات الشامخة عند
الصوفية بيان هذا المجمل ان هنا طريقتين
طريقة انتقلت الى الخلق بانتقاله صلى الله
عليه وسلم وهي بالوسائط وهي ترجع الى
تهذيب الجوارح وبالطاعات والقوى
النفسانية بالذكر والتزكية وحب الله
والنبي صلى الله عليه وسلم الىٰ تهذيب
الناس نشرا للعلم وامر بالمعروف ونهي
عن المنكر وسعيا فيما ينفع الناس عامة
وما يناسب هذه المذكورات وطريقة بين
الله وبين عبده من حيث اوجده فوجد
وفاضه ففاض وليس في هذه واسطة اصلا
ومن سلك في هذه فانما شانه ان يتنبه
بحقيقة انا ويتنبه في ضمن هذا التنبه

اور نسب اور قرابت اور یاروں کے ساتھ شامل ہوتی
ہے مال اور ابرو وغیرہ کو اور اصلاح کرتی ہے اور اسی
سے کملا اور غیر کملا کسرتیں متمیز ہوتی ہیں۔

مشھد آخر میں نے اجازت چاہی رسول اللہ
ﷺ سے رد کرنے کی جو علماء حرمین نے بعضے صوفیوں
پر اعتراض کیے ہیں تو مجھ کو اجازت نہ دی اور میں
نے دیکھا کہ علمائے عاملین جن کا علم موافق ہے
مشتغلین تصفیہ سے اور نشر علم ودین کرتے ہیں آپ
کے بہت قریب ہیں اور آپ کو عزیز ہیں اور آپ کے
محبوب ہیں ان صوفیوں سے اگرچہ وہ اہل فنا اور بقاء
اور جذبہ جو ظہور کرے نفس ناطقہ سے اور توحید وغیرہ
میں سے ہوں جو صوفیہ کے نزدیک عالی مقامات میں
سے ہیں۔ بیان اس مجمل کا یہ ہے کہ یہاں دو طریقے
ہیں: ایک طریقہ تو یہ ہے کہ خلقت کی طرف منتقل
ہوا انتقال رسول اللہ ﷺ سے بالوسائط اور وہ راجع
ہے طرف تہذیب جوارح کی عبادت ہے اور قوائے
نفسانیہ کے ذکر اور تزکیہ اور حُبّ اللہ اور حب نبی
ﷺ سے اور لوگوں کی تہذیب کرتی نشر علم اور امر
معروف ونہی منکر سے اور لوگوں کے نفع رسانی میں
کوشش کرنے سے اور جو ان مذکورات کے مناسب ہو
اور دوسرا طریق اللہ اور اس کے بندے میں ہے کہ
جس طرح اللہ تعالیٰ نے ایجاد کیا ویسا اُس نے پایا اور
جو افاضہ کیا اس کو پہنچا اور اس میں اصلاً واسطہ نہیں
ہے جس نے سلوک کیا اس طریقہ کا اس کا حال یہ
ہے کہ وہ شخص متنبہ ہوا حقیقت انا سے اور اس متنبہ

www.maktabah.org

بالحق ويتشعب من ذلك الفناء والبقاء والجذب والتوحيد وغيرها وكلامنا فى الطريقة الثانية انها ليست عند النبى صلى الله عليه وسلم بمنوهة ولا مرغوبة لانه عليه الصلوٰة والسلام عنوان فيضان الطريقة الاولىٰ وجعله الله فى الخلق وكرا لعنايته بافاضتها ومظنة لظهورها والاشياء يتفاضل فيما بينها بوجه دون وجه ان اعتبرتها بما هى فى ظرف الوجود العام الذى لا يغادر جهة الا احطاها حصلت تلك الوجوه التى يقع بها التفاضل وكان الفضل دائرا فيها والمنافسةُ منقسمة بينها وان اعتبرتها مضافة الىٰ سبب واحدا ضمحل الفضل من وجه وبقى من وجه فكان احد الاشياء عديم الفضل اصلاً نعم لما انتقل هذا النور الى الناسوت انتفع السالكون بكلى الطريقتين اهل الجذب بانفسار التنبيه الاجمالى عليهم بسبب هذا النور فانشرحت عليهم المعارف ولذلك ترى العرفاء ينقدح معارفهم من الكتاب والسنة اهل السلوك باجهاشهم الىٰ هذا النور واندراجهم فيه وتقويمهم به فتدبر فان المسئلة دقيقة.

کے ضمن میں حق سے اور اس سے منشعب ہوئی فنا اور بقا اور جذب اور توحید وغیرہ اور ہماری گفتگو دوسرے طریقہ میں ہے کہ یہ طریقہ آنحضرت ﷺ کے نزدیک عالی نہیں اور نہ مرغوب ہے آپ کے اس واسطے کہ آنحضرت ﷺ عنوان ہیں فیضان طریقۂ اول کے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو گردانا ہے آشیانہ اپنی عنایت کا اس طریقہ کے افاضہ اور اس کے ظہور کے واسطے جائے مقرر کی ہے اور اشیاء آپس میں فضیلت رکھتے ہیں ایک وجہ سے نہ دوسری وجہ سے اگر تو اعتبار کرے اُس شے کا کہ ظرف وجود عام میں ہے ایسا کہ سب جہات کو محیط ہو، کسی کو نہ چھوڑیں تو حاصل ہوں گی ایسی وجہیں کہ جس سے تفاضل واقع ہو اور ہوگا فضل دائر انہی اور منافست منقسم ہوگی ان میں اور اگر تو اعتبار کرے اس کو مضاف سبب واحد کی طرف تو ایک وجہ سے فضل جاتا رہے گا اور دوسرے وجہ سے باقی رہے گا اور احد الاشیاء کو فضل اصلاً نہ رہے گا۔ ہاں یہ بات ہے کہ جب منتقل ہوتا ہے یہ نور طرف ناسوت کے تو دونوں طریقوں سے سالکوں کو نفع ہوتا ہے اہل جذب پر تو انفسار تنبیہ اجمالی کا ہوا بسبب اس نور کے تو ان پر کھل گئیں معرفتیں اور اسی سبب تم دیکھتے ہو عارفوں کو کہ اپنی معرفتیں کتاب اور سنت سے مطعون وخلاف رکھتے ہیں اور اہل سلوک اس نور سے تضرع کرتے ہیں اور آرزو کرتے ہیں اور اس نور میں مندرج ہوتے ہیں اور اس سے قوام پاتے ہیں پس غور کرو کیونکہ یہ مسئلہ دقیق ہے۔

www.maktabah.org

مشهد آخر هل تعرف لم كان الشيخان رضى الله عنهما افضل من على كرم الله وجهه مع انه اول صوفى واول مجذوب واول عارف فى هذه الامة ولا ترى هذه الكمالات فى غيره الا قليلا من قبل التطفل على النبى صلى الله عليه وسلم تبينت هذه المسئلة على النبى صلى الله عليه وسلم فاظهر لى وذلك ان الفضل الكلى عند النبى صلى الله عليه وسلم ما يرجع الىٰ تمام امر النبوة كاشاعة العلم وتسخير الناس على الدين وما يناسبه واما الفضل الراجع الى الاولاية كالجذب والفناء فليس الا فضلا جزئيا من وجه ضعيف والشيخان كانا من المجردين للاول حتىٰ انى اراهما بمنزلة فوارة ينبع منها الماء فالعناية التى حلت بالنبى صلى الله عليه وسلم ظهرت بعينها فيهما فهما بحسب كما لهما بمنزلة العرض الذى ليس هو الا قائما بجوهر ومتمما التحققه فعلى كرم الله وجهه وان كان اقرب اليه بحسب النسب والحيلة والفطرة المخبوبة منهما واقوى جذبا واشد معرفة لكن النبى صلى الله عليه وسلم بحسب كمال النبوة اميل اليهما ولذلك لم يزل العلماء الحملة لمعارف النبوة يفضلونهما

مشهد آخر کیا تم جانتے ہو کہ شیخین رضی اللہ عنہما کس لئے افضل ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے؟ باوجود یہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ اس امت میں اول صوفی اور اول مجذوب اور اول عارف ہیں اور یہ سب کمالات اور میں نہیں مگر قلیل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں نے یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا تو مجھ پر ظاہر ہوا کہ فضل کلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ ہے کہ راجع ہو طرف امر نبوت کے اور پورا پورا جیسے اشاعت علم کی اور لوگوں کی تسخیر دین کی طرف اور جو اُس کے مناسب ہو اور جو فضل کہ راجع ہو ولایت کی طرف جیسے جذب وفنا تو وہ فضل جزئی ہے اور ایک وجہ سے ضعیف ہے اور شیخین رضی اللہ عنہما اول قسم کے ساتھ مخصوص تھے۔ یہاں تک کہ میں ان کو دیکھتا ہوں بمنزلہ فوارہ کے کہ اس میں سے پانی نکل رہا ہے تو جو عنایت اللہ تعالیٰ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی بعینہ وہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما میں ظاہر ہوئی۔ پس آپ دونوں حضرات کمال کے اعتبار سے بمنزلہ ایک ایسے عرض کے ہیں جو جوہری کے ساتھ قائم اور اس کی تحقیق کو اتمام دینے والا ہے۔ پس حضرت علی کرم اللہ وجہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریب ہیں نسب میں، جبلت اور فطرت محبوبہ میں حضرات شیخین رضی اللہ عنہما سے اور جذب میں بہت قوی اور معرفت میں زیادہ مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحسب کمال نبوت حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کی طرف بہت مائل ہیں اور اسی باعث سے جو علماء معارف نبوت سے واقف ہیں ان کی تفضیل کرتی ہیں

www.maktabah.org

ولم یزل العلماء الحملة لمعارف الولایة یفضلونه ولذلک کان مدفنهما بعینه مدفن النبی صلی الله علیه وسلم اکثر الامور العادیة لها مبدأ معنوی مثل هذا الذی اشرت الیه ومثل جعل الحجرة المانعة للوصول الی قبره صلی الله علیه وسلم وذلک سر قوله علیه الصلوٰة والسلام اللهم لا یجعل قبری وثنا یعبد من دونک.

مشهد آخر صلی الله علیه وسلم رایت لله سبحانه بالنسبة الی النبی صلی الله علیه وسلم نظرًا خاصًا کانه الذی یعنی من مثل لولاک لما خلق الافلاک فاشتقت الی تلک النظرة واعجبتنی اشد عجب فلصقت به صلی الله علیه وسلم وتطفّلت علیه وصرت کالعرض بالنسبة الی الجوهر فسامت تلک النظرة واکتهت کنهها وصرت منظرا ومریءً لها فاذا هی ارادة الظهور وذلک لان الحق اذا اراد ظهور شان احبه وانظر الیه وشانه صلی الله علیه وسلم لیس بشان رجل واحد بل نشاة مبتداة منبسطة علی هیاکل البشر والبشر نشاة منبسطة علیٰ وجه الموجودات فکانه صلی الله علیه وسلم غایة الغایات وآخر نقاط الظهور ولکل

اور جو علماء معارف ولایت سے آگاہ ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہ سے تفضیل کرتے ہیں اور اسی واسطے حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کا مدفن بعینہ مدفن رسول اللہ ﷺ کا ہے اور اکثر امور عادیہ کا مبدأ معنوی ہے مانند اس کے جس کا اشارہ کیا میں نے تم سے اور مانند گردانے حجرہ مبارک کے مانع قبر تک پہنچنے سے اور یہ سر ہے قول رسول اللہ ﷺ کا جو آپ نے فرمایا: اللهم لا تجعل قبری وثنا یعبد من دونک.

مشهد آخر میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کی طرف اللہ تعالیٰ کی ایک نظر خاص ہے گویا کہ وہ مراد ہے مثل لولاک لما خلقت الافلاک سے مجھ کو اس نظر کا شوق ہوا اور مجھ کو نہایت تعجب ہوا پس میں ملاصق ہوگیا آنحضرت ﷺ سے اور طفیلی بن گیا اور ہوگیا میں جیسے جوہر کے ساتھ عرض پس اصرار کیا میں نے اس نظر کا اور دریافت کیا کنہ اُس کا اور ہوگیا میں اس کا منظر اور آئینہ تو وہ ارادہ ظہور تھا اور یہ اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ظہور شان کا تو اس کو دوست رکھا اور اس کی طرف نظر کی اور شان رسول اللہ ﷺ ایک مرد واحد کی شان نہیں ہے بلکہ ایک عالم مبتدا ہے جو صورت بشر پر منبسط ہے اور بشر ایک عالم منبسط ہے وجہ موجودات پر تو گویا آنحضرت ﷺ غایت الغایات ہیں اور ظہور کے آخر نقاط ہیں اور ہر موج کی حرکت ہیں اس کی

www.maktabah.org

موج حركته الىٰ منتهاه ولكل سيل شوق الى مبلغه فتدبر فالسر دقيق.

مشهد آخر رايت الشفع اليه صلى الله عليه وسلم والتوسل لديه بعلماء الحديث والدخول فى عدادهم وبعلم الحديث حفظه على الناس عروة وثقى وحبلا ممدودا لا ينقطع فعليك ان تكون محدثا او متطفلا على محدث ولا خير فيما سوى دينك فيما ارى والله اعلم بالصواب.

مشهد آخر العارف اذا كمل التصفت روحه بالملاء الاعلىٰ وهنالك حضرة عالية شامخة ارتفعت ثم هممهم ولم ترتفع ثم اجسادهم واولئك ثم علىٰ همة رجل واحد راجعة الىٰ تدبير وحدانى وان اختلفوا فى تفاصيلها فتدلىٰ هنالك فى تلك الحضرة رب العالمين فغشيهم من النور ما غشيهم واحتفت هممهم تحت شعشان تلك الانوار حتىٰ لا تكاد تتميز منها ولا يتمايز بينهما وان انا ضربت لحالهم تلك مثلاً فلا تعج بى الىٰ كل غور ونجد فان الامثال لا تفسر الاشياء الا من جهة دون جهة هم بمنزلة الهيو هيولىٰ الخفية التى لا تدرك الا من احكام وآثار بتخيس من هذا الموجود من جهة مسام

منتہا تک اور ہر سیل کو شوق ہے اپنے مبلغ تک پس غور کر کہ یہ باریک راز ہے۔

مشهد آخر میں نے دیکھا کہ حضور رسول اللہ ﷺ میں شفاعت اور توسل ہے ان کو جو علماء محدث ہیں اور جو اُن کی گنتی میں داخل ہیں اور علم حدیث شریف اور حفظ حدیث شریف ایک عروہ ثقی اور حبل ممدود ہے ایسی کہ کبھی منقطع نہ ہو پس تو ضرور لازم کر لے اپنے پر یہ کہ تو محدث ہو یا محدث کا طفیلی ہو ان دونوں باتوں کے سوا بہتری نہیں ہے جو میری رائے میں ہے واللہ اعلم بالصواب۔

مشهد آخر عارف جب کامل ہوتا ہے تو اس کی روح ملاء اعلیٰ میں جاملتی ہے اور وہاں ایک درگاہ عالی ہے کہ ان کی ہمتیں وہاں پہنچ جاتی ہیں اور ان کے جسم وہاں نہیں پہنچتے وہاں اور وہ مرد واحد کی ہمت پر جس کی ہمت تدبیر وحدانی کی طرف راجع ہو اگر چہ اس ہمت کی تفصیلوں میں اختلاف ہے پھر تدلی کرتا ہے اس عالی درگاہ میں رب العالمین پر ڈھانک لیتا ہے اُن کو نور میں جس قدر ڈھانک لے اور ان کی ہمتیں چھپ جاتی ہیں اس انوار کی چمک میں یہاں تک کہ متمیز نہیں ہوتیں وہ ہمتیں اور نہ آپس میں متاثر ہوتی ہیں اور اگر میں اُن کے اس حال کے مثل بیان کروں تو دھمکا اور خفا نہ ہو مجھ پر ہر نشیب وفراز سے کیونکہ امثال اشیا کی تفسیر نہیں کرتے ایک جہت سے نہ دوسری جہت سے اور وہ بمنزلہ ہیولی خفیہ کے ہیں اور جو دریافت نہیں ہوتا مگر احکام وآثار سے جو جاری

www.maktabah.org

الهيولىٰ التى هى ام القابليات والنور الغاشى لهم الماحى اياهم بمنزلة الصورة التى تدرك اول ما يدرك وهى اصل الفعليات فتخيس فى تلك الحضرة احكام متولدة من علوم الملاء الاعلىٰ وهممهم التفصيلية تلطفت فيهم وارتقت وصفاوتها مع هممهم فمن مسامات هممهم ينجس فى حظيرة القدس فيضربها النور ولا يتركها كما هى بل يصيرها قريبًا من جوهره فتختلف حالات الحضرة المقدسة فرضًا وسخط وضحك وتبشبشر وقبض واعراض ونزول فى اوقات او محال تردد فى القضاء ولعن الاقوام وايجاب وتحريم ونسخ وامثال هذه فمن شاهد هذه الحضرة وعرف اهتزازها وانشراحها وعزيمتها وكونها كل يوم هو فى شان صارت المتشابهات عنده محكمات ولم يبق بالاشكال اشكال ريبة ومن لم يشاهدها لم يصح له ولم يصلح الا ان يفوّض هذه الامور الى الله يؤمن بحملتها اذا علمت هذا فتلك الحضرة قبلة همم الملاء الاعلىٰ ومناط توجههم ومعقد نواصيهم فمن بلغ هذا المبلغ وقدر الله سابق عمله ان يحصل له ثم فناوها ربما اضمحل هنالك فليست

ہوتے ہیں اس موجود سے جہت مسام ہیولیٰ سے ایسا ہیولیٰ کہ جو اصل قابلیات ہے اور وہ نور کہ جس نور نے ان کو ڈھانک رکھا ہے اور ان کو محو کرلیا ہے وہ بمنزلہ اس صورت کے ہے جو سبب سے پہلے مدرک ہوتی ہے اور وہ صورت اصل فعلیات ہے پھر جاری ہوتی ہیں درگاہ عالی میں احکام وآثار جو ملاء اعلیٰ کے علوم سے متولد ہیں اور ان کی ہمتیں تفصیلیہ لطیف ہوجاتی ہیں ان میں اور بلند ہوجاتی ہیں ان کی صفات فرشتوں کی ہمتوں کے ساتھ پھر ان کی ہمتوں کے مسامات سے جاری ہوتا ہے حظیرہ قدس میں پھر اس سے نور چمکنے لگتا ہے اور ویسا ہی نہیں رہتا بلکہ اس کو اپنے جوہر کے قریب کردیتا ہے بس مختلف ہوتے ہیں حالات حظیرۃ القدس کے رضامندی اورغصہ وہنسی اور خوشی وقبض اور روگردانی اور نزول فی اوقات یا فی المواقع اور تردد فی القضا اور لعن اقوام اور ایجاب اور تحریم اور نسخ وغیرہ سے تو جس نے مشاہدہ کیا اس درگاہ کا اور اس کے اہتزاز اور انشراح اور عزیمت کو اور ہر روز ایک شان میں ہونے کو پہچانا اس کے نزدیک متشابہات محکمات ہیں اور شک کی کوئی صورت باقی نہ رہی اور جس نے اس درگاہ کا مشاہدہ نہیں کیا اس کو صحیح نہیں اور صلاحیت نہیں مگر یہ کہ اللہ کو تفویض کرے اسے اس متشابہات کا عالم اور سب پر ایمان لائے جب تم نے یہ جان لیا تو بس وہ درگاہ قبلہ ہے ملاء اعلیٰ ہمتوں کا اور مناط توجہ ومعقد نواصی ان کا پس جو شخص اس رتبہ کو پہنچ گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے سابقہ علم میں اس کے لئے

www.maktabah.org

روحه تسوس جسده بل الحضرة فقط فهو السائسة وهی المرشدة وهی الملهمة وتطفّلت علی النبی صلی اللہ علیه وسلم فاعطیت من ذٰلک کاسا دهاقا وکان من کان والحمد للہ رب العالمین وفی محاذات هذه الحضرة حضرة اخری اسفل منها هی مرقی همم الملاء السافل ومجمع امرهم موضع الهامهم ومحکمة قضائهم ومناط توجههم ما اشبه شانها بشان هذه الحضرة المقدسة المتصف الحق بواسطة تدلیة هنالک بالمحبة بعباده واتباع رضاهم فی بعض الامر وامثال ذٰلک والحضرتان جمیعا معرفتهما ادق واجل من ان یعالجهما بعقول العامیة واللہ الموفق.

مشهد آخر مما انقدح علی من فیض صحبته صلی اللہ علیه وسلم علوم کثیرة من حال التام معرفة باللہ منها ان هذا الشخص یمتاز من سائر الناس بان الاجزاء الفلکیة فیه قویة الظهور نافذة الحکم وانها یقوم بها صبغ الٰهی لیجعل جمیع معانیها مناسبته بما یلی جناب الحق ومنها ان تام المعرفة لا بل ان یکون فیه نقض التعلقات الدنیویة والاخرویة والجسمانیة والروحیة غصنا طریا لم یخلقه سر سریان الوجود فی

مقرر کردیا تھا کہ اس کو حاصل ہو وہاں فنا اور بقا اکثر اوقات محو ہوجاتا ہے وہاں تو اس کی روح اس کے جسم کی نگہبانی نہیں کرتی بلکہ وہ درگاہ فقط وہی اس کی نگہبان اور وہی مرشد اور وہی ملہم ہے اور میں طفیلی بن گیا نبی ﷺ کا تو عطا ہوا مجھ کو اس کا ایک جام سرشار بس کیا کہوں کیا تھا۔ جو کچھ تھا الحمد للہ رب العالمین اور اس درگاہ کے محاذی ایک اور درگاہ ہے اس سے نیچے کہ وہ نردبان ملاء سافل کی ہے اور ان کی مجمع امر ہے اور ان کے الہام کی جائے ہے اور اُن کے احکام کا محکمہ اور ان کی مناط توجہ ہے کہ اس کی شان مشابہ نہیں اس درگاہ کی شان کے وہاں حق متصف ہے بواسطہ تدلی کے اپنے بندوں سے محبت رکھنے سے اور ان کی خوشنودی کرنے سے بعض امر نہیں اور دونوں درگاہوں کی معرفت نہایت باریک ہے اور برتر ہے اس سے کہ تمام لوگوں کی عقول وہاں پہنچ سکے واللہ الموفق۔

مشہد آخر فیض صحبت رسول اللہ ﷺ سے مجھ پر کھل گئے بہت علوم اللہ کی معرفت کے پورے حال ایک انہی سے یہ ہے کہ یہ شخص سب آدمیوں سے ممتاز ہے اس امر میں کہ اجزاء فلکیہ کا اس میں ظہور قوی اور نافذ الحکم ہے جن سے اور خدائی رنگ اسے قائم ہوتا ہے تاکہ کردیوے اس کے تمام معانی کو اس شے کے مناسب جو جناب الٰہی سے قریب ہے اور ایک یہ ہے کہ تمام المعرفت کے واسطے ضرور ہے کہ تعلقات دنیاوی اور اخروی، جسمانی وروحانی اس سے شدت سے دور ہوں اور اس کو بیکار نہ کردے سریان الوجود فی الموجودات کا

www.maktabah.org

الموجودات وتوجه المبداء بالارادة
الحبية الیٰ تلک النشات وفطنت انه معنیٰ
من معانی جزئة الذی یحذو حذو زحل
فلما حل به صبغ الٰهی صار هٰذا النقص
محبة ذاتية تتوجه الیٰ نقطة الذات فمن
صده عن النقيض والتخلیٰ عن الکل البقاء
بالله والتصرف بالحق فی الخلق ولطلوع
الارادة الحبية من المبداء من طريقة كوة
تشخصه فليس بتام انما التام من حمل هٰذا
النقص فی وعائه عصنا طريا لم يدنسه حب
مظهر ولو بالحق بحيث يكون عنوانًا
للمحبة الذاتية وجسدا لروحها وشبحًا
لحقيقتها وحمل حب المظاهر لا بنفسه
بل بالحق للخلق لا بانفسهم بل بالحق فی
وعائه ومنها ان كل عارف تام المعرفة فانه
لا ياخذ شيئا الا من نفسه وانما اعداد
المعدات ان ينتبه هٰذا الفرد علی جزء
موجود فيه ويكشف عليه معناه فيظهر
عليه ما لم يكن ظهر من استفاد من غيره
شيئا من غير هٰذا الوجه فليس بتام المعرفة
ومنها ان كل عارف تام المعرفة فانه يسخر
جميع ما سوی الله تبارک وتعالیٰ وما
سوی اسمائه وتدلياته اما بالقهر هٰذا فيما
كان ادنیٰ حالاً وانقص قوةً من نشائة هٰذه
العارف التی البست فوق جامعيته وجعل

سر اور توجہ مبداء کے بارادہ حبیت ان عوالم کے اور میں
نے جان لیا کہ یہ ایک معنی ہیں اس جزء کے جو مقابل
ہے زحل کے پھر جب رنگ الٰہی آتا ہے تو وہ بے تعلقی
محبت ذاتی ہوجاتی ہے کہ نقطہ ذات کی طرف متوجہ ہے
پس جس شخص نے اس کو بے تعلقی اور خلوت کل سے بقا
باللہ ہے اور تصرف بحق خلقت میں اور ارادہ طلوع
حبیت مبداء کا کیا راہ روزن تشخص اپنے سے وہ پورا پورا
نہیں ہے۔ پورا پورا وہ شخص ہے جس نے اس بے تعلقی
کو اپنے ظرف میں بہت مضبوطی سے رکھا اور اس کو
آلودہ نہ کیا مظہر کی حب نے اگرچہ ساتھ حق کے ہو اس
حیثیت سے کہ عنوان ہو محبت ذاتی کا اور اس کی حقیقت
کا کالبد اور حمل کیا حب مظاہر کو لا بنفسہ بلکہ بالحق واسطے
خلقت کے نہ ان کے نفسوں سے بلکہ بالحق ہو ان کی
طرف میں اور ایک یہ ہے جو عارف کامل معرفت ہوتا
ہے وہ کسی سے کچھ نہیں حاصل کرتا مگر اپنے نفس سے ہی
اخذ کرتا ہے اور تحقیق آمادگی معدات یہ ہے کہ وہ فرد
آگاہ ہو اس جزو سے جو اس میں موجود ہے اور اس کے
معنیٰ اس پر کشف ہوجائیں، پھر اس کو ظاہر ہوجائے جو
ظاہر نہ ہوا تھا تو جو شخص اپنے سے سوا کسی سے استفادہ
کرے سوا اس وجہ کے وہ کامل معرفت ہے اور ایک یہ
ہے جو عارف کامل معرفت ہوتا ہے اس کے سب مسخر
ہوتے ہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور سوا اس کے اسماء اور
تدلیات کے یا تو زبردستی سے یہ اس صورت میں ہے کہ
حال ادنیٰ اور قوت ناقص ہو عارف کے اس عالم کے جو
جامعیت کے اوپر پہنایا گیا ہے اور کردیا ہے حجاب سوا

www.maktabah.org

حجابًا دون معانية فتارة يكون بهيمة مختلطة بالملكية قوية بقوية او ضعيفة بضعيفة وضعيفة بقوية فيختلف الاحكام والآثار فيورث نكرة عند العوام الناظرين الى اللباس دون الجامعية والواقفين على الصور دون المعانى واما بالمناسبة وذلك فيما كان اقوى حالا واتم تاثيرا من تلك النشاة اللباسية والحجابية وسر المناسبة انما ينشاء من جزء فى العارف يقوم مقام هذا المراد تسخيره فبينه وبين عروق ممتدة وما ساريقا واصله من جهة سر تلك النشائة المشركة فيها فاذا توجه العارف الىٰ ذلك الجزء اشد توجه حرّك بتلك الخيوط المسترة ذلك المراد تسخيره اما الاسماء والتدليات فلا تكون مسخرة لشعشان نور الربوبية نعم هنالك بآراء محبوبية فتحرك المحبوبية ويتحرك الحب بازايه ويتحرك التدلى والاسم الذان يناسبان هذا الحب فمن لم يعرف هذا التسخير المستطير ولم يره فى نفسهٖ فليس بتام المعرفة وفطنت ان هذا التسخير المستطير معنىً من معانى جزئه الذى يحذو حذو الشمس لما انصبغ بصبغ الهى صار التسخير الذى فيه هذا المستطير

معانی کے تو کبھی ہوتی ہے بہیمت ملکیت سے مختلط قوی قوی سے یا ضعیف ضعیف سے یا ضعیف قوی سے۔ پس مختلف ہوتے ہیں احکام وآثار تو انکار ہوتا ہے عوام کو جو دیکھنے والے ہیں طرف لباس کے نہ جامعیت کے اور ظاہر کے دیکھنے والے ہیں نہ معانی کے اور یا مسخر ہوتے ہیں اس عارف کامل کے سب ساتھ مناسبت کے اور یہ اس صورت میں کہ قوی حال ہو اور قوی تاثر ہو اس عالم لباسیت اور حجابیت میں اور سر مناسبت کا بیشک ظاہر ہوتا ہے اس جزو سے جو عارف میں سے کہ اس مراد کے قائم مقام ہوتا ہے اس کی تسخیر تو درمیان اس عارف اور اس جزو کے رگین ہیں ممتدہ اور ماساریقا اور اصل اس تسخیر کی جہت سے اس سر عالم مشترک سے جو اس میں ہے تو جب متوجہ ہوتا ہے عارف طرف اس جزو کے بہت توجہ سے تو حرکت کرتی ہے ان خیوط مستترہ سے وہ مراد واسطے تسخیر کے لیکن اسما اور تدلیات نہیں مسخر ہوتی بسبب چمکنے نور ربوبیت کے۔ ہاں یہاں حب ہے مقابل محبوبیت کے تو متحرک ہوتی ہے محبوبیت اور حرکت کرتی ہے اس کے مقابل حسب اور متحرک ہوتی ہے تدلی اور اسم وہ دونوں جو مناسب ہیں اس حسب کے پس جو شخص نہیں پہچانتا اس تسخیر مستطیر کو اور اپنے نفس میں نہیں دیکھتا وہ شخص کامل معرفت نہیں ہے اور مجھ کو دریافت ہوا کہ یہ تسخیر مستطیر معانی میں سے ہے اس جزو کے جو مقابل ہے شمس کے جس وقت رنگا جاتا ہے رنگ الٰہی سے ہوجاتا ہے وہ جزو تسخیر سے جس میں یہ مستطیر اور ان میں ایک یہ ہے کہ کامل المعرفت کی

www.maktabah.org

ومنها ان تام المعرفة لروحه تحديق وعنايته بكل شيء من طريقة ومذهبه سلسلة ونسبة وقرابة وكل ما يليه وينسب اليه وعنايته هذه يختلط بها عناية الحق وذلك لان نفسه اذا تجردت عن كدورات الجسد ولصقت بالملاء الاعلىٰ وتجلى هنالك الحق وانما يكون التجلى بحسب استعداد المتجلى له وهذه النكتة هو الذى قصدنا له فى ضرب المثل بالهيولىٰ والصورة يتلون تلك النفس بلون الحق وتصير كانها تدلى من تدليات الله تعالىٰ الى خلقه لذلك الانصابغ والامتزاج والاختلاط المشار اليه فعند ذلك يقع توجه نفسه الىٰ هذه الامور معد الانعطاف جناب القدس اليه فاذا تمكن هذا السر فى اضلاع النفس وسعوبة وشجونة وجميع فنونة اختلط النظر الالهى بكل ذلك فصار اكسيرًا يستشفى به وانما اريد بشجون النفس وشعوبه ما يتوجه اليه النفس من غير جمع الهمة بعادة او ملكة غير مستقرة وللكامل من جهة هذا السر آثار وحده كثيرة وفطنت بان هذا المعنىٰ من معانى جزئه الذى يحذو حذو زحل مختلطًا بالمشترى حين حل به صبغ الهى ومنها ان تام المعرفة منعم

روح میں تیز نظری اور غور وعنایت ہوتی ہے ساتھ ہر شے کے طریقت اور مذہب اور سلسلہ اور نسبت اور قرابت شے اور جو اس سے قریب ہو اور اس کی طرف نسبت رکھے اور کامل معرفت کی اس عنایت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عنایت مختلط ہوجاتی ہے اور یہ بات اس واسطے ہے کہ اس کا نفس جب کدورات جسم سے مجرد ہوجاتا ہے اور ملاء اعلیٰ سے مل جاتا ہے اور وہاں تجلی حق کی ہوتی ہے اور وہ حق کی تجلی کے موافق استعداد اس شخص کے ہوتی ہے جس کے واسطے تجلی کی گئی اور یہ وہی نکتہ ہے جسے ہم نے ضرب المثل میں ہیولی اور صورت کیا ہے تو متلون ہوجاتا ہے نفس لون حق سے اور ہوجاتا ہے گویا ایک تدلی حق کی تدلیات میں سے جو خلقت کی طرف ہیں بسبب انصباغ وامتزاج واختلاط مذکور جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ پس اس وقت اس کا نفس متوجہ ہوتا ہے ان امور کی طرف اور اس کی توجہ معد ہوجاتی ہے واسطی منعطف ہونے جناب اقدس کی اس کی طرف تو جب قرار پذیر ہوگیا یہ امر اس کے پہلو کی ہڈیوں میں اور اس کے شعبوں اور رگوں میں اور پٹھوں میں تو مختلط ہوجاتی ہے نظر الٰہی اُن سب میں تو وہ شخص اکسیر بن جاتا ہے جس سے لوگوں کو شفا ہو اور میری مراد نفس کی رگوں اور پٹھوں شے وہ شے ہے جس کی طرف نفس بے قصد کے متوجہ ہو اور بے عادت اور بلکہ غیر مستقرہ کے اور واسطے اس کامل کے اس سر کی جہت سے احکام وآثار بہت ہیں اور دریافت ہوا کہ یہ بات بامعانی میں سے ہے اس جزو

www.maktabah.org

بجميع النعم التي انعم الله بها على السموات والارضين والمواليد وكل ما في بين ذلك من الملائكة والانبياء والاولياء والملوك وغيرهم وذلك ان فيه اجزاء كل منها يحذو حذو شيء من الموجودات فهو نسخة اجمالية جامعة لجميع الموجودات وكل جزء منه اذا تتبعنا تفصيله انفسر بتلك النشأة فكل ما وقع من نعمة فانما محلها الجزء ومن الاجزاء وهو مطلوب بشكر كل هذه النعم وليس كلامنا من قبيل المسامحة والتجوز بل هو الحقيقة التي لا يتجاوزها نفس الامر نعم اذا تجرد للتشخص الكلي المنبث في جميع المخلوقات حضرت هذه السر واذا انحدر الىٰ ما يلي التشخصات الجزئية استتر عنه.

مشهد آخر كنت منتظرًا لمعنىٰ حديث سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اين كان ربنا قبل ان يخلق خلقه قال كان في عماء الخ فافيض عليّ هذا السر فتمثل لي نور عظيم في اعالي بعد هيولاني قد احاط بمجامع هذا البعد تدبيرا بخطوط شعاعية ممتدة منه الىٰ جميع نواحيه وقيل هذا هو المشار اليه بقوله عليه السلام كان في عماء وهذا البعد

کی جو مقابل زحل مختلط یا مشتری کے ہے بروقت حلول کرنے رنگ الٰہی کے اور ان میں سے ایک یہ ہے کامل معرفت کو وہ سب نعمتیں ملتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے دی ہیں سب آسمانوں اور سب زمینوں اور موجودات کو اور جو ان میں ہیں ملائکہ اور اولیاء اور بادشاہ وغیرہ ہم اور یہ امر اس واسطے ہے کہ اس کامل معرفت میں جو اجزاء ہیں، تمام موجودات کے مقابل میں گویا کہ وہ ایک نسخہ اجمالی ہے جامع تمام موجودات کا اور جب اس کے ہر جزو کی تفصیل کرنا چاہیں تو عالم میں ظاہر ہوجائے تو جو نعمت واقع ہوگی اس کا محل کوئی جزو ہوگا اجزاء میں سے اور وہی ان نعمتوں کے شکر سے مطلوب ہے اور ہمارا کلام کچھ سرسری مسامحت اور تجویز سے نہیں ہے بلکہ حقیقت نفس الامری ہے۔ یہاں یہ سر جب میسر ہوگا کہ جس وقت مجرد ہوجائے واسطے تشخص کلی کے جو منتشر ہے جمیع مخلوقات میں اور جب پستی میں چلا جائے تشخصات جزئیہ کی تو یہ سر اس سے پوشیدہ ہوجائے گا۔

مشہد آخر میں اس حدیث شریف کے معنیٰ کا منتظر تھا اور وہ یہ ہے کہ سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اين كان ربنا قبل ان يخلق خلقه قال كان في عماء الخ تو مجھ پر افاضہ ہوا یہ سر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نور عظیم ہے اعالی بعد ہیولانی میں اور اس نے گھیر لیا ہے اس بعد کے مجامع کو از روئے تدبیر کے ان خطوط شعاعی سے جو اس نور سے ممتد ہیں اس کے جمیع نواحی کی طرف اور سنائی دیا کہ یہ وہی ہے جس کا اشارہ کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے

www.maktabah.org

الهيولاني هو العماء وهذه الاحاطة بالخطوط الشعاعية هي القهر المشار اليه بقوله تبارك وتعالىٰ: هو القاهر فوق عباده فحين ظهر هذا السر ثلج قلبي كاني لا اجد شبهة ولا مسئلة اسائل عنها ثم من بعد ذلك انحدرت الىٰ حين الفكر فعطنت ان الذات الٰهية اقتضت واستلزمت ظهور استعدادات كانت مندرجة فيها فظهرت هنالك في صقع الوجوب ظهورا عقليا وتمثلت هنالك بهذا الظهور اعيان الممكنات وشون ظهور الواجب في كل نشاة وقداليه في كل برزة واقتضت الذات الالٰهية باتصافها هذه الظهورات عدمًا ومادةً وخارجًا فاظهر فيه ما كان منطويًا في كورة الاعيان والاسماء واول ما ظهر هنالك نور الهي اخذ بمجامع العدم والمادة وتسلط عليه وهو قائم مقام الذات الالٰهية وهو قديم بالزمان لان الزمان والمكان والمادة عندنا شيء واحد هو هذا الاستعداد الذي سميناه بالعدم والخارج وفيه الارادات المتجددة وهو اول شيء نطق بشانه السنة الشرائع وذلك لانه انما سئل عن اين ولم يكن حينئذ يصلح الجواب الا ما ظهر في الخارج.

حدیث شریف میں۔ کان فی عماء یہ بعد ہیولانی وہ عماء ہے اور یہ احاطۂ خطوط شعائی سے وہ قہر ہے جس کی طرف اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن شریف میں اشارہ فرمایا ہے: ھو القاھر فوق عبادہ پس جس وقت یہ سر ظاہر ہوا میرا کلیجہ ٹھنڈا ہوگیا اور قلب مطمئن ہوگیا۔ گویا کچھ شبہ ہی نہ رہا اور نہ کوئی مسئلہ جس کو پوچھوں بعد اس کے میں حیز فکر میں چلا گیا تو دریافت ہوا کہ ذات الٰہی مقتضی اور مستلزم ہوئی اُن استعدادات کی ظہور کی جو اس میں مندرج تھیں تو ظاہر ہوئے اُس جگہ کنارہ وجوب میں از روئے ظہور عقلی کے اور متمثل ہوگئیں اس ظہور سے اعیان ممکنات اور شانیں ظہور واجب کے ہر عالم میں اور اس کی تدلی ہر ایک برزہ میں اور اقتضا کیا ذات الٰہی نے اس ظہورات سے متصف ہونا ساتھ عدم اور مادہ اور خارج کے تو اس میں ظاہر کردیا منطوی تھا گوشہ اعیان میں اور اسماء میں اور جو سب سے پہلے نور الٰہی ظاہر ہوا اس نے مجامع عدم اور مادہ کو اخذ کیا اور اس پر مسلط ہوگیا اور وہ قائم مقام ذات الٰہی کا ہے اور وہ قدیم بالزمان ہے اس واسطے کہ زمان اور مکان اور مادہ ہمارے نزدیک ایک شے واحد ہے وہ یہ استعداد ہے جسے ہم نے عدم اور خارج کہا ہے اور اس میں ارادت متجددہ ہیں اور وہ اول شی ہے جس کی شان میں زبان شرائع ناطق ہیں۔ اس واسطے کی تحقیق سوال کیا گیا لفظ این سے اور اس کے جواب کی صلاحیت وہ ہی چیز رکھتی ہے جو خارج میں ظاہر ہو۔

www.maktabah.org

مشهد آخر فاض علی من جنابه المقدس صلی الله علیه وسلم کیفیة ترقی العبد من حیزه الی حیز القدس فیتجلی له حینئذ کل شیء کما اخبر عن هذا المشهد فی قصة المعراج المنک فربما رجع نظره قهقری الیٰ ما جری علیه من الوقائع فیعرف ما کان منها الهاما من الحق وتقریباً مما کان من الطبع وتسویل الشیطان وربما علم علما اصرح ما یکون ما یتداولها الملاء الاعلیٰ من العلوم الناموسة والانذار بالوقاع الآتیة ومخاصمة الناس تنزلا الیٰ مدارکهم واحتیالا لفک عقدتها مما یناسب تلک العلوم فی تلک النشاة ومن هیئات الملاء الاعلیٰ ومقاماتهم ومقامات الملائکة وارواح الاولیاء والانبیاء والملاء السافل وما یضاهی ذلک وهذه العلوم کلها علوم القرآن العظیم فرایت من طرح جلباب الطبع والتجرد عن الالف والعادة والمحسوسات والانصباغ بصبغ تلک الحضرة امرا عظیما ثم قیل لی هذا حضرة رویة لا حضرة کلام ثم اذا اراد الحق ان یتدلی الی الخلق بکتاب ینزله البس صاحب هذا المشهد لباسا نورانیا رقیقا فانقلب هذه الرؤیة بالنسبة الیه کلاما ثم

مشهد آخر افاضہ ہوئے مجھ پر جناب مقدس ﷺ سے بندہ کی اپنے مقام سے مقام قدس کی طرف ترقی کرنے کی کیفیت پھر اس وقت اس کو ہر شے روشن ہوجاتی ہے جیسا خبر دی گئی ہے اس مشہد کے قصہ معراج منامی میں تو اکثر اوقات آدمی کی نظر پیچھے ہٹتی ہے، اُلٹے پاؤں ان وقائع کی طرف جو اس پر گذرے ہیں تو جان جاتا ہے اُن واقعات کو جو الہام خداوند اور طبعی خیالات اور مکر شیطانی سے ہوتے ہیں اور اکثر اوقات اس کو علم صریح ہوجاتا ہے جو برتتے ہیں ملاء اعلیٰ علوم ناموسیہ سے اور آنے والے واقع سے ڈرانے کا اور لوگوں کے جھگڑے کا از روئے تنزل کے اُن کے مدارک کی طرف اور عذر وحیلہ کے واسطہ اس کے عقدہ کھلنے کے جو مناسب ان علموں کے ہیں اس عالم میں اور ہیئت ملاء اعلیٰ کی اور ان کے مقامات ملائکہ اور ارواح اولیاء وانبیاء اور ملاء سافل اور جو اس کی مانند ہوں اور یہ سب علم قرآن عظیم کے علم ہیں تو میں نے دیکھا طبیعت کے پردہ دور کرنے اور مالوفات اور عادات اور محسوسات سے مجرد ہونے اس درگاہ کے رنگ سے رنگے جانے سے ایک امر عظیم اور مجھ سے کہا گیا کہ یہ درگاہ رویت ہے نہ درگاہ کلام پھر جب اللہ ارادہ کرتا ہے کہ خلقت کی طرف ساتھ نزول کتاب کے تدلی کرے تو اس مشہد کے صاحب کو ایک لباس نورانی باریک پہناتا ہے۔ یہ رُؤیت اس کی نسبت کلام ہوجاتی ہے پھر میں نے دیکھی اس کی انحدار وتنزل کی کیفیت حیز طبیعت اور

www.maktabah.org

رایت کیفیة الخدارة الی حین الطبع والعادة فتنفتح علیه عین الطبع تنغمض علیه عین الملاء الاعلیٰ فصار ما کان بین یدیه خیالا یتخیله وامرا یتذکره من بعد غیبه وربما وجد من تطلب لملاذ والاسباب ما کان سلب عنه او نهی عنه وبین ترقیه والخداره حالات کثیرة شاهدتها فی ذلک المشهد منها ما هو اقرب الی الاعلی ومنها ما هو اقرب الی الاسفل فیتولد من تلک الحالات ما هو اقول لک یتولد الرؤیا والحق ان الرؤیا خیالات کمثل احادیث النفس یتجرد الیها الدراکة فیجدها بمرأی منه ومسمع ویتولد خیال حق یمتلأ منه دماغه ویتولد فراسة صادقة الی غیر ذلک وکل ذلک فی حیز الحجاب بین الحضرة التی لا حجاب هنالک وبین الحجاب المتاکد من کل وجه ووجدت لکل من هذه الاشیاء میزانا ومقدارا ووجدت لکل مظنة یوجد هنالک ولکن لم اتفرغ فی هذه المشهد الاحاطة تلک الموازین والمظان واکتفیت باصولها وعسیٰ ان یوفقنا الله للاحاطة فی ثانی الحال.

عادت کی طرف تو کھل جاتی ہے اس کی چشم طبیعت اور بند ہوجاتی ہے چشم ملاء اعلیٰ تو ہوجاتا ہے اس کے روبرو ایک خیال جسے وہ دیکھ رہا تھا اور ایک امر کہ اس کو یاد کرتا ہے اس کے غائب ہونے کے بعد اور کبھی پاتا ہے طلب ملاذ واسباب سے وہ شے جو اس سے سلب ہوگئی تھی یا اس سے منع کردی گئی اور درمیان اس کے ترقی اور انحدار کے حالات کثیرہ ہیں جو میں نے مشاہد کیے ہیں اس مشہد میں بعض ان میں سے وہ ہیں جو اعلیٰ کے بہت قریب ہیں اور بعضے وہ ہیں جو اسفل کے بہت قریب ہیں پھر پیدا ہوتی ہے ان حالات سے وہ جو میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ پیدا ہوتا ہے ہاتف اور پیدا ہوتا ہے خاطر اور پیدا ہوتا ہے خواب اور حق یہ بات ہے کہ خواب خیالات ہیں مانند احادیث نفس کے کہ مجرد ہوجاتا ہے ان کی طرف دراکہ تو پاتا ہے مرایا اور مسمع میں اس کو اور پیدا ہوتا ہے خیال حق کا جس سے اس کا دماغ بھر جاتا ہے اور پیدا ہوتی ہے فراست صادقہ علیٰ ہٰذا القیاس اور بھی اور یہ سب حیز حجاب میں ہیں درمیان اس درگاہ کے جہاں حجاب نہیں اور درمیان حجاب متاکد من کل وجہ کے اور میں نے ہر شے کی ان میں سے میزان اور مقدار کو پایا اور میں نے پایا ہر ایک کا مظنہ جو وہاں پایا جاتا ہے لیکن میں نہیں فارغ ہوا اس مشہد میں واسطے احاط ان میزانوں اور مقداروں کے اور کفایت کرتا ہوں اُن کے اصول پر اور قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق دے ان کے احاطہ کی دوبارہ۔

www.maktabah.org

مشهد آخر العارف اذ كان فى حيز ما يلى الطبيعة لم يشاهد فعل الحق كما ينبغى ان يشاهد فربما اشتبه عنده الهام بها جسد حديث من النفس وحالة الهية بامر طبيعى ويكون حادثة لا يعلم ما حكم الله فيها فيتردد ويكون فى ذلک برهته من الزمان ثم انه ينجذب الى حين الحق فيصير عبدالله فيتجلى له كل شىء فيرجع نظره قهقرى الى تلک الامور المشتبهة والشكوک فينكشف ما اراده الحق وقضىٰ فكانه برى رأى عين فان كان مكلما كلم كلاما سويا وان كان مفهما لقنا فهم ولقن ولک عبرة بسورة الانفال سئل النبى صلى الله عليه وسلم عن الانفال لم يبين فاحكم الحق فيها وكيف نقسم وساقه الحق الى ذات الشوكة ليمحق الكفر به فلما اجتمع بركب وذات الشوكة اختلف الآراء فالهام الحق يجذب الى ذات الشوكة وميل الطبايع يجذب الى الركب ثم هدوا الى الحق ونزلت الامنة والمطر واهتزت القلوب الى الحرب لا يدرى مبدأ ذلک ارادة الحق بهم النصر ام امور طبيعة فلما انجذب النبى صلى الله عليه وسلم الى حين الحق كلم بحقيقة الامر فى ذالک فان قلت اخبرنى عن هذا

مشهد آخر عارف جب ہوتا ہے اس چیز میں جو قریب طبیعت ہے نہیں مشاہدہ کرتا فعل حق کو جیسا چاہیے مشاہدہ کرنا تو کبھی مشتبہ ہوتا ہے نزدیک اس کے الہام ساتھ خطرہ حدیث نفس کے اور حالت الٰہیہ ساتھ امر طبعی کے اور ہوتا ہے کوئی حادثہ نہیں جانتا کہ اس میں اللہ کا کیا حکم ہے تو متردد ہوتا ہے اور اس میں ایک زمانہ گزر جاتا ہے پھر وہ منجذب ہوتا ہے طرف خیر حق کے پھر وہ ہو جاتا ہے عبداللہ تو روشن ہو جاتی ہے اس پر ہر شے پھر اس کی نظر پیچھے ہٹتی ہے الٹے پاؤں ان امور مشتبہ اور ان شکوک کی طرف تو اس کو کشف ہو جاتا ہے ارادہ حق کا اور اس کا حکم تو گویا کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے پس اگر ہوتا ہے کلام کیا گیا تو کلام کیا جاتا ہے برابر اور اگر ہوتا ہے سمجھدار اور فہیم تو سمجھایا جاتا ہے اور تلقین کیا جاتا ہے اور تیرے واسطے عبرت ہے سورۃ انفال کہ سوال کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انفال سے تو نہ بیان کیا کہ کیا حکم حق کا ہے اس میں اور کیونکہ تقسیم کی جائے غنیمت اور رواں کیا اس حکم کو حق نے طرف ذات شوکت کے تاکہ کفر مٹ جائے پھر جب مجتمع ہوئے سوار اور ذات شوکت دونوں تو مختلف ہوئیں رائیں الہام حق تو جذب کرتا تھا ذات شوکت کی طرف اور میل طبایع جذب کرتی تھی طرف سواروں کے پھر ہدایت کیے گئے وہ لوگ طرف حق کے اور نازل ہوئی امن وسطر اور جنبش ہوئی دلوں کو طرف جہاد کے نہیں معلوم ہوتا تھا کہ اس کا مبدأ اللہ کا ارادہ ان کی مدد کا تھا یا امور طبیعہ تھی پھر جس وقت منجذب ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم حیز

www.maktabah.org

الحیز الذی تقول انه حیز الحق ما هو قلت همم الملأ الاعلیٰ وعظماء المؤمنین ومطمح بصائرهم تجمع فی تجلی من تجلیات الحق وهو حظیرة القدس وهو الذی قال النبی صلی الله علیه وسلم ان آدم احتج موسیٰ عند ربهما وهو قدم صدق عن ربهم ومن وجده فهو علی بیّنة من ربه ویتلوه شاهد منه ای یداخل نفسه لون من تلک الحضرة هی داعیة الحق فی قلب المؤمنین فتدبر فان المسئلة دقیقة.

حق کی طرف تو ان سے حقیقت امر اس کی بیان کی گئی پس اگر تم پوچھو کہ جسے تم حیز حق کہتے ہو، وہ بتاؤ کیا ہے؟ تو سنو! ملأ اعلیٰ اور عظماء مؤمنین کی ہمتیں اور ان کے مطمع نظر جمع ہوتی ہیں اللہ کی تجلیوں میں سے ایک تجلی میں اور وہ حظیرة القدس ہے اور وہ ہے جسے فرمایا نبی ﷺ نے حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی بحث ہوئی نزدیک اللہ کے اور وہ ہے قدم صدق عند ربہم اور جس نے اسے پایا، وہ ہے علیٰ بینته من ربه ویتلوه شاهد منه. یعنی اس کے نفس میں داخل ہوتا ہے رنگ اس درگاہ کا اور داعیہ حق ہے مؤمن کے قلب میں پس خوب غور کر کہ مسئلہ دقیق ہے۔

مشهد آخر بینما انا متوجه الیه صلی الله علیه وسلم اذ طلع نور شامخ امتلأ خیالی به وبقیت متحیرا من شعشعانة فقیل لی من باطنی علی طریقة الفراسة والتفطن هذا نور العرش وله مدخل عظیم فی نبوته صلی الله علیه وسلم ومعرفته حقیقة لا یتم الا بمعرفة هذا النور ثم انحدرت الی حیز الفکر والروية فتذکرت ما روی فی کتاب الدر المنثور فی قصة حزقیل من رؤیته نور العرش وانعقاد رسالته علیٰ لسان هذا النور.

مشهد آخر اس اثنا میں کہ میں متوجہ تھا طرف رسول اللہ ﷺ کے کہ یکایک ایک ایسا نور بلند ہوا کہ میرا خیال پُر ہوگیا اور میں اس کی چمک سے متحیر رہ گیا۔ تو میرے باطن سے آواز آئی بطریق فراستہ اور تفطن کے کہ یہ نور عرش ہے اور اس کو نبوت رسول اللہ ﷺ میں دخل عظیم ہے اور ان کی حقیقت کی معرفت پوری نہیں ہوتی جب تک اس نور کی معرفت نہ ہو۔ پھر میں نازل ہوا طرف حز فکر و رویت کے تو مجھے یاد آیا جو کتاب در منثور میں روایت ہے حزقیل کے قصہ میں رویت نور عرش سے اور اس کی نبوت کے منعقد ہونے سے اوپر زبان اس نور کے۔

مشهد اخریٰ بالاجمال سالته صلی الله علیه وسلم سوالا روحانیا کما نبهنا علیه مرارا عن التسبب

مشهد اخریٰ بالاجمال میں نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے روال روحانی جیسا کہ میں آگاہ کر چکا ہوں کئی بار کہ میرے واسطے تسبب اچھا ہے یا

www.maktabah.org

وترکه ایهما احسن لی فنفح الی
نفحته برد منها قلبی عن الاسباب
والاولاد والمنزل ثم کشف لی
فشاهدت طبیعتی ترکن الی الاسباب
وتستلذ بها وتطلبها وشاهدت
روحی ترکن الی التفویض ویستلذ
به ویطلبه وشاهدت ان بینهما
مدافعة والمرضی هو الذهاب الی مراد
الروح نعم لله لطف خفی سیظهر من غیر
اختیار ونفح نفحة اخری فبین ان مراد
الحق فیک ان یجمع شملا من شمل
الامة المرحومة بک فایاک وما قبل ان
الصدیق لا یکون صدیقا حتی یقول
له الف صدیق انه زندیق وایاک ان
تخالف القوم فی الفروع فانه
مناقضة المراد الحق ثم کشف
انموذجا ظهر لی منه کیفیة وتطبیق السنة
بفقة الحنفیة من الاخذ بقول احد
الثلثة وتخصیص عموماتهم والوقوف
علیٰ مقاصدهم والاقتصار علیٰ ما
نفهم من لفظ السنة ولیس فیه
تاویل بعید ولا ضرب بعض الاحادیث
بعضا ولا رفضا لحدیث صحیح بقول
احد من الامة وهذه الطریقة ان اتمها
الله واکملها فهی الکبریت الاحمر

ترک تسبب؟ تو مجھے ایک ایسی خوشبو آئی کہ جس کے
باعث میرا دل اسباب اور اولاد اور گھر کی طرف سے
سرد ہوگا۔ پھر مجھ کو کشف ہوا تو میں نے مشاہدہ کیا کہ
میری طبیعت تو مائل ہے اسباب کی طرف اور اس کا
ذائقہ چاہتی ہے اور اسے ڈھونڈتی ہے اور میری روح
راغب ہے طرف تفویض کے اور اس کی لذت چاہتی
ہے اور ڈھونڈتی ہے اور میں نے مشاہدہ کیا کہ دونوں
باہم جھگڑ رہے ہیں اور رضامندی الٰہی مراد روح میں
ہے اور سچ ہے کہ اللہ کی خفیہ مہربانی عنقریب بے
اختیار ظاہر ہوگی۔ پھر ایک اور خوشبو آئی اور ظاہر ہوا
کہ مراد حق کی ہے کہ تجھ میں جمع کرے وہ شے جو
امت مرحومہ سے چھٹ گئی ہے تو خبردار! اس سے بچو
جو کہا گیا ہے کہ صدیق نہیں ہوتا ہے۔ صدیق جب
تک اسے ہزار صدیق زندیق نہ کہیں اور خبردار! کبھی
قوم کا مخالف فروع میں نہ ہونا اس لئے کہ یہ ایک مراد
خداوندی کے منافی ہے پھر کھلا ایک اور نمونہ جس سے
فقہ حنفیہ کے یعنی امام اعظم اور صاحبین کے اقوال میں
سے کسی کے قول کو اختیار کرنے اور ان کے عمومات کی
تخصیص اور اس کے مقاصد پر وقوف اور لفظ حدیث
کے معنیٰ پر اکتفا کرنے میں حدیث کی مطابقت اور
کیفیت مجھ پر ظاہر ہوئی اور کشف ہوئی تخصیص ان
کے عمومات کی اور ان کے مقاصد کا وقوف اور فقہ حنفیہ
میں نہ تو تاویل بعید ہے اور نہ ضرب بعضے حدیث کے
بعضے پر اور نہ ترک کرنا ہے حدیث صحیح کے ساتھ قول
ایک کے امت میں سے اور اس طریقہ کو اگر اللہ تعالیٰ

www.maktabah.org

والاکسیر الاعظم ثم نفخ نفحة اخریٰ فطنت فیھا وصاة منه باخذ طریقة الانبیاء والتحمل لاعبائھم والتصدی لخلافتھم والشفقة علی الناس تعلیماً وارشاداً او دعاءً رفاھیتھم وطلب ما یکون فیه صلاحھم ظاھرا ومعنیٰ وفقنا اللہ سبحانه للاخذ بسنة نبیه علیه الصلوٰة والسلام.

پورا اور کامل کرے تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہے۔ پھر ایک خوشبو آئی اور اس میں میں نے دریافت کیا وصیت کو اس سے واسطے اختیار کرنے طریقہ انبیاء کا اور تحمل کرنا ان کی طرح سختیوں کا اور متصدی ہونا ان کی خلافت کا اور لوگوں پر شفقت کرنا از روئے تعلیم وارشاد کے اوران کی دعائے رفاہیت کرنے اور صلاح ان کے واسطے طلب کرنے ظاہر اور باطن۔ اللہ سبحانہ ہم کو توفیق بخشے سنت نبی ﷺ کی۔

مشھد اٰخر توجھت الی قبور ائمة اھل البیت رضوان اللہ علیھم اجمعین فوجدت لھم طریقة خاصة ھی اصل طرق الاولیاء وانا ابین لک تلک الطریقة وابین لک ماذا انضم معھا حتی صار طریقة الاولیاء فاقول طریقتھم الالتفات الی الیا داشت اعنی التیقظ الاجمالی الی المبدأ ولو من وراء الحجب ولٰکن مع الذھول عن الحجب ومع الذھول عن ان ھذا التیقظ من جوھر النفس او من العلم الحصولی وبالجملة تیقظ بسیط والتفات الی ھذا التیقظ بنوع ما فھٰذہٖ طریقتھم ولما فنی جوھر النفس من الاولیاء فی ھذہ النقطة صار لفنائھم ھیئة اخری وراء التفات ثم الھموا سبیلا یھتدون بھا الی الفناء فظھر الولایات بطولھا وعرضھا.

مشھد اٰخر متوجہ ہوا میں طرف قبور ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کے تو میں نے پایا ان کا ایک طریقہ خاص کہ اصل طریقہ اولیاء کا وہی ہے سو میں تم سے بیان کرتا ہوں وہ طریقہ اور تم سے بیان کرتا ہوں جو اس طریقہ سے منضم ہوگیا ہے، یہاں تک کہ وہ ہوگیا ہے طریقہ اولیاء کا سو تم سنو وہ ان کا طریقہ یادداشت کی طرف التفات ہے یعنی ایک تیقظ اجمالی مبداء کی طرف اگرچہ پردوں کے پیچھے ہو لیکن ذہول ہو پردوں سے اور ذہول اس امر سے کہ یہ بیداری جو ہر نفس سے ہے یا علم حصولی سے ہے۔ غرض تیقظ بسیط ہے اور التفات اس بیداری کے کس نوع سے ہے۔ پس یہ طریقہ ہے ان کا اور جبکہ فانی ہوگیا جوہر نفس اولیاء سے ان نقطہ میں تو ان کی فنا کی اور ہی صورت ہوگئی، سوائے التفات کے پھر ان کو ایسے رستے الہام ہوئے جن سے ہدایت پائیں طرف فنا کے۔ پس ظاہر ہوئیں ولایتیں مع طول اور عرض کے تمام۔

www.maktabah.org

مشاهد اخرىٰ استفدت من جناب النبی صلى الله عليه وسلم ان كل من حصل منه قصور فی نقص العلاقات والحبية من قلبه واثبات محبته الحق سبحانه وفی عداوة الغير او السوىٰ كما قال سيدنا ابراهيم عليه السلام انهم عدو لى الا رب العالمين والاكباب على الهيمان به تحققا لا معرفة فقط فانه مغرور كائنا من كان سواء منعه عن هذه الحالة العلاقات الطبيعة والاستغراق فی مشاهدة سريان الوحدة فی الكثرة بحيث يصير محبا لكل شیء لما فيه من سريان محبوبه او غير ذلك من الموانع واستفدت منه صلى الله عليه وسلم ثلثة امور خلاف ما كان عندی وما كان طبيعتی تميل اليه اشد ميل فصارت هذه الاستفادة من براهين الحق تعالىٰ على احدها الوصاة بترك الالتفات الى التسبّب فانی كلما انحدرت الى الطبيعة غلب علىّ العقل المعاشی فصرت احب التسبّب ويحول فكری فی تمهيد الاسباب التی يحصل منها الاولاد والاموال وكلما لحقت بالنبی صلى الله عليه وسلم وبالملأ الاعلىٰ جردت عن هذه الرديبة اخذ منی العهود والمواثيق ان لا التسبب حتى صارت مناقضه هذا

مشہد اخریٰ مستفید ہوا میں درگاہ نبی ﷺ سے کہ جس شخص سے قصور ہو اس کے دل سے نقص علاقات حبیہ اور اثبات محبت حق تعالیٰ میں اور اس کے غیر رسوا کی عداوت میں جیسا کہ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے: انهم عدو لى الا رب العالمين اور منہ کے بل گرنے میں سب اس کی سرگشتگی عشق میں از روئے تحقیق کے نہ فقط معرفت کے تو وہ شخص مغرور ہے اس میں کوئی ہو برابر ہے کہ اسے منع کیا ہو اس حالت سے علاقات طبیعت نے یا مشاہدہ سریان وحدت نے الکثرت کے استغراق نے اس حیثیت سے کہ ہر شے کو دوست رکھے، اس لئے کہ اس کے محبوب کا اس میں سریان ہے، یا سوا اس کے اور کوئی موانع میں سے اور استفادہ کیا میں نے آنحضرت ﷺ سے تین امور اپنے عندیہ کے خلاف اور اس کے خلاف جدھر میری طبیعت بہت مائل تھی تو یہ استفادی ہوگئی میرے واسطے برہان حق تعالیٰ کی ایک تو وصیت ترک التفات کی طرف تسبب کے کیونکہ جب میں نزول کرتا تھا طبیعت کی طرف تو مجھ پر عقل معاش غلبہ کرتی تھی۔ میں دوست رکھتا تھا اسباب معاش کو اور دوڑاتا تھا فکر کو تمہید اسباب میں جس سے حاصل ہو مال اور اولاد اور جب میں لاحق ہوا نبی ﷺ سے اور ملاء اعلیٰ سے، اس رذیلیت سے مجرد اور آزاد ہوگیا اور مجھ سے عہد و پیمان لیا گیا کہ چھوڑوں تسبب کو یہاں تک کہ تناقض ان دونوں امروں میں محسوس ہوا بمنزلہ ظلمت اور نور کے یا اچھی

www.maktabah.org

لذلک محسوسة بمنزلة الظلمة والنور
والنسیم الطیب والمحرور واکثر ما فی
من الامور لا مناقضة فیها بل هی علی متن
الصواب بحمد الله یکون الطبیعة
مستسلمة للالهام ولکن ابقی علی کل
شیء من مناقضه هذا الامر لسر عجیب
وثانیها الوصات بالتقید بهذه المذاهب
الاربعة لاخرج منها والتوفیق ما استطعت
وجبلتی تابی التقلید وتانف منه راسا ولکن
شیء طلب منی التعبد بخلاف نفسی وهنا
نکتة طویت ذکرها وقد تفطنت بحمد الله
بسر هذه الحیلة وهذه الوصاة وثالثها
الوصاة بتفضیل الشیخین رضی الله عنهما
فان طبیعتی وفکرتی اذا ترکتا وانفسهما
قضلتا علیا کرم الله وجهه واحباه اشد
محبته ولکن شیء طلب منی التعبد به
خلاف المشتهی وهیهات هذه المناقضات
منی لولا ان شدة الجامعیة هی التی
اوقعتنی فی ذالک.

مشهد آخر رایت وانا اطوف
بالبیت العتیق لنفسی نورا
عظیما یغشی الاقالیم ویبهر
اهلها وفطنت ان القطبیة اعنی
الارشادیة انما یصح بمثل هذا
النور الذی یبهر ولا یبهر ویغلب

ہوا اور گرم ہوا کے اور اکثر مجھ میں جو امر تھے ان
میں مناقضہ نہ تھا، بلکہ وہ بطریق صواب کے تھا۔
الحمد للہ کہ طبیعت سلامتی طلب تھی واسطے الہام کے
لیکن باقی تھی ایک شے پر مناقضہ سے واسطے ایک سر
عجیب کے اور دوسرا امر ہے ان مذاہب اربعہ کی تقلید
کی وصیت کہ میں نہ نکلوں ان سے اور موافقت
کروں تا بمقدور اور میری سرشت انکار تقلید کا اور
انکار اس سے روگردانی کرتی تھی جو شے طلب کی گئی
مجھ سے وہ تقلید کی پیروی ہے بخلاف میرے نفس
کے اور یہاں ایک نکتہ ہے کہ میں نے اس کا ذکر
موقوف کیا اور الحمدللہ کہ مجھ کو اس حلت اور اس
وصیت کا راز دریافت ہوگیا اور تیسرا امر وصیت اس
امر کے کہ تفضیل شیخین ؓ کے کیونکہ جب میری
طبیعت اور فکر چھوڑی جاتی تھی تو وہ دونوں تفضیل
کرتی تھیں حضرت علی کرم اللہ وجہ کی اور ان سے
بہت ہی محبت رکھتے تھے، لیکن اس میں بھی مجھ سے
اس کی تعبیر کرائی جاتی خلاف خواہش کی۔ افسوس یہ
مناقضے مجھ سے نہ ہوتے تو شدت جامعیت نہ ہوتی
جس نے مجھ کو اس میں ڈالا۔

مشہد آخر میں نے دیکھا جس وقت میں
طواف کر رہا تھا کعبہ شریف کا اپنے نفس میں ایک نور
عظیم کہ اس نے ڈھانک لیا شہروں کو اور روشن کردیا
ہے ان کے اہل کو۔ میں نے دریافت کیا کہ قطبیت
یعنی ارشادیت صحیح ہوتی ہے اسی نور سے کہ سب پر
غالب ہے، کسی کا کسی سے مغلوب نہیں ہوتا اور سب کو

www.maktabah.org

ولا يغلب وان من شيء الا ياتي عليه ولا يؤتي فتدبر.

مشهد آخر هذا البيت العتيق والبناء الشامخ رايت فيه همم الملأ الاعلىٰ والملأ السافل ملصقة به متعلقة تعلقا يشبه تعلق النفس بالبدن ورايته محشوّا بهممهم وارواحهم كالورد يكون محشوا بماء الورد والقطن يتخلله الهواء ورايت نبعاث دواعي الناس الى هذا البيت لانتباط هممهم بحضرة فيها الملأ الاعلىٰ والسافل.

مشهد آخر اطلعني الله سبحانه على ما هو فاعل بي ومانح لي من النعم الظاهرة والباطنة او عطاني العصمة من المواخذة دنيا وآخرة فكل ما تجري عليّ من الشدائد فانما هو من مقتضيات الطبيعة لا من باب المواخذة من عليٰ بهذان اخبرني بانه شيء قل ما منح به لاوليائه واعطاني برد العيش وجعلني لي من كل سعادة نصيبا معتدا به وكساني خلعة الخلافة الباطنة فظهر هذا السر دفعة وبهر عقلي ثم انفسر علي بعد ففهمت الامر علي ما هو عليه.

تحقيق شريف قد يكشف على العارف ما سياتيه من نعم الله سبحانه واهل الله على طبقتين في كشف هذه الامور

روشن کرتا ہے اور آپ کو کوئی روشن نہیں کرتا اور ہر شے پاس آجاتی ہے اور یہ کہیں نہیں جاتا، پس غور کر۔

مشہد آخر اس بیت عتیق یعنی کعبہ شریف کو اور اس بناء بلند کو میں نے دیکھا کہ اس میں ہمتیں ملاء اعلیٰ کی اور ملاء سافل کی ملصق ہیں اس سے اور اس سے ایسی متعلق ہیں جیسے نفس بدن سے اور میں نے دیکھا اس کو بھرا ہوا ان کی ہمتوں اور ان کی ارواحوں سے جیسے گلاب کے پھول میں عرق گلاب اور روئے میں ہوا اور میں نے دیکھا برانگیختہ ہونا لوگوں کی طرف خواہشات کا اس بیت شریف کی طرف بسبب وابستہ ہونے ان کی ہمتوں کے ساتھ اس کے جسم سے ملاء اعلیٰ وملاء سفلیٰ۔

مشہد آخر اطلاع دی مجھ کو اللہ سبحانہ نے بعد اس سے کہ جو وہ مجھ سے کرنے والا ہے اور دینے والا ہے۔ مجھ کو نعمتیں ظاہر اور باطن کی اور عطا کی مجھ کو عصمت دنیا و آخرت کی مواخذہ سے پس جو سختیاں کہ مجھ پر گذریں، وہ مقتضیات طبیعت سے ہیں نہ مواخذہ کی وجہ سے مجھ پر اس کا احسان کیا اور خبر دی مجھ کو کہ وہ ایک ایسی شے ہے کہ کم ملی ہے اولیاء کو اور عطا کی مجھ کو خوش زندگانی اور ہر سعادت سے مجھ کو اچھا حصہ دیا اور مجھ کو خلافت باطن کا خلعت پہنایا۔ پس ظاہر ہوا یہ راز ایک دفعہ اور متحیر ہوگیا میں۔ پھر ظاہر ہوا مجھ پر اس کے بعد تو سمجھ گیا میں جو تھا۔

تحقیق شریف کبھی عارف پر کشف ہوجاتی ہیں وہ نعمتیں جو اللہ کی طرف سے آنے والی ہیں، پس ان امور کے کشف کے اعتبار سے اہل اللہ کے

www.maktabah.org

فاصحاب الکشف الهی یرون تلک الموافقة فی مرآة الحق اعنی یرون تحدیق الحق بهذه العبد ویعرفون انعقاد ارادة فی الملأ الاعلیٰ بایجاد کذا وکذا وتقریب کذا وکذا ولیس نظرهم ینصرف الی نفس تلک الواقعة فلذالک لا یستطیعون ان یخبروا عن تفاصیل تلک الواقعة کما یخبر عنها صاحب الکشف الکونی وربما انکشف لهم خزائن تلک الافاضات من الملأ الاعلیٰ ومنابعها کما قال عن من قائل

وان من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزلها الا بقدر معلوم فیبهر الحواس الظاهرة والباطنة التی هی اجزاء بهیمیة منه فی بعض الاحیان ما یتشعشع علیه من انوار الخزائن والمنابع ولا یدری ما هذا المقدار الذی ینزله وهذه حضرة عجیبة ینبغی ان یحتاط فیها لئلا یختلط بتلک لحضرة رویة وتفکر وحدیث نفس فیری الصغیر کبیرا والحقیر عظیما لمعنی فی المراة فیخبر بکبیر هذا المقدار النازل وعظیمه فیکذب وهذا احد مظان قوله

تبارک وتعالیٰ: وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته واصحاب الکشف الکونی یطلعون علی تلک الواقعة بمثل رؤیا او

دو گروہ ہیں۔ اصحاب کشف الٰہی تو دیکھتے ہیں اس واقعہ کو مرآت حق میں یعنی دیکھتے ہیں حق کی نظر اس بندہ پر اور پہچان لیتے ہیں اس سے ارادہ منعقد ہونے کا ملاء اعلیٰ میں ایسے اور ایسے ایجاد اور تقریب کے ساتھ اور ان کی نظر اس واقعہ کی حقیقت کی طرف نہیں پھرتی، تو اس واسطے وہ خبر نہیں دے سکتے اس واقعہ کے تفصیلوں کی جس طرح خبر دیتے ہیں اس کی صاحب کشف کونی اور کبھی ان کو منکشف ہوتے ہیں خزانے افاضات ملاء اعلیٰ کے اور ان کے چشمے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

ان من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزلها الا بقدر معلوم. پس غالب ہوجاتے ہیں حواس ظاہری اور باطنی پر خزائن اس کے اور چشموں کے وہ انوار جو اس پر چمکتے ہیں اور نہیں دریافت ہوتا ہے کہ کس قدر ہے جو نزول ہوگا اور یہ درگاہ عجیب ہے۔ چاہیے کہ احتیاط کرے اس میں تا مخلوط نہ ہوجائے یہ درگاہ رویت وتفکر وحدیث نفس سے کہ دیکھے صغیر کو کبیر اور حقیر کو عظیم بسبب معنیٰ مرآت کے تو خبر دی بڑائی اس مقدار نازل کی اور عظمت اس کی تو پھر جو جھوٹا ٹھہرے اور یہ کہ ایک مظنہ ہے مظان سے قول اللہ تبارک وتعالیٰ: وما ارسلنا

من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته اور اصحاب کشف کونی مطلع ہوتے ہیں اس واقعہ پر مانند خواب یا ہاتف کے لئے جانے خزائن اور مبادی کے تو اگر ہوتے

www.maktabah.org

هاتف من غير معرفة الخزائن والمبادى فان كانوا ممن لا يحتاجون الىٰ تعبير لموافقة تصوير خيالهم بتصوير الطبيعة الكلية معنىٰ مثالى فى جسد ارضى جسم او جسمانى كان الامر علىٰ ما رأوا من غير تفاوت والا احتاجوا الى التعبير وكان الوقوف على حقيقة الامر اصعب من خرط القتاد.

تحقيق شريف لـلامة المرحومة اسوة حسنة برسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحاب الخلافة الظاهرة اعنى المعين باقامة الحدود واعداد ادوات الجهاد وسد الثغور واجازة الوفود وجباية الصدقات والخراج وتفريقها على مستحقيها وفصل الاقضية والنظر فى اليتامىٰ واوقاف المسلمين وطرقهم ومساجدهم واشباه هذا الامور فمن كان مشتغلا بهٰذه الامور نسمّيه بالخليفة الظاهرة لهم اسوة حسنة برسول الله صلى الله عليه وسلم فيما سن من هذا الباب التفصيل المذكور فى كتب الحديث ولاصحاب الخلافة الباطنية عنى المعتنين بتعليم الشرائع والقرآن والسنن والأمرين بالمعروف والناهين عن المنكر والذين يحصل بكلامهم نصرة الدين اما بالمجادلة كالمتكلمين او بالموعظة الخطبا الاسلام

ہیں ان میں سے جو تعبیر کی حاجت نہ رکھیں بسبب موافق ہونے ان کے خیال کے تصویر کے تصویر طبعیہ کلیہ کے ساتھ واسطے معنیٰ مثالی کے جو جسد ارضی میں ہے جسم ہو یا جسمانی تو ہوتا ہے وہ امر ویسا ہے جیسا انہوں نے دیکھا بلا تفاوت اور نہیں تو حاجت ہوتی ہے تعبیر کی اور حقیقت امر پر اس وقت واقف ہونا درخت خاردار پر ہاتھ پھیرنے سے زیادہ دشوار ہوتا ہے۔

تحقیق شریف امت مرحومہ کے واسطے رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہت خوب ہے۔ اصحاب خلافت ظاہری کو حدیں جاری کرنے اور اسباب جہاد تیار کرنا اور حدود وولایت نگاہ رکھنے اور ایلچیوں کو اجازت دینے اور فراہم کرنا صدقات کا اور خراج کا اور اس کو اس کے مستحقوں پر تفریق کرنا اور قضا یا فیصل کرنے اور یتیموں کا غور کرنا اور مسلمانوں کے اوقات اور ستون کی حفاظت اور مسجدوں کی خبر گیری اور علیٰ ہٰذا القیاس جو ان امور میں مشغول ہو، اس کو ہم خلیفہ ظاہری کہتے ہیں اس کے واسطے پیروی رسول اللہ ﷺ کی بہت اچھی ہے جو طریقہ رسول اللہ ﷺ کا ہے اس باب میں اور اس کی تفصیل کتب حدیث میں مذکور ہے اور جو اصحاب خلافت باطنی ہیں یعنی شرائع تعلیم کرتے ہیں اور قرآن شریف اور حدیث شریف اور اچھی باتیں بتاتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور جن کے کلام سے دین میں نصرت حاصل ہوتی ہے، یا تو مجادلہ سے جیسے

www.maktabah.org

او بصحبتهم كمشايخ الصوفية والذين يقيمون الصلوٰة والحج والذين يدلّون علىٰ طريق اكتساب الاحسان والمرغبون فى التمسك والزهد والقائمون بهٰذا الامر هم الذين نسمّيهم ههنا بالخلفاء الباطنين لهم اسوة حسنة برسول الله صلى الله عليه وسلم فيما سن من هٰذا الباب بالتفصيل المذكور فى كتب الحديث فهٰذه المقدمة بكليتها مجمع عليها ولذٰلك ترى الفقهاء ياخذون بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فى اشباه هٰذه المظان ويتمسكون بها ذٰلك ولما اصّلنا هذا الاصل فلنا ان نفرع عليه الاخذ بالبيعة وقد ذكرنا هٰذه المسئلة فى القول الجميل فى بيان سواء السبيل ولنا ان يفرع عليه بعث الدعاة والرسول فان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبعث فى الاقطار والقبائل من يدعوهم الى الايمان بالله ورسوله ويبلغهم الشرائع كما بعث ابا موسىٰ رضى الله عنه الى الاشعريين واباذر رضى الله عنه الى غفار واسلم وعمرو بن مرة رضى الله عنه الى جهينة وعامرًا الحضرمى رضى الله عنه الىٰ بنى عبدالقيس وصعب بن عمير رضى الله عنه الى اهل المدينة ولم يفوض اليهم شيئا من امور الخلافة الظاهر انما كان شانهم دعوة

متکلمین نصیحت سے یا جیسے واعظین یا صحبت سے جیسے مشائخ صوفیہ اور جو قائم کرتے ہیں نماز اور حج ادا کرتے ہیں اور جو لوگ رہنمائی کرتے ہیں احسان کے طریق حاصل کرنے کے اور ترغیب دیتے ہیں عبادت اور زہد کی ان لوگوں کو ہم کہتے ہیں خلیفہ باطنی۔ ان کے واسطے پیروی اچھی ہے رسول اللہ ﷺ کی جو فرمادیا ہے آپ نے اس باب میں جس کی تفصیل مذکور ہے کتب حدیث میں۔ پس اس مقدمہ کل پر اجماع ہے اور اسی واسطے تم دیکھتے ہو کہ فقہا اخذ کرتے ہیں سنت رسول اللہ ﷺ اور سند لیتے ہیں سنت رسول اللہ ﷺ سے اس میں اور جب ہم نے اس کو اصل قرار یا تو ہمارے واسطے جائز ہے کہ ہم اس پر بیعت لینے کا مسئلہ متفرع کریں اور اس مسئلہ کو ہم نے قول الجمیل فی سواء السبیل میں ذکر کردیا ہے۔ ثواب ہمارے واسطے ان جیسے امور میں ہے کہ ہم تفریع کریں اس پر بھیجنا داعیوں اور نائبوں کا کیونکہ رسول اللہ ﷺ بھیجتے تھے اطراف میں اور قبائل میں ایسے لوگ جو داعی ہوں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کی طرف اور ان کو احکام شرعی پہنچائیں۔ چنانچہ آپ نے بھیجا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو قبیلہ اشعری میں اور ابوذر رضی اللہ عنہ کو غفار اور اسلم میں اور عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کو طرف جہینہ کے اور عامر حضرمی رضی اللہ عنہ کو طرف بنی عبدالقیس کے اور مصعب ابن عمیر رضی اللہ عنہ کو طرف اہل مدینہ کے اور ان کو کچھ تفویض نہ کیا امور خلافت ظاہر میں سے۔

www.maktabah.org

الناس الی الاسلام وتعلیم القرآن وسنن وفرق بین الخلیفة الظاهر والخلیفة الباطن من حیث ان تعدد اهل الباطن لا یقضی الیٰ تحاصم ونزاع دون الخلافة الظاهر وفرق بین الخلیفة وبین الداعی والرسول فان الخلیفة ینبغی ان یکون عالمًا وسیع العلم وسیع الکلام والداعی ینبغی ان یکتب له عهد یعمل علیه لیس له وراء ذٰلک ویرجع فما اشکل الی الخلیفة واکثر سنن الدعاة والرسول تؤخذ من بعث النبی صلی الله علیه وسلم ایاهم الی قوامهم قبل الهجرة فتدبر.

مشهد آخر وجدت روحی تضاعفت وعظمت وسبغت واتسعت فتاملت فی هذه الوجدان ففطنت بانه شیء یجده العارف وسره حلول اسرار الحضرات الٰهیة المنعقدة فی الملأ الاعلیٰ بروحه ونزول برکات الاسماء الٰهیة المنعقدة فی المدارک الجمیلة اوّلا والمنفسرة بآیات متلوة منزلة علیٰ قلب رسول مجتبیٰ او اسماء مشهورة صار التعبیر بها عن الحق بحسب صدور تلک الآثار منه جبلة مجبولة وطبیعة ودیدنا فی الناس ثانیا فحلول تلک الحضرات والبرکات

پس ان کا یہ کام تھا کہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں اور تعلیم کریں قرآن شریف اور سنت اور فرق خلیفہ ظاہری اور باطنی میں یہ ہے تعدد اہل باطن سے نزاع باہمی نہیں ہوتا۔ ان کی آپس میں خصومت نہیں ہوتی بخلاف اہل ظاہر کے اور فرق درمیان خلیفہ اور داعی کے اور ایلچی کے یہ ہے کہ خلیفہ تو چاہیے عالم وسیع العلم وسیع الکلام اور داعی کو لکھ دیا جائے ایک دستور العمل اس پر عمل کرے۔ اس کے سوا جو مشکل بات ہو تو خلیفہ سے رجوع کرے اور اکثر طریقے داعیوں اور ایلچیوں کے اخذ کیے جاتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے داعی اور ایلچی بھیجنے سے طرف قوموں کی ہجرت سے پہلے پس غور کرو۔

مشھد آخر میں نے اپنی روح کو پایا کہ وہ دوچند اور عظیم اور فراخ اور وسیع ہوگئی، تو میں نے اس بات کو سوچا تو دریافت ہوا کہ عارف اس شے کو پاتا ہے اور اس کا راز یہ ہے کہ حضرات الٰہیہ کے اسرار جو منعقد ملاء اعلیٰ میں عارف کی روح میں حلول کرتے ہیں اور نزول ہوتا ہے برکات اسماء الٰہی کا جو منعقد ہیں مدارک جمیلہ میں اولاً اور منفسر ہیں سات آیات متلوہ منزلہ اوپر قلب رسول مجتبیٰ ﷺ یا اسمائے مشہورہ جن کو تعبیر کرتے ہیں حق سے موافق صدور ان آثار کے اس سے از روئے سرشت وجبلت کے اور طبیعت لوگوں کی اور عادات کے ثانیاً پس حلول ان حضرات کا اور برکات کا عارف لوگوں کی روح میں پیدا کرتا ہے وسعت وفراخی اور قوت۔ پس نہ دیکھے گا تو کسی کو کہ وہ ایسے

www.maktabah.org

بروحه يورث فيها سعة وقوة فلن ترى احدا يحدق فى مثل هذا الرجل الا امتلأ منه رعبا وتعظيما وظهر من سبحات وجهه كرم ذات وظهرت البركات فى فراسته وهمته فهذا سر هذا الوجدان واصله.

مشهد آخر رايت حضرة نسبتها من الطبيعة الكلية نسبة قوة الارادة والعزم المقرونين بالتحريك من طبيعة فرد من افراد الانسان فكما ان خيال الانسان يتمثل فيه لذة جلب نفع او دفع ضر ثم يصطفى الخيال خلاصة هذه الصورة فيلقيها فى تلك القوة فتنبعث القوة فيحصل العزم فيحصل تحريك العضلات الى الفعل المطلوب فكذلك النفس القوية المتجردة يتمثل عندها همة ظهور واقعة فى الناسوت فتصطفى خلاصة تلك الصورة المطلوبة فتحملها مع معرفتها بربها الى تلك الحضرة فينبعث القضاء من قلب الطبيعة الكلية وتحصل صورة الواقعة فى المثال ثم اذا جاء وقت حدوث الواقعة فى الناسوت احدثها الله كما خلقها فى المثال وفطنت ان تاثير الهية بالوجه الذى ذكرنا هو كمال الانسان وانه معد لصيرورة النفس جارحة من جوارح الحق فى البرزخ.

شخص کو غور سے دیکھے اور اس کے رعب میں نہ آجائے اور اس کی عظمت سے اور تعظیم سے پیش نہ آئے اور ظاہر ہوتا ہے اس کے جلالت چہرہ سے اس کی ذات کا کرم اور اس کی فراست وہمت میں برکتیں۔ پس یہ اس وجدان کا سر اور اس کی اصل ہے۔

مشہد آخر یعنی دیکھی ایسی درگاہ کہ اس کی نسبت طبیعت کلیہ سے ایسی ہے جیسے نسبت قوت ارادہ وعزم کی در حالیکہ مقرون ہوں حرکت طبیعت سے کسی فرد کے افراد انسان میں سے تو جس طرح انسان کے خیال میں لذت نفع حاصل کرنے کی یا ضرر دفع کرنے کی متمثل ہوتی ہے پس خیال خلاصہ اس صورت کا چھانٹ لیتا ہے اور اس قوت میں اس کو ڈال دیتا ہے تو وہ قوت برانگیختہ ہوتی ہے تو عزم حاصل ہوتا ہے۔ پھر عضلات کو حرکت حاصل ہوتی ہے طرف مطلوب کے۔ اسی طرح نفس قوی مجرد کے نزدیک متمثل ہوتی ہے ہمت ظہور واقعہ کے بیچ عالم ناسوت کے اور نکال لیتی ہے خلاصہ اس صورت مطلوبہ کا اور اٹھا لے جاتی ہے اپنے رب کی معرفت کے ساتھ اس درگاہ میں پھر برانگیختہ ہوتا ہے حکم طبیعت کلیہ کے قلب سے اور عالم مثال میں صورت واقع آتی ہے۔ پھر جس وقت عالم ناسوت میں اس واقعہ کے پیدا ہونے کا وقت آتا ہے، اللہ اس کو پیدا کر دیتا ہے جیسے پیدا کیا تھا عالم مثال میں، تو میں نے دریافت کیا کہ ہمت کی تاثیر اس وجہ سے جو ہم نے بیان کی، یہی انسان کا کمال ہے اور وہ معد ہے اس بات کی نفس جارحہ ہو جائے حق کے جوارح سے عالم برزخ میں۔

www.maktabah.org

تحقیق شریف قد ینکشف علی العارف ان القضاء تعلق حتما بایجاد الواقعة الفلانیة علیٰ نحو کذا و کذا وان القدر فی ذلک مبرم ثم یدعو الله هذا العارف بجهد همته ویلح فی الدعاء حتیٰ ینقلب القضاء قضاء بایجادها علیٰ نحو آخر فیوجد حسب الهمت وذالک کما روی عن سیدی عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه فی قصة تاجر من اصحاب حماد الرباس و کما وقع لسیدی الوالد رضی الله عنه فی قصة مرزا هدایت الله وغیرها وفیه من الاشکال ما لا یخفی والحق عندی انه یکون علیٰ وجهین احدهما ان بعض الاسباب العالیة اقتضیٰ هذا الامر اقتضاء متاکدًا و کل اقتضاء فانما فیه شیء واحد ولیس فیه احتمال نقیضه وانما فیه صورة الواقعة کاملة وافرة من غیر انقباض یرد علیها بسبب آخر فانکشف علیه هذا الاقتضاء المتاکد بصورته وهیئته ورای منبع القدر المبرم من کرة هذا الاقتضاء ولم یره صراحا فظن انه القدر المبرم ثم ان همته صارت سببا من الاسباب المعدة لنزول القضاء فعند مزاحمتها تلک الاسباب کانت حکمة الله ان یقبض امرا عما کان علیه ویبسط امرا عما کان علیه

تحقیق شریف کبھی منکشف ہوتا ہے عارف کو کہ قضا ضرور متعلق ہے فلاں واقعہ کے ایجاد کرنے میں اس طرح اور اس طرح اور اس میں تقدیر مبرم ہے۔ پھر وہ عارف دعا کرتا ہے اپنی کوشش ہمت سے اور دعا میں الحاح کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ قضا منقلب ہوجاتی ہے ایجاد میں دوسری طرح پر اور پاتا ہے اس کو حسب ارادہ۔ چنانچہ روایت ہے حضرت سیدی عبدالقادر جیلانی ؓ سے بیان میں ایک سوداگر کی جو حضرت حماد رباس کے اصحاب میں سے تھا اور جیسا کہ واقع ہوا جناب والد ؓ سے بیچ قصہ مرزا ہدایت اللہ وغیرہ کے اور اس میں جو اشکال ہے، وہ مخفی نہیں ہے اور حق میرے نزدیک یوں ہے کہ یہ امر دو وجہوں پر ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ بعضے اسباب عالیہ مقتضی ہوتے ہیں اس امر کے از روئے اقتضائے متاکد کے اور بیشک ہر اقتضاء میں ایک شے واحد ہے۔ اس کے نقیض کا احتمال اس میں نہیں ہے اور بیشک اس میں صورت واقعہ کی کامل اور وافر ہے بغیر کسی انقباض کے جو اس پر وارد ہو کسی اور سبب سے تو منکشف ہوتا ہے عارف پر یہ اقتضائی متاکد اپنی صورت اور ہیئت پر اور دیکھتا ہے منبع قدر مبرم کا روزن سے اس اقتضاء کے اور اس کو نہیں دیکھتا صریحاً پس گمان کرتا ہے کہ قدر مبرم ہے۔ پھر اس کی ہمت بہت ہوجاتی ہے اسباب معدہ میں سے واسطے نزول قضا کے، پس وقت مزاحمت ہونے ان اسباب کے اس ہمت سے اللہ کی حکمت ایک امر قبض کرلیتی ہے اور دوسرا امر بسط کردیتی ہے تو مراد

www.maktabah.org

فیظهر المراد والثانی ان الله سبحانه یخلق صورة تلک الواقعة فی عالم المثال من اجزاء القوی الروحانیة قبل ان یخلقها من الاجزاء الجسمانیة ثم ینزلها الی الدنیا فتصیر متحدة بالواقعة الناسوتیة وهٰذا معنیٰ انزال الانعام وانزال المیزان والحدید وانزال البلاء فعیالجها الدعاء فهٰذا الصورة المخلوقة فی عالم المثال ربما یلحفها المحو قال عز من قائل یمحوا الله ما یشاء ویثبت وعنده ام الکتاب والمحو هو الذی سمی رد قضائی قوله صلی الله علیه وسلم لا یرد القضاء الا الدعاء فیکشف علی العارف وجود تلک الواقعة ویعبر عن ذٰلک بالقضاء المبرم ثم تصادمه الهمة فتحوله عن متن طبیعة والله اعلم.

تحقیق شریف ایضا قد یعد الله سبحانه لواحد من اهل الله موعودا ثم لا یظهر الامر علی ما وعد مع کون الهام حقا فیشکل هٰذا علیٰ کثیر من الناس تکلم المشایع فی دفع الاشکال فقالوا ربما یکون اللطف بهٰذا العبد ان یوعد یوعد هینی یرغب فیه وینتظر الیه ثم لا یوفی بالوعد ویترقی من حب النعمة الی حب المنعم ومن حب الافعال الی حب الذات

ظاہر ہوتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ پیدا کرتا ہے صورت اس واقعہ کی عالم مثال میں اجزائے قوائے روحانیہ سے پہلے اس سے کہ اس صورت واقعہ کو پیدا کرے اجزائے جسمانیہ سے، پھر اسے دنیا کی طرف نازل کرتا ہے تو متحد ہوجاتی ہے وہ صورت واقعہ ناسوتیہ سے اور یہ معنیٰ ہیں نازل کرنے انعام اور میزان اور حدید کے اور نازل کرنے بلا کے پس معالجہ کرتی ہے اس کا دعا پھر یہ صورت مخلوقہ عالم مثال کبھی محو ہوجاتی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: یمحوا الله ما یشاء ویثبت وعنده ام الکتاب اور محو وہ شے ہے جس کا نام رد قضا ہے قول آنحضرت ﷺ میں کہ اس کے پاس اصل کتاب ہے۔ لا یرد القضاء الا الدعاء. پس کشف ہوتا ہے عارف پر وجود پر اس واقعہ کا اور تعبیر کرتا ہے اس کو قضائے مبرم، پھر مصادم ہوتی ہے اس کو ہمت تو پھر دیتی ہے اس کی طبیعت کے متن سے واللہ اعلم۔

تحقیق شریف کبھی وعدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ سبحانہ کسی اہل اللہ سے، پھر نہیں ظاہر کرتا اس امر کو اس وعدہ پر باوجود یہ کہ الہام حق ہے تو مشکل ہوتی ہے یہ بات اکثر لوگوں پر۔ اس اشکال کے دفع کرنے میں مشائخ نے کلام کیا ہے تو کہا ہے مشائخ نے کہ اکثر اوقات لطف الٰہی اس بندہ پر ہوتا ہے کہ ایک اچھا وعدہ کرتا ہے جس سے اسے رغبت ہے، اس کا انتظار کرتا ہے۔ پھر وہ وعدہ وفا نہیں ہوتا تو یہ بندہ محبت نعمت سے ترقی کرکے منعم کی محبت کرتا ہے اور افعال کی حب

www.maktabah.org

والصفات يريدون ان ترك الوفاء بالوعد ليس نقيصة يجب تنزه الله سبحانه عنه بالاطلاق بل ربما يكون ضنا وغرور او تدليساً فيكون من باب النقيصة والله منزه عن هذا القسم وربما يكون لطفا بالعبد وسببا لترقي وتقريبا له فيكون من صفات الكمال ولهذا نظائر منها تقديم كلمة او تاخيرها من محلها لضرورة رعاية الفاصلة وكذلك التكلم بالمجاز لضرورة فقد كلمة مثلها من الحقيقة فى العذوبة او مثل ذلك فان اخذنا ذلك بمعنى الاضطرار وعدم القدرة وكان نقيصة وان اخذناه بمعنى نزول القرآن على لغة قريش وكان من لغتهم التقديم والتاخير لرعاية الفاصلة والتجوز لعذوبة فانزل وفق لغتهم من غير اضطرار له الىٰ ذلك ولكن لطفا بهم ليكون الكتاب بلغتهم التى يعرفونها فيتدبروه حق تدبره كان من صفات الكمال فهذا قولهم وهذا توجيهه وتحريرا لكنا نقول هذا وجدان حق انكشف لهم ثم رجعوا بعد ذلك الىٰ رؤيتهم واستقبلهم علومهم التى خزنتها صدورهم فتحت منها تاويل وجدانهم ونزل اطمينان قلوبهم بالوجدان اطمينانا بهذا التاويل المنحوت

سے جب ذات وصفات کرتا ہے، مشائخ نے ارادہ کیا اس امر سے یہ وعدہ وفا نہ کرنا نقص نہیں ہے۔ واجب ہے اللہ تعالیٰ کی اس سے تنزیہ مطلق بلکہ بسا اوقات وعدہ وفا نہ کرنا بخل وغرور اور تدلیس ہوتا ہے تو یہ نقص ہوا اور اللہ تعالیٰ نقصان سے پاک ہے اور کبھی ہوتا ہے بندہ پر لطف اور اس کی ترقی کا سبب اور ترقی کے تقریب تو یہ صفت ہوئی کمال کی اور اس کے واسطے نظیریں ہیں اور نظیروں میں سے ہے تقدیم کلمہ کی یا تاخیر اس کے اُس کے محل سے واسطے ضرورت رعایۃ فاصلہ کی اور اسی طرح کلام کرنا مجازاً بسبب ضرورت نہ ہونے کلمہ کے مثل اس کی حقیقی غروبت میں یا مانند اس کے تو اگر ہم اس کو اضطرار اور عدم قدرت جانیں تو نقصان ہے اور اگر ہم سمجھیں کہ قرآن شریف لغت قریش میں نازل ہوا ہے اور ان کی لغت میں تقدیم وتاخیر ہوتی ہے واسطے رعایت فاصلہ کے اور تجوز عذوبت کے یہ ان کی لغت میں نازل ہوا ہے اضطرار کے سبب نہیں، بلکہ ان پر لطف کر کے کہ کتاب ان کی لغت میں ہے جسے وہ جانتے ہیں تو وہ آپس میں تدبیر کریں جس قدر تدبر چاہیے تو صفات کمال ہی بس ہے یہ قول ان کا اور یہ ہے توجیہ اور تحریر اس کی۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ وجدان حق ہے منکشف ہوا ان کو۔ پھر رجوع ہوئے وہ بعد اس کے طرف رویۃ کے تو روبرو آئے ان کے وہ علوم جن کا خزانہ ان کے سینے ہیں۔ کھل گئی ان سے تاویل ان کے وجدان کی اور ان کے قلوب کو اطمینان حاصل ہوگیا اطمینان سے۔ اس

www.maktabah.org

من حیث لا یشعرون و کثیرا ما یتفق ذلک وھذا بعینہ نظیر مسئلتنا ھذہ فکما ان الوعد حق والموعود قد لا یظھر کذلک التعلیم حق وفیہ تاویل منحوت فتدبر والحق الصراح ان الالھام ضرب من تجلی الحقائق للعبد علی ما ھی علیہ لما اسدل بینہ وبین حالۃ التجلی الصراح حجاب وضاق بینہ وبینھا الجوّ الاقدر حلقۃ بین الابھام والمسبحۃ انقلب التجلی خطابا والھاما وخاطرا وھاتفا علیٰ الاختلاف استعداد القوی الدراکۃ والاسباب الحاکمۃ فی الوقت واذا کان ذلک کذلک فسبب عدم وقوع الموعود امران احدھما ان ینکشف لہ اقتضاء سید من سادات الملاء الاعلیٰ مما لو خلی الامر مع ھذا الاقتضاء فقط لوجب فی حکمۃ اللہ ان یجیب دعائہ ویوفر لہ اقتضائہ لکن ھنالک اقتضاء آخر مثلہ او اکد منہ یجب فی حکمۃ اللہ عند اجتماعھما واصطکاکھما فی القوۃ التی ھی فی قلب الطبیعۃ الکلیۃ بمنزلۃ قوۃ الارادۃ والعزم المقرونین بتحریک العضلات ان یقضی بنحو آخر ویوجد فی المثال صورۃ اخری فھذا العبد بما لا یصل الی صمیم القوۃ العازمۃ التی ھی فی قلب الطبیعۃ الکلیۃ

تاویل تراشی ہوئی اس جائے سے کہ ان کو خبر نہیں اور ایسا اکثر اتفاق ہوا ہے اور بعینہ ہمارے اس مسئلہ کی نظیر ہے۔ پس جیسا کہ وعدہ حق ہے اور موعود کبھی نہیں ظاہر ہوتا۔ اسی طرح تعلیم حق ہے اور اس میں تاویل تراشیدہ ہے۔ فتدبر پس سوچو اور حق صریح یہ ہے کہ الہام ایک قسم ہے تجلی حقائق کے واسطے بندہ کے علیٰ ماہی علیہ جس وقت چھوڑ دیا جاتا ہے درمیان بندہ کے اور درمیان تجلی صریح کے حجاب اور تنگ ہوتا ہے درمیان بندہ اور حالت تجلی کے جو مگر قدر کلمہ کی انگلی اور انگوٹھے کے حلقہ کے تو ہو جاتی ہے تجلی خطاب والہام اور خاطر وہاف حسب اختلاف استعداد قوت دراکہ اور اسباب حاکمہ فی الوقت کے اور جب ہوا وہ امر اس طرح تو سبب عدم وقوع موعود کی دو باتیں ہیں کہ ان دونوں میں سے ایک تو یہ کہ منکشف ہو بندہ پر اقتضا کسی سردار کا سادات ملاء اعلیٰ سے اس حیثیت سے کہ اگر جمع ہو امر ساتھ اس اقتضا کے فقط تو ضرور ہے اللہ کی حکمت میں یہ قبول ہو دعا اس کی اور زیادہ کیا جائے اس کے واسطے اس کا اقتضا لیکن وہاں ایک اور اقتضا ہے اس کے مانند یا اس سے موکد کہ وجاب ہے اللہ کی حکمت میں۔ جب وہ دونوں اقتضا جمع ہوں اور ایک دوسرے سے مقابلہ کریں قوت میں وہ قوت کہ طبیعت کلیہ کے قلب میں ہے بمنزلہ قوت ارادہ عزم مقرونین کے عضلات کی تحریک کو تو حکم ہو دوسری طرح اور پائی جائے مثال میں دوسری صورت تو پس یہ بندہ بسا اوقات نہیں پہنچتا اس صمیم قوت عازمہ کو جو طبیعت کلیہ

www.maktabah.org

اتخیل انها فی مرکز العرش وان المرکز لذلک صار مآویٰ العناصر والموالید حتی یقصی الیها بلا واسطة ویاخذ عنها شفاهابل یصل الی خلاصة سید وصفاوه همت وینظر من تلک الکوة الی القوة العازمة فیختلط لون المرآة بالمرائی فی الحدقة ویقصر علمه عن احاطة الاسباب والوصول الی حمیم هذه الحقیقة فلا یعرف الاهتداء الاقتضاء وحکمه ادهمة هذا السید جامعة لهذه الاحکام مانعة للاحکام المضادة لها فیسری الجمیع والمنع فیه من حیث لا یدری ثم یناقب هذا الانکشاف خطابا لاسباب مما ذکرنا ومما طوینا ذکره ولیس هذا اخبارا شفاهیا حتیٰ یکون صادقا البتة وثانیهما ان ینکشف له امر مجمل ویتحول هذا الانکشاف الاجمالی الهاما مجملا فیتبادر الیه العلوم المخزونة فی صدره فنشرحه شرحا من حیث لا یدری وکما انها شرح الانکشاف الاجمالی فی المنام فیصیر رؤیا یحتاج الی التعبیر فکذلک هذا المختلط من الهام اجمالی وشرح وتفسیر منحوت من العلوم المخزونة یحتاج الی التعبیر ولا عبرة حینئذ بالثلج والاطمینان لانه فی احقیقة ثلج بالامر الاجمالی من حیث هو محفوظ

کے قلب میں ہے اور بیشک میں خیال کرتا ہوں کہ وہ مرکز عرش میں ہے اور تحقیق مرکز واسطے اس کے ہوگیا ہے ٹھکانا عناصر ومَوالید کا تا کہ اضافہ ہوسکے طرف بلا واسطے اور مواخذہ کرے اس سے طرف اس کے بلکہ پہنچے طرف خلاصہ سید اور صفاہمت کو اور دیکھے اس روزن سے قوت عازمہ کو تا مختلط ہوجائے رنگ مرآت اور مرئی کا آنکھ میں اور قاصر ہو اس کا علم احاطہ اسباب سے اور پہنچنے سے نہ کو اس حقیقت کے تو نہ پہچانے وہ بندہ مگر یہ اقتضا اور اس کا حکم اس واسطے کہ ہمت اس سید کی جامع ہے ان احکام کی اور مانع ہے اس کے احکام متضاد کو۔ پس سرایت کرتی ہے جمع اور منع اس میں اس حیثیت سے کہ معلوم نہ ہو۔ پھر مطلب ہوجاتا ہے انکشاف خطاب سے ساتھ ان اسباب کے جو ہم نے ذکر کیے اور جس کا ذکر نہیں کیا اور نہیں ہوتی یہ خبر دینی سامنے اور روبرو کے تا کہ سچی ہو ضرور اور دوسری بات دونوں باتوں میں سے یہ ہے کہ اس شخص کو ایک امر منکشف ہو۔ مجمل اور محوّل ہوجائے یہ انکشاف اجمالی الہام مجمل کی طرف۔ پس مبادرت کریں اس کی طرف اس کے سینہ کے علوم اور اس کی شرح کریں اس حیثیت سے کہ دریافت نہ ہو اور جیسا کہ اس کے علوم شرح کرتے ہیں انکشاف اجمالی کے سونے میں اور وہ ہوجاتا ہے ایسا خواب کہ محتاج تعبیر کا ہو اسی طرح مخلط الہام اجمالی اور شرح اور تفسیر تراشیدہ علوم مخزونہ سے محتاج تعبیر کا ہوتا ہے اور اس وقت کچھ اعتبار نہیں ٹھنڈک اور اطمینان کا اس

www.maktabah.org

فی هذا الشرح وربما تبادروا اليه هاجس نفس واستعجال طبيعة وتسويل شيطان فقصير نظره عن التميز فبقى الامر عنده غير مبين وبالجملة فمن رآى هذه الصورة المختلطة قال وعد ولم يوجد الموعود ومن رآى كل شیء متميزا من غيره قال الوعد اجمالی وقد وفى به ولو فى نشاة دون نشاة وشبح دون شبح والصورة منحوته اما بما هو تفسير له محتاج الى التعبير ولم يعبر حق التعبير واما يخلط تلوث به الصدق ولم يبق على صرافته وبالجملة فالوجهان جميعا انما يعتريان المتوسطين اما اهل الكمال فهم بمعزل من ذلک اللهم الا المحتاج الى التعبير ولكنهم لبحرهم فى احكام النشآت لا يعما عليهم الامر والله اعلم.

تحقیق وتمثیل اعلم ان الارادة هی مرقی علل صدور الخلايق ولكن للارادة علة تصدر منها وهى اقتضاء الذات لها واستلزامها اياها لا يشک فی ذلک احد لان الارادة ليست واجبة بذاتها لكنها واجبة بذات الواجب بقى ههنا شیء مشكل جدا هل تعلق الارادة بهذا دون ضده من جهة خصوصية هذا وتعينه واجب بذات الارادة لا يرقى لذلک

واسطے کہ فی الحقیقت یہ دل کی تسلی ہے ایک امر اجمالی سے اس حیثیت سے کہ وہ محفوظ اس شرح میں اور کبھی اس کی طرف متبادر ہوتے ہیں خطرات نفس اور استعجال طبیعت اور دھوکہ شیطان تو آدمی کی نظر قاصر ہوتی ہے تمیز سے تو وہ امر اس کے نزدیک غیر مبین رہتا ہے۔ الغرض جو دیکھے اس صورت مخلط کو وہ کہے گا کہ وعدہ کیا اور موعود نہ ملا اور جو شخص دیکھے ہر شے کو متمیز دوسرے سے، وہ کہے گا وہ اجمالی ہے اور وہ وفا ہوا اگرچہ عالم میں ہوا اور کسی قالب میں ہوا اور صورت تراشیدہ یا ساتھ اس شے کے کہ وہ اس کی تفسیر ہے محتاج تعبیر کی تھی اور تعبیر نہ پائی جیسی چاہیے تھی اور یا مخلوط ہوگئی اس سے جس سے آلودہ ہوا صدق اور اپنی صرافت پر نہ رہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ دونوں وجہیں عاری رکھتی ہیں متوسطین کو مگر اہل کمال اس سے علیحدہ ہیں مگر یوں کہا جائے کہ محتاج تعبیر ہیں، لیکن ان پر اپنے مجر کے سبب احکام عالم میں امر چھپا نہیں رہتا، واللہ اعلم۔

تحقیق وتمثیل جاننا چاہیے کہ تحقیق ارادہ ہے ظہور خلائق کی علتوں کا نردبان ہے لیکن ارادہ کا ایک محل ہے علت، جہاں سے وہ صادر ہوتا ہے اور وہ کیا ہے ذات کا مقتضی ہونا اس ارادہ کے واسطے اور مستلزم ہونا اس ارادے۔ اس امر میں کسی کو شک نہیں اس واسطے کہ ارادہ بذات خود تو واجب نہیں ہے لیکن وہ ارادہ واجب ہوتا ہے واجب الوجود کے واجب کر دینے سے۔ باقی رہی یہاں ایک بات بہت مشکل وہ یہ کہ آیا تعلق ارادہ کا ساتھ اس کے ہے نہ اس کی

www.maktabah.org

وجوب الی الذات الواجبة او یرقی وجوبها من هذه الجهة ایضا الی الذات الواجبة کما یرقی وجوب الارادة نفسها الیها فاستتر هذا السر علی اکثر الناس والحق ان الفاقد لوجوب ذاته ووجوده من جذر ذاته فاقد لکل کمال یحدث له بعد وجوده ووجوبه باعتبار ذاته انما تلبسه بذلک الکمال من الذی تلبسه بالوجوب منه فلیس تعلق الارادة الاحذو انبساط الاستعدادات التاثیریة المسماة بالاسماء والاستعدادات التاثیریة المسماة بالاعیان من جهة اقتضاء الذات واستلزامها وانبساط تینک القبلتین له حصر یمنع الزیادة والنقص ناشی من جهة الذات ولنضرب لذلک مثلا الیس ان المحاسب اذا تعلقت ارادته بالواحد فشق منه واحدا وواحدا بتثنیة النظر فحدث اثنان وشق منه واحدا وواحدا وواحدا بتثلیث النظر فحدثن ثلثة وبالجملة اذا تعلقت ارادته بضم مشتق الی مشتق قدر ما یسعه علمه فحدث مراتب الاحاد والعشرات والمآت والالوف ثم جمع بعضها ببعض بقدر ما یسعه فرض العقل جائت امور غیر متناهیة فی انفسها محصورة بالافاضة الی الواحد فانها یشتق منه

ضد سے بسبب اس کی خصوصیت کے اور تعین اس کی واجب ہے ساتھ ذات ارادہ کے نہیں مرتفع ہوتا واسطے اس کے وجوب طرف ذات واجب کے یا مرتفع ہوتا ہے وجوب کا اس جہت سے بھی طرف ذات واجب کے یا جیسی مرتفع ہوتا ہے وجوب نفس ارادہ کا طرف ذات واجب کے۔ پس یہ راز اکثر لوگوں پر پوشیدہ رہا اور حق بات یہ ہے کہ جو فاقد ہے واسطے وجوب ذات اس کی کے اور اس کے وجود کی اصل اس کی ذات سے وہ فاقد ہے واسطے ہر کمال کے جو پیدا ہو واسطے اس کے بعد اس کے وجود امر وجوب کے باعتبار اس کی ذات کے جزاین نیست کہ اس کو آراستہ کرتا ہے اس کمال سے وہ جو آراستہ کرتا ہے اس کو ساتھ وجوب کے اس سے تو پس نہیں ہے تعلق ارادہ کا مگر مقابل فراخی استعدادوں تاثیریہ کے جن کا نام اسما ہے اور استعدادوں تاثیریہ کے جن کا نام اعیان ہے بسبب اقتضاء ذات اور اس کے مستلزم ہونے کی اور فراخیاں دونوں استعدادوں تاثیریہ کے واسطے اس کے ایک حصر ہے کہ منع کرتا ہے زیادتی کو اور نقصان کو، جو ظاہر ہو جہت ذات سے اور ہم ایک مثل اس کی بیان کریں، کیا یہ بات نہیں ہے کہ محاسب کا جب ارادہ متعلق ہو واحد سے تو پیدا ہوگا اس سے واحد دوسرے نظر سے تو وہ حادث ہوئے دو اور پھر نکالا اس سے ایک اور ایک ایک تیسرے نظر سے تو حادث ہوئے تین عرض اور جس وقت متعلق ہو ارادہ اس کا ایک مشتق کو دوسرے مشتق سے ضم کرنے کا بقدر

www.maktabah.org

دون غير ومتميزا بعض المراتب من بعض من جهة نحو الاشتقاق فاخذ علة ظهور هذه الصور العددية المتكثرة تعلق الارادة بظهور كمال المحاسب ومنشاتعين تلك المراتب بالترتيب والانحصار والانضباط بحيث لا يزيد ولا ينقص هو الطبيعة العددية المحفوظة قبل الارادة كان الارادة حكاية لطبيعتها ومبيضة لظهور احكامها فنسبته الجعل والايجاد الى الماهياتكنسبة تاثير المحاسب فى الاعداد من جهة ظهور صورتها بعد ما لم يكن ونسبة الماهيات ولوازمها الى مفيضها قبل الجعل كنسبة مراتب الاعداد الى الواحد وتقدم بعضها على بعض ولزوم خواص تلك المراتب لها من قبل الطبيعة العددية فقط

فهذا معنىٰ قولهم الماهيات غير مجعولة والجعل والايجاد هو الظهور والفيض المقدس وارتباط الماهيات بمفيضها كارتباط المراتب العددية بالواحد وتعينها بخواصها كتعين تلك المراتب بخواصها فرضا قبل ان تتعين وجود او هو الفيض الاقدس فكما ان للعدد سلسلة مرتبة بعضها بعد بعض ممتدة من الواحد

وسعت اس کے علم کے تو حادث ہوئی مراتب احاد اورعشرات اور مآت اور الوف کے پھر جمع کیا بعض کو ساتھ بعض کے اور بقدر فراغ عقل کے تو ہوں گے امور غیر متناہی بذات خود محضور نسبت کرنے طرف واحد کے، کیونکہ وہ مشتق ہوئی ہیں اس سے نہ اس کے سوا سے اور متمیز ہیں بعضے مراتب بعض سے جہت طریق اشتقاق سے تو اس وقت ہوگی علت ظہور ان صور عددیہ متکثرہ کے تعلق ارادہ کا ساتھ ظہور کمال محاسب کے اور منشاء تعین ان مراتب کا ساتھ ترتیب وانحصار وانضباط کے اس حیثیت سے کہ نہ زیادہ ہو نہ کم وہ طبیعت عددیہ ہے جو محفوظ ہے ارادہ سے پہلے گویا کہ ارادہ حکایت ہے واسطے اس کی طبیعت کے اور منصۂ ہے اس کے ظہور احکام کا تو پس نسبت جعلی اور ایجاد کی طرف ماہیات کے ایسی ہے جیسے نسبت تاثیر محاسب کے بیچ اعداد کے جہت ظہور ان کی صورتوں کے بعد اس کے نہ تھی اور نسبت ماہیات اور ان کے لوازم کے طرف ان کے مفیض کے جعل سے پہلے ایسے ہے جیسے نسبت اعداد کی طرف واحد کے اور تقدم ان کے بعض کا بعض سے اور لزوم خواص ان مراتب کا طبیعت عددیہ کے قبیل سے ہے فقط۔ پس یہ معنی ہیں ان کے قول کے الماهيات غير مجعوله اور جعل وایجاد وظہور اور فیض مقدس ہے اور ارتباط ماہیات کا اپنے مفیض سے ایسا ہے جیسے ارتباط مراتب عددیہ کا ساتھ واحد کے اور تعین ماہیات کا ساتھ خواص اپنے کے ایسا ہے جیسے تعین ان مراتب کا اپنے خواص سے

www.maktabah.org

الی ما لا یتناهی کامنة فی الواحد من جهة الفرض والتقدیر لا من جهة التقرر بالفعل وکذلک للطبیعة الکلیة بما فی حیزها من ارکان ومواليد سلسلة مرتبة بعضها بعض بعض معلومة الحواص والمراتب کما قال عن من قائل حکایت عن تلک الحقائق وما منا الاله مقام معلوم منفسرة الی الانواع انفسارا حاصرا لا یزید ولا ینقص ولا یمکن ذلک ابدا ثم تنفسر تلک الانواع الی الافراد بضربها فی الاتصالات الفلکیة والارضية وملاحظات الوضع السابق المعد الموضع اللاحق الی غیر النهاية ممتدة هذا السلسلة من ماهیة الماهیات وحقیقة الحقائق الیٰ ما لا یتناهی کامنة فی حقیقة الحقائق والبسط الاشیاء من جهة الفرض والامکان لا من جهة التقرر بالفعل ثم ارتبط بحقیقة الحقائق الخارج وظهر فيه صورة حقیق الحقائق وارتباط الخارج بحقیقة الحقائق کمثل ارتباط اللوازم بالماهیات فصدر من هذا التجلی بالارادة والاختیار طبیعة کلیة واحدة هی کشخص واحد صدر منه بواسطتها الارکان والعناصر ثم حصل من امتزاج القبلتین المواليد وادرک هذا الشخص لواحد ربه الفرد الصمد فی

فرضًا پہلے اس سے کہ متعین ہو وجود اور وہ فیض اقدس ہے۔ بس جیسے واسطے عدد کے ہے سلسلہ ترتیب وار بعض بعد بعض کے کہ ممتد ہے واحد طرف سے نامتناہی کے پوشیدہ ہے بیچ واحد کے جہت فرض سے نہ جہت تقرر بالفعل سے اسی طرح ہے واسطے طبیعت کلیہ کے ساتھ اس شے کے جو اس کے حیز میں ہے ارکان ومواليد سلسلہ مرتبہ بعض بعد بعض کے معلوم الخواص والمراتب چنانچہ اللہ تعالیٰ از روئے حکایت ان حقائق کو بیان فرماتا ہے: وما من الا له مقام معلوم کہ منفسر ہے طرف انواع کے انفسار حاصر ایسا کہ نہ زیادہ نہ کم اور نہ ممکن ہوا ابد تک پھر منفسر ہوتی ہیں وہ نوعیں طرف افراد کے جب ان کو ضرب کریں اتصالات فلکیہ وارضیہ میں اور ملاحظہ کریں وضع سابق کا واسطے وضع لاحق کے تا غیر نہایت ممتد ہے یہ سلسلہ ماہیت الماہیات سے اور حقیقت الحقائق سے طرف لانہایت کے کہ پنہاں ہے حقیقت الحقائق میں اور ابسط اشیاء ہے باعتبار فرض وامکان کے نہ باعتبار جہت قرير بالفعل کے۔ پھر مرتبط ہوا ساتھ حقیقت الحقائق خارج کے اور اس میں ظاہر ہوئی صورت حقیقت الحقائق کی اور ارتباط خارج کا حقیقت الحقائق سے ایسا ہے جیسے ارتباط لوازم کا ساتھ ماہیت کے۔ پس صادر ہوئی اس تجلی بالارادہ والاختیار سے طبیعت کلیہ واحدہ کہ وہ مانند ایک شخص واحد کے ہے کہ جس سے صادر ہوئے اس کے واسطے سے ارکان وعناصر۔ پھر حاصل ہوئے امتزاج عناصر وارکان سے

www.maktabah.org

خياله فحصلت صورة علمية هي كيفية علمية باعتبار ونفس المعلوم باعتبار ونفس العلم باعتبار وهذا اول تجلي في الطبيعة الكلية ثم نزلت في المدارك المقيدة فصارت حضرات منها حظيرة القدس وغيرها.

مشهد آخر من الاخلاق الانسان خلق يسمى بالسمت الصالح حقيقة ينفظ النفس الناطقة باعمالها واخلاقها التي هي فيها بينه وبين الله وبينه وبين سائر الناس واهتدائها لنظام صالح فيها يرضاه الله من عبده فاذا شاء الله بعبد خيرا فقهه بتلك الاعمال والاخلاق وهداه لنظام صالح فيها تفقيها مفاضا من حصره الرحمة من غير فكر وروية منه وهذه الافاضة انما تكون بركة منفوخة في خلق السمت الصالح وهذا هو معنىٰ قوله عن من قائل واوحينا اليهم فعل الخيرات واقام الصلوٰة— وهذه الصورة ايجاد الفعل ويتبع هذا الايجاد ايجاد علم بتلك الاعمال والاخلاق ونظامها المحبوب ولا يتكمل احد من عباد الله الا بهاتين الهدايتين لكن كثير من

مو الید اور ادراک کیا اس شخص واحد نے اپنے رب کو فرد صمد اپنے خیال میں تو حاصل ہوئی صورت علمیہ کہ وہ کیفی علمیہ ہے ایک اعتبار سے اور نفس معلوم ہے ایک اعتبار سے اور نفس علم ہے ایک اعتبار سے اور یہ پہلے تجلی ہے طبیعت کلیہ میں، پھر نازل ہوئے مدارک مقیدہ تو ہو گئے حضرات انہی سے حظیرہ قدس وغیرہ۔

مشهد آخر اخلاق انسان میں سے ایک خلق ہے۔ اس کا نام سمت صالح ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ منفظ ہے نفس ناطہ کا اپنے اعمال اور اخلاق کا جو اس میں اور اللہ تعالیٰ میں ہیں یا وہ اعمال واخلاق درمیان اس کے اور لوگوں کے ہیں اور ان کا ہدایت پانا ہے واسطے نظام صالح کے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوا اپنے بندہ سے تو جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی بہتری چاہتا ہے تو اس کو سمجھ دیتا ہے ان اعمال واخلاق کی اور ہدایت کرتا ہے اس کو ان کے نظام صالح کی۔ وہ سمجھ افاضہ ہوتی ہے درگاہ رحمت سے بے فکر وروبیت کے اس سے اور یہ افاضہ تحقیق ایک برکت ہوتی ہے نفخ کی گئی خلق سمت صالح میں اور یہ معنیٰ ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے: واوحينا اليهم فعل الخيرات واقام الصلوٰة اور یہ صورت ہے ایجاد فعل کی اور تابع ہوتا ہے اس ایجاد کے ایجاد علم ان اعمال واخلاق اور ان کے نظام محبوب کے ساتھ اور اللہ کے بندوں میں سے کوئی کامل نہیں ہوتا مگر ساتھ ان دو ہدایتوں کے لیکن بہت سے افراد انسان ہیں کہ مستوجب ایجاد مشافہ کے نہیں درگاہ رحمت

www.maktabah.org

افراد الانسان لا یستوجبون الایجاد الشفاهی من حضرة الرحمة بغیر واسطة فکان الخیر حینئذ ان تتوجه الرحمة الی کامل من البشر یستحق بجبلتان ینسلخ من احکام الفرد الخاص ویبقی بامة من الناس بحسب امزجتهم وما یلیق بها من الاعمال والاخلاق وکیفیة ترقیهم من الطبیعة الیٰ ما قدر لهم من القربة ویستوجب ایضا بفطرته ان یجذب من حیز الطبیعة الی حیز القدس فتنصبغ هنالک نفسه بلون الا بجائین ویحیط بهما تحققا وتبینا فاذا توجهت الی کامل هذا نعته ضمته الیها وعظته فانطبع فیه السر المراد وتستبح هنالک هذا السر الاجمالی بصورة بقائه باحکام تلک الامة فیسری عنه وقد وعیٰ علما ثم یرد الی حیز الفکر والرویة فیتکلم کما وعیٰ وهذه حقیقة نزول الشرائع علی الانبیاء وحیا ونزول الطرق علی الاولیاء کشفا والهامًا فیسمع منه هذا المحتاج الی الواسطة کلامًا دالا علی النظام المراد فتبادر الیه فطرته فیاخذ منها خلق

سے بغیر واسطے کے تو اس وقت بہتری یوں ہوتی ہے کہ رحمت متوجہ ہوتی ہے کسی کامل بشر کی طرف جو استحقاق رکھتا ہو اپنی جبلت کے سبب اس امر کا کہ نکل آئے احکام فرد خاص سے اور وہ رہ جائے گروہ مردم میں ان کے مزاج کے موافق اور ان کے مزاک کے موافق اعمال واخلاق کے اور ان کی ترقی کی طبیعت کے لائق جو ان کے واسطے تقدیر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی قربت سے اور نیز مستوجب ہو اس امر کا اپنی فطرت کے سبب کہ جذب کرے حیز طبیعت سے طرف حیز قدس کے اور وہاں منصبغ ہوسکا نفس ساتھ لون دجی کے اور احاطہ کرلے ان دونوں ہدایتوں کا از روئے تحقیق اور تبیین کے۔ پس جس وقت متوجہ ہو رحمت طرف اس کامل کی جس کی یہ صفت ہو وہ رحمت اس سے مل جائے اور اس کو ڈھانک لے تو اس میں منطبع ہوجائے یہ سر مراد اور قالب ہوجائے یہ سر اجمالی اپنی بقا کی صورت میں ساتھ احکام ان لوگوں کے۔ پس سرایت کرے اس سے در حالیہ کہ وہ طرف علم ہے پھر وارد ہو حیز ذکر میں اور رویت میں پھر کلام کرے جیسا کہ اس کو حاصل ہوا ہے اور یہی حقیقت نزول شرائع کی نبیوں پر از روئے وحی اور نزول طریقہ اوپر اولیاء کے از روئے کشف اور الہام کے تو محتاج واسطہ کا سنتا ہے اس سے ایسا کلام جو دلالت کرتا ہے اوپر نظام مراد کے۔ پس متبادر ہوتی ہے اس کامل کی طرف اس کی فطرت اس سے اور اخذ کرتی ہے خلق سمت صالح اور خلق حکمت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جس

www.maktabah.org

السمت الصالح وخلق الحكمة بتوفيق الله
مما يناسب خويصة نفسه وبدع امر
العامة فيتمثل بين عينيه النظام المراد
ويكون حكما فصلا فى جميع اموره
فيفوذ بالسعادة ويكون ممن هدىٰ
الىٰ صراط مستقيم وكان سيدنا
عمر رضى الله تعالىٰ عنه ممن استوجب
عقله بعد معرفة ما يناسب بخويصة نفسه
ان يعرف اشياء من حالة الامة فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم منبها له على هذه
الحالة لقد كان فيمن قبلكم محدثون
الحديث وقال لو كان بعدى نبى لكان
عمر هذا وقد آتانى ربى من هذا الباب
نصيبا ففهمنى مشارب الناس فى قربتهم
من ربهم فمن تلك الحضرة ان الناس لا
يعتد بقربته حتىٰ يعرف نور الطهارة
ويعرف نقده ويعرف الحجاب المسدل
بينه وبين هذا النور من الطبيعة ويعرف
كيفية قصر الطبيعة والالتجاء الىٰ مباشرة
امور علاجه وهيئات نفسانية تعيد اليه ما
فقد يجرب كل ذلك من نفسه ويحيط
بنفسه من هذه الجهة علما وحتىٰ يعرف
لذة المناجات فى السجدة ويعرف كيف
رقت روحه وصفت فى تلك الحالة
وارتفع بينها وبين الله الحجاب فصارت

قدر کہ اس کے خواص نفس کے مناسب ہے اور چھوڑ
دیتا ہے امر عامہ کو۔ پس متمثل ہو جاتا ہے اس کی
آنکھوں کے سامنے نظام مراد اور ہو جاتا ہے حکم فیصل
سب امور میں تو وہ فائز ہوتا ہے سعادت کو اور ہو جاتا
ہے ان میں سے جنہوں نے صراط مستقیم کی ہدایت
پائی ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان میں سے تھے
جن کی عقل مستوجب ہوئی بعد معرفت کے اس شے
کے جو مناسب تھا ان کے خواص نفس کو کہ پہچانیں
اکثر چیزیں امت کے حال کی۔ پس فرمایا ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت کی آگاہی کے واسطے ان کو:
لقد كان فيمن قبلكم محدثون الخ اور فرمایا:
لو كان بعدى نبى لكان عمر. وہ یہ ہے اور بیشک
مجھ کو دیا اللہ تعالیٰ نے اس میں سے حصہ۔ پس سمجھا
دیے مجھے لوگوں کے مشرب اللہ کے قرب میں ان کی
تو اس درگاہ سے یہ بات بھی ہے کہ انسان نہیں قابل
ہوتا اس قربت کے جب تک نہ پہچانے نور طہارت کو
اور اس کے فقدان کو اور جب تک نہ پہچانے طبیعت
کے پردے پڑے ہوئے کو درمیان اپنے اور اس نور
کے اور پہچانے طبیعت کے غلبہ کو اور اس کے علاج کو
اور ہیئت نفسانیہ کو جو اعادہ کرتی ہے اس شے کی طرف
وہ شے جو گم ہو گئی ہے تجربہ کرے اس کو اپنے نفس
سے اور احاطہ کرے اپنے نفس کا اس سے از روئے علم
کے اور یہاں تک کہ پہچانے لذت مناجات کے
سجدے میں اور پہچانے کہ کیونکر اس کی روح کو رقت
ہوئی اور صاف ہوئی اس حالت میں اور اٹھ گیا حجاب

www.maktabah.org

مشافهة بالمناجاة كانه رأى العين ويعرف
كيف يغان على قلبه بعد ذٰلك وكيف
يدفع ذٰلك بالالتجاء الىٰ كلمات
تخشيعة وهيئات بدنيه ونفسانية
تعيد اليه ما فقده وحتىٰ يعرف اليقين
اى انجماع الخاطر الى الله الاعتماد
عليه ويعرف ما يتفرع على هٰذه
الخل من الحاح فى الدعاء الخير الدنيا
والآخرة ونعوذ من الفتن من جهة
المعرفة ان اعماله واخلاقه واعمال غيره
واخلاقه ومصائب الزمان كلها
ليست بيده انما هى بيد الله يفعل ما
يشاء ويعرف ما يهدى اليه هٰذه الخلة
من الاستخارة فى كل ما يرد عليه
والفزع الى الدعاء والتعوذ اضطرارا
من جهة معرفة ويعرف ان ما اعده
الله فى الدنيا والآخرة فيما يرجع الى
القربة والجنة خير من اللذات الفانية
الجسمانية وحتىٰ يعلم حجاب
الطبيعة وكيف يغلب عليه هٰذا
الحجاب وكيف يفسد عليه نوره
واطمينانه ثم كيف يعالج بقهر الطبيعة
ويعرف حجاب الرسم وسوء المعرفة فمن
عرف هٰذه الامور من نفسه ولو بقدر
خويصة نفسه فهو الذى يعتد بقربته وهو

جو اس روح کے اور اللہ کے درمیان تھا تو ہوگیا مشافہ
بسبب مناجات کے جیسا آنکھوں سے دیکھا اور
پہچانے اس امر کو کہ کیونکہ پردہ پڑتا ہے اس کے قلب
پر بعد اس کے اور کیونکر دفع ہوجاتا ہے ساتھ التجا کے
خشوع سے اور ہیبت بدنی اور نفسانی پر لاتی ہے اس
شے کو جو گم ہوگئی تھی اور یہاں تک کہ پہچانے یقین کو
یعنی جمع خاطری کو اللہ کی طرف اور اعتماد اللہ پر کرے
اور پہچانے کہ متفرع ہوتا ہے اس خلت پر تضرع بیچ
دعا کے واسطے بہتری دنیا اور آخرت کے اور پناہ
مانگے فتنوں سے اس امر کی معرفت سے کہ اعمال
واخلاق اس کے اور اعمال واخلاق اس کے سوا کے
اور مصائب زمانی کے اس کے ساتھ ہیں۔ نہیں سب
اللہ کے ہاتھ ہیں، جو خدا چاہتا ہے سو کرتا ہے اور
پہچانے کہ یہ خلت اسے کیا ہدایت کرتی ہے استخارہ
سے ہر شے سے جو اس پر وارد ہو اور بیقراری سے
طرف دعا کے اور پناہ مانگنی مضطرب ہوکر جہت
معرفت سے اور پہچانے کہ کیا اللہ نے اس کے واسطے
مہیا کیا ہے دنیا وآخرت میں اس چیز میں جس سے
رجوع ہو طرف قربت کے اور جنت بہتر ہے لذات
فانیہ جسمانیہ سے اور یہاں تک کہ جان لے حجاب
طبیعت کا اور وہ کیونکر اس پر غالب آجاتا ہے اور کیونکر
اس کے نور کو فاسد کردیتا ہے اور اطمینان کو پھر کیونکر
علاج کیا جائے غلبہ طبیعت کا اور پہچانے حجاب رسم
وسوء معرفت کا۔ پس جس شخص نے ان امور کو اپنے
نفس سے پہچان لیا بقدر حوصلہ اپنے نفس کے تو وہ شخص

www.maktabah.org

الذی دخل فی قلبه بشاشته الایمان فعلیک ان تکون طبیب نفسک وایاک ان تاخذ هذه العلوم ظهریا.

مشهد آخر اطلعنی الحق سبحانه علی حقیقة الروح انما هی ما یموت الانسان بانفکاکه عن البدن وما به الحس والحرکة والحیوة ولها طبقات ولطائف اقربها الی البدن جسم هوائی یتکونّ فی القلب ثم ینتشر فی البدن ویحمل القوی الدراکة والطبیعة ثم حقیقة مثالیة وهی التی انعقدت قبل ظهور تکوینه فی الناسوت ومنها اخذ المیثاق ثم حقیقة روحیة وهی حصة من الصورة الانسانیة مکتنفة بعوارض مشخصة من قوی الافلاک والعناصر مقتضیة لاحکام خاصة ثم صورة انسانیة مع قطع النظر عن المشخصات ثم صورة حیوانیة ثم صورة نامویة ثم صورة جسمیة ثم حصة من الطبیعة الکلیة ثم انبساط حکم باطن الوجود علی لوح الخارج فمن قال ان الروح جسم لطیف حل فی البدن کحلول النار فی الفحم فهو صادق ومن قال انها مجرد فهو صادق ومن قال انها قدیمة فهو صادق ومن قال انها حادثة فهو صادق لکل وجهة هو مولیها لکن لا یخفی ان الاقتصار قصور.

مقرب ہے اور اس کے قلب میں ایمان کی بشاشت داخل ہوئی۔ پس اپنے پر لازم سمجھ لے کہ تو اپنے نفس کا طبیب ہو اور خبردار! ان علوم کو پس پشت نہ کیجو۔

مشہد آخر اطلاع دی مجھے اللہ سبحانہ نے روح کی حقیقت پر کہ بیشک روح وہ شے ہے کہ اس کے بدن سے جدا ہونے سے انسان مر جاتا ہے اور اسی سے حس وحرکت وحیات ہے اور اس کے طبقے اور لطائف ہیں۔ اقرب بدن میں اس کا جسم ہوا ہے کہ جس کا مقالمہ قلب میں ہے۔ پھر وہ منتشر ہوتا ہے بدن میں اور اٹھاتا ہے قوت دراکہ اور طبیعت کو۔ پھر ایک حقیقت مثالیہ ہے اور وہ وہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے عالم ناسوت میں ظاہر ہونے سے پہلے اور اسی سے لیا گیا ہے میثاق پھر ایک حقیقت روحیہ ہے وہ ایک حصہ ہے صورت انسانیت کا۔ ایسی صورت انسانی کی مکتنف ہے عوارض مشخصہ سے جو قوائے افلاک وعناصر سے متقضی ہیں واسطے احکام اس کے۔ پھر صورت انسانیہ ہے قطع نظر مشخصات سے، پھر صورت حیوانیہ ہے، پھر صورت نامویہ ہے، پھر صورت جسمیہ ہے، پھر حصہ ہے طبیعت کلیہ سے، پھر انبساط ہے حکم باطن الوجود کا لوح خارج پر تو جو شخص کہے کہ روح جسم لطیف ہے حلول کئے ہوئے بدن میں جیسا حلول آگ کا کوئلے میں تو وہ سچ کہتا ہے اور جو کہے کہ روح مجرد ہے وہ بھی سچا ہے اور جو شخص کہے کہ روح قدیم ہے وہ بھی صادق ہے اور جو شخص کہے کہ روح حادث ہے وہ بھی صادق ہے لکل وجه هو مولیها، لیکن یہ امر پوشیدہ تر ہے کہ اقتصار قصور ہے۔

www.maktabah.org

تحقیق قال النبی صلی الله علیه وسلم لکل نبی دعوة مستجابة فتعجل کل نبی دعوته وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی ان قلت کل نبی له دعوات مستجابة وکذلک لنبینا صلی الله علیه وسلم دعوات کثیرة مستجابة کما وقع فی الاستسقاء وفی مواضع لا نحصی فالی ای دعوة اشار فی هذا الحدیث او یعلم من السباق انها دعوة واحدة لکل نبی قلت هذه الدعوة لیست دعوة رغبة خاصة فی شیء من المطالب بل کلما بعث الله تعالیٰ رسولا لطفا بعباده ورحمة لهم فلا یخلو حال العباد من امرین اما ان یطیعوه فیفیض ذلک فی حقهم افاضة برکات علیهم او یعصوه فینقلب ذلک اللطف مقتا وسخطا وغضبا وفی کل من الحالین یلهم النبی الهام نفث فی الروع ان یدعو لهم او علیهم فتلک دعوة واحدة لکل نبی ناشیة من اللطف الذی منه کانت بعثته واما نبینا صلی الله علیه وسلم فقد استشعر من نفسه ان الله تعالیٰ لم یقصد فی بعثته اللطف بهم فی الدنیا فقط بل اراده مع ذلک ان یکون معه الرحمة عامة یوم المعاد وقد ذکرنا انه صلی الله علیه وسلم شهید فی الآخرة والشهادة من خواصه فنفث فی روعه علیه الصلوٰة

تحقیق قال النبی صلی الله علیه وسلم لکل نبی دعوة مستجابة فتعجل کل نبی دعوته وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی. اگر تم کہو کہ ہر نبی کے واسطے بہت دعائیں مقبول ہیں اور اسی طرح ہمارے نبی ﷺ کے واسطے بہت دعائیں مقبول ہیں جیسا کہ واقع ہوئیں استسقاء اور بیشمار موقعوں میں تو کون سی دعا کی طرف اشارہ ہے اس حدیث شریف میں؟ کیونکہ اس کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک دعا ہے واسطے ہر نبی کے تو میں بتاؤں تم کو کہ یہ خاص کسی مطلب کے رغبت کی دعا نہیں ہے۔ بلکہ جب بھیجا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی اپنے بندوں پر لطف اور رحمت کے واسطے تو بندوں کا حال دو امر سے خالی نہیں۔ یا اس نبی کے مطیع ہوئے تو یہ ان کے حق میں افاضہ برکات کا ہوا یا نہ ایمان لائے اس پر تو وہ مہربانی ورحمت قہر وعذاب ہوگیا ان پر اور دونوں صورتوں میں نبی کے دل میں یہ بات ڈالی جاتی ہے کہ ان کے واسطے دعائے خیر کرے یا دعائے بد کرے تو وہ دعا واحد ہے واسطے ہر نبی کے جو اللہ تعالیٰ کے لطف سے پیدا ہوتی ہے جس کے واسطے اسے بھیجا تھا۔ لیکن جو ہمارے نبی ﷺ نے جان لیا اپنے نفس سے اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ارادہ کیا ان کے بھیجنے سے فقط دنیا میں ان پر مہربانی کرنے کا بلکہ ارادہ کیا اس کے ساتھ قیامت کے دن عام رحمت کرنے کا اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ شہید ہیں آخرت میں اور شہادت آپ کے

www.maktabah.org

والسلام ان يختبىء تلك الدعوة التى انما
تنشأ من اللطف الذى هو منشاء النبوة ليوم
المعاد فتدبر فى هذا السر حق التدبر.

مشهد آخر وتحقيقات فاض على
قلبى علوم الخلق والايجاد عمومًا والخلق
فى النشاة الخيالية خصوصًا وانه يمكن
اجتماع النقيضين والضدين فى نفس الامر
لكن بان يكون احد النقيضين فى حضرة
وليس فيها الا الجزم بان هذا هكذا او يكون
آخر فى حضرة وليس فيها لا الجزم بان
هذا ليس هكذا ونحن نبين لك من هذه
العلوم ما تيسر بيانه الخلق جمع اجزاء
مختلفة وافاضة صورة مناسبة علىٰ هذه
الاجزاء حتى تصير شيئا واحدا والخلق
يكون تارة لما هو من العناصر فتجتمع
اجزاء العناصر ويفاض عليها صورة
تناسب الصورة العنصرية فى الكيفيات
والكميات وسائر الاعراض فيصير
المخلوق انسانا او فرسا وتارة لما هو من
الصور الخيالية فتجتمع خيالات كانت
متشتتة فى الخيال او تكونت فيه من
الخيال الصور الواقعة فى الخيال من
خارج فيفاض عليها صورة تناسب الصور
الخيالية فى التجرد من وجه والتلطخ
بالمادة من وجه وكل خلق فى اى نشاة

خواص سے ہے۔ پس ان کے قلب میں الہام کیا گیا
کہ وہ اس دعا کو رکھ چھوڑیں واسطے قیامت کے تو
خوب غور کرلو اس کو جو غور کرنے کا حق ہے۔

مشهد آخر وتحقيقات افاضہ ہوئے میرے
دل پر خلق وایجاد کے علوم عموماً اور خلق کے علوم عالم
خیالیہ میں خصوصاً اور یہ کہ اجتماع نقیضین اور اجتماع
ضدین نفس الامر میں لیکن اس طرح سے کہ احد
النقیضین ایک درگاہ میں ہو اور اس میں نہ ہو مگر یہ یقین
کہ یوں اور یوں ہی ہے یا دوسری نقیض ہو دوسری درگاہ
میں اور اس میں نہ ہو مگر یہ امر کہ یوں نہیں ہے اور ہم
بیان کرتے ہیں تم سے یہ علوم جس قدر ان کا بیان
آسان ہے خلق جمع کرنا اجزاء مختلفہ کا اور افاضہ ہے
صورت مناسبہ کا ان اجزا پر یہاں تک کہ وہ اجزاء
ہوجائیں ایک شے واحد اور خلق کبھی ہوتی ہے عناصر
سے تو جمع ہوجاتے ہیں اجزاء عناصر اور افاضہ ہوتی ہے
ان کو وہ صورت جو مناسب عنصریت کے ہے کیفیت
اور کمیت میں اور سب عرضوں میں تو وہ مخلوق انسان
ہوجاتا ہے یا فرس اور کبھی خلق ہوتی ہے صور خیالیہ سے
تو جمع ہوجاتی ہیں خیالات کہ تھی پراگندہ ومنتشر خیال
میں یا تنگ تھے خیال میں حلول کردیے صورت واقعہ
کے بیچ خیال کے خارج سے تو افاضہ ہوتی ہے ان پر وہ
صورت جو مناسب ہے صور خیالیہ کو بیچ تجرد کے ایک
وجہ سے اور آلودہ ہونے سے افادہ کے ساتھ ایک وجہ
سے اور ہر خلق کسی عالم میں ہو اس عالم کے خارج سے
اس عالم میں داخل نہیں ہوتی اس واسطے کہ یہ امر محال

www.maktabah.org

كان فانه لا يدخل فى تلك النشاة شىء
من خارج تلك النشاة لان ذلك محال
لا يقبله العقل ضرورة نعم نشاة تعد لنشأة
اخرى وموجود فى نشأة يعد لموجود فى
نشأة اخرى وذلك لانتظامهما جميعا فى
الطبيعة الكلية وسريانها فى النشأت على
السواء فينبغى ان تجرد نظرك الى النشاة
الخيالية فهنالك بناء وهدم واحياء واماتة
وتقريبات ولله هنالك كل يوم هو فى
شان فربما يتعلق الارادة الالهية بتكوين
شخص خيالى فيبعث له تقريب ويجمع له
اجزاء خيالية ومن عجيب الاسرار خلق
النسب بعد ما لم يكن فيكون الرجل
شريفا فى نفس الامر ويكون ليس بشريف
فى نفس الامر فى زمان واحد وذلك انه
بما لم يكن الرجل شريفا فى الاصل ولكنه
ولد فى زمان تقتضى الاتصالات الفلكية
يومئذ نباهة نسبه وارى ان ذلك بنوع
امتزاج زحل مع الشمس والمشترى
بحيث يكون الزحل مراة ونور الشمس
والمشترى منعكسا فيه فحينئذ يكون والله
اعلم فى هذا المولود براعة النسب
والنباهة من اجله ويكون ذلك الاتصال
بحيث يحفظ فى صورة المفاضة حكم
هذا اتصال كما يحفظ فى المولودات

ہے، اس کو عقل قبول نہیں کرتی۔ ضرور ہاں یہ بات ہے
کہ ایک عالم معد ہے واسطے دوسرے عالم کے موجود
ہے ایک عالم میں کہ معد ہو واسطے دوسرے عالم کے اور
یہ امر ہے بسبب اس کی انتظام کی طبیعت کلیہ میں اور
سرایت کرنی طبیعت کلیہ کی سب عالم میں برابر ہے پس
چاہیے کہ تیری نظر مجرد ہو عالم خیالیہ میں کہ وہاں بناتا
ہے اور بگاڑتا ہے، زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے اور
تقریبات ہے اور اللہ کے لئے وہاں ہر نرالا دن ہے تو
بسا اوقات ارادہ الٰہیہ متعلق ہوتا ہے واسطے پیدا کرنے
ایک شخص خیالی کے تو برانگیختہ ہوتی ہے واسطے اس کے
تقریب اور اس کے واسطے اجزاء خیالیہ جمع ہوتے ہیں
اور عجائب اسرار سے ایک خلق نسب ہے بعد اس کے کہ
نہ تھا پس ہوتا ہے ایک مرد اصل میں شریف اور شریف
نہیں ہوتا نفس الامر میں ایک زمانہ میں اور یہ امر اس
لئے ہے کہ اکثر اوقات ایک مرد اصل میں شریف نہیں
ہوتا لیکن وہ پیدا ہوا ایسے زمانہ میں کہ اتصالات فلکیہ
مقتضی ہیں اس کی بزرگی نسب کو اور میری رائے میں یہ
ایک نوع امتزاج ہے زحل کا شمس سے اور مشتری سے
اس حیثیت سے کہ زحل آئینہ ہو نور شمس اور مشتری کا
اس میں منعکس ہو اس وقت ہوگی اور خدا خوب جانتا
ہے اس مولود بچہ میں بزرگی نسب دنیا کے اس کے سبب
اور ہوئے وہ اتصالات ایسی حیثیت سے کہ محفوظ ہو اس
کی صورت مفاضہ میں حکم اس اتصال کا جیسے محفوظ ہوتی
ہے بچوں میں شکل والدین اور نشان والدین کے اور
اس مرد میں شرافت موروثی نہیں ہے تو حکم کیا جاتا ہے

www.maktabah.org

اشکال الوالدین ویخاطیطهما وهذا الرجل لیس لـه شرف موروث فیضی اولا فی الملاء الاعلیٰ بصیرورته شریفا ثم لا یزال فیهم ینمو هذا المعنیٰ کما یربی الانسان فلوة فینموا حتیٰ یترشح منه الهامات الی الملاء السافل ومنه همم من بنی آدم غیر الکمل بلغ الانسان اشده وجاء اتصال یستدعیٰ ظهور نسبه ونباهة امره فحینئذ یتنزل هذا السر فی الارض فیخرج من حفظ الناس او من بین بطون الاوراق وجه یدل علی کونه شریفا وان کان مخالفا لما فی نفس الامر ولکن یقع هنالک شبهة فتنقادلها خیالات بنی آدم فیجتمعون علی نسبته شریفا وتعظیمه من جهة الشرافة واذا کان هذا الانسان من اهل الصلاح فربما یری فی بعض مناماته انه شریف فتطمئن نفسه بذلک وکل من حفظ الامر الاول وفکر انه لیس بشریف لم یقبل منه قوله بل احاطه به انکارا الملاء السافل وکان کالذی بسبب الشریف بانه لیس شریف وهذا کله فی الخارج شبح وتمثال لتلون نفسه بلون النباهة النسبیة ولکل نباهة نسبیة فی الخارج نسب تستند الیه اما الی امام فی الدین او ملک فی الدنیا فیتعین هذا الاستناد بحکم الوقت ویصیر

پہلے ملاء اعلیٰ میں اس کے شریف ہوجانے کا۔ پھر اس میں ہمیشہ یہ بات بڑھتی جاتی ہے جیسا تربیت کرتا ہے انسان اپنے بچہ کو، پھر وہ بڑا ہوجاتا ہے ایسا کہ اس سے مترشح ہوتے ہیں الہام طرف ملاء سافل کے اور انہی عجائب اسرار سے ہے تو یا بنی آدم کے سوا کاملین کے تو جس وقت پہنچتا ہے انسان اپنی جوانی کو اور آتا ہے وہ اتصال جو مستدعی ہے اس کے ظہور نسب اور نباہت شرافت کا تو نزول کرتا ہے یہ سرزمین میں تو نکلتی ہے حفاظت سے لوگوں کے یا بطون اوراق سے ایسی کوئی وجہ کہ دلالت کرے اس کے شریف ہونے پر اگرچہ وہ مخالف نفس الامر میں ہو لیکن واقع ہوتی ہے وہاں شباہت کہ خیالات بنی آدم کے مطیع ہوتے ہیں اور اس پر جمع ہوجاتے ہیں کہ اس کو شریف کہیں اور بوجہ شرافت سے اس کی تعظیم کریں اور جس وقت ہوتا ہے یہ انسان اہل صلاح میں سے تو اکثر اوقات دیکھتا ہے خواب میں کہ وہ شریف ہے تو اس کو اطمینان ہوجاتا ہے اس سے اور جس کی حفاظت کے امر اول نے اور ذکر کیا گیا کہ وہ شریف نہیں ہے اس کے قول کا اعتبار نہیں ہوتا اور اس کو احاطہ کرتا ہے انکار ملاء سافل کا اور ہوجاتا ہے ایسا جیسے شریف نہیں ہے اور یہ سب باتیں خارج میں ایک کالبد ہیں اور تمثال ہیں واسطے رنگے جانے اس کے نفس کے شرافت نسبیہ کے رنگ سے اور واسطے شرافت نسبیہ کے خارج ہیں۔ نسب ہے کہ مستند ہوتا ہے اس کی طرف یا یہ کہ امام ہو دین میں یا بادشاہ ہو دنیا میں پس متعین ہوتی ہے یہ استناد بمقتضائے وقت اور ہوجاتا

www.maktabah.org

الامر کانه غیر مؤتنف وقس علیه اماتة الشرف فیبعث الله تقریبات عجیبه ینسبون لها شرف هذا الانسان ویفقد من نفسه لون النباهة النسبیة ویجتمع الناس علی انه لیس بشریف ویکتب ذلک فی الملاء السافل وکل من قال انه شریف انکر علیه کالذی نسب غیر الشریف الی الشرف ولیس مقصودنا انه اجتمع النقیضان من قبل انه شریف من وجه لیس بشریف من وجه اذ لیس هذا من التناقض فی شیء بل هنالک حضرتان حضرة فیها انه شریف من کل وجه وحضرة فیها انه لیس بشریف من کل وجه فللخبرین مطابق فی تلک الحضرات ومن هذا الباب ان خلافة الخلیفة الجائر خلافة فی حضرة ولیست خلافة فی حضرة ومن هذا الباب تقارب الزمان اذا قربت القیامة فیکون السنة کالشهر والشهر کالجمعة والجمعة کالیوم وذلک الانعقاد صورة الفناء والعدم فی الملاء الاعلیٰ فیفاض لون ذلک فی الناسوت فیخیل الیهم انه امتداد وانه لیس هنالک امتداد ویختل المقائیس فلا یقدد انسان ان یصنع فی یوم کان یصنعه من قبل فی یوم وذلک التاثیر هذا السر

ہے امر گویا سرے سے تھا ہی نہیں اور قیاس کرلے اس پر شرف جاتے رہنے کو کہ اللہ موجود کردیتا ہے ایسے تقریبات عجیبہ کہ ان کے سبب لوگ بھول جاتے ہیں اس انسان کا شرف اور گم ہوجاتا ہے اس کے نفس سے رنگ شرافت نسبیہ کا اور سب لوگ اس پر مجتمع ہوجاتے ہیں کہ وہ شریف نہیں اور لکھی جاتی ہے یہ بات ملاء سافل میں اور جو کوئی اسے شریف کہتا ہے منکر ہوتے ہیں اس سے گویا اس نے غیر شریف کو شریف کی طرف منسوب کیا اور ہمارا مقصود اس سے یہ نہیں کہ اجتماع نقیضین سے اس قبیل سے کہ ایک وجہ سے شریف ہے اور ایک وجہ سے شریف نہیں ہے اس لئے کہ ایک شے میں تناقض نہیں ہے بلکہ یہاں دو درگاہیں ہیں کہ ایک میں ہر وجہ سے شریف ہے اور دوسری میں ہر وجہ سے شریف نہیں۔ واسطے دونوں خبروں کے مطابق ہے ان درگاہوں میں اور اسی باب سے ہے خلافت خلیفہ ظالم کی کہ ایک درگاہ میں خلافت ہے اور دوسری میں خلافت نہیں ہے اور اسی باب سے ہے تقارب زمانہ کا جس وقت قیامت قریب ہوگی کہ ہوگا ایک برس مانند ایک مہینے کے اور ہوگا ایک مہینہ مانند ایک جمعہ کے اور ہوگا ایک جمعہ مانند ایک روز کے اور یہ امر ہوگا واسطے منعقد ہونے صورت فنا اور عدم کے ملاء اعلیٰ میں تو افاضہ ہوگا اس کا رنگ عالم ناسوت میں۔ پس ان کے خیال میں آئے گا کہ امن ہے اور وہاں امتداد نہ ہوگا اور قیاسوں میں خلل آجائے گا۔ کوئی انسان قادر نہیں ہونے کا کہ ایک دن میں وہ کام کرلے جو پہلے ایک

www.maktabah.org

المفاض من الملاء الاعلیٰ بمنزلة تاثیر وهم الانسان فی ذلق رجله من جذع بین جدارین ولم یکن لتزلق لو کان هذا الجذع موضوعا فی الارض والاجتماع النقیضین صور کثیرة لا یحیط بها کلامنا فی هذه الساعة والله اعلم.

مشهد آخر افیض علی اسرار من المبدع والمعاد فمن اسرار المعاد سر اللباس اهل الجهنم سرابیل من قطران واللباس اهل الجنة السندس والحریر وغیرهما من الالبسة الفاخرة وکذا سر سواد وجوه اهل النار ونضارة اهل الجنة وما یشاکل ما ذکرنا وبیان ذلک یتوقف علیٰ مقدمتین احدیهما ان بین النفس اعنی التی بها الحس والحیوة فی الانسان وبخروجها یموت وبین البدت امتزاجا اکیدا لا سیما فی لکثر بنی آدم ممن یتبادر الیٰ فهمه ان الروح وصف للبدن وانها حیوة او انها فی البدن کالنار فی الفحم ولهذا الامتزاج الاکید یتمثل اوصاف النفس بصورة اوصاف البدن فی المنامات وثانیهما ان بعض الحضرات فی عالم الناسوت یتمثل هنالک معنیٰ بصورة شیء کتمثله بها فی عالم الخیال المقید

روز میں کرلیتا تھا اور یہ امر ہوگا بسبب تاثیر اس راز کے جو افاضہ ہوا ہے ملاء اعلیٰ سے بمنزلہ تاثیر وہم ازان کے لغزش میں اس کے پاؤں کے اس تنہ درخت سے جو درمیان دو دیواروں کے ہو۔ اگر یہی تنہ درخت زمین پر رکھا ہوتا تو ہرگز لغزش نہ ہوتی اس کے پاؤں کو اور واسطے اجتماع نقیضین کے بہت صورتیں ہیں کہ ہمارا کلام ان کو احاطہ نہیں کرسکتا اس وقت، واللہ اعلم۔

مشہد آخر افاضہ ہوئے مجھ پر اسرار معاد کے اور معاد کے اسرار میں سے ہے پہنانا اہل جہنم کو کرتے روغن قطران کے اور اہل جنت کو پہنانا سندس وحریر کا اور اس کے سوا اور لباس فاخرہ کا اور اسی طرح اہل جہنم کے منہ سیاہ ہونے اور اہل جنت کے تروتازہ ہونے اور سوا اس کے ایسی ہی شکلیں جو ہم نے بیان کیں اور اس کا بیان دو مقدموں پر موقوف ہے۔ ایک ان دو میں سے یہ ہے کہ نفس کے درمیان جس سے میری مراد وہ شے ہے جس سے حس وحیات ہے انسان میں اور جس کے نکلنے سے مرجاتا ہے اور بدن کے درمیان بڑا مضبوط امتزاج ہے خصوصاً بنی آدم میں جن کی فہم میں متبادر ہوتا ہے کہ روح ایک وصف ہے بدن کا اور وہ ہی حیات ہے یا یہ کہ روح بدن میں ایسے ہے جیسے کوئلے میں آگ سو اس امتزاج کے واسطے متمثل ہوتے ہیں اوصاف نفس کے بصورت اوصاف بدن کے بیچ سونے کے اور دوسرا ان دونوں مقدموں سے یہ ہے کہ بعض حضرات عالم ناسوت میں متمثل ہوتے ہیں معنی بصورت ایک شے کے

www.maktabah.org

كقصة سيدنا داؤد عليه السلام وما تمثلت له الملائكة متخاصمين في النعاج حذو معاملته مع بعض الناس في الازواج وبعض تمهيد المقتدمتين نقول صبغ الكفر علىٰ نفوسهم هو الذي يصير سرابيل من قطران وسوادا في الوجه بسبب تاثير اللعنة الالٰهية وصبغ الايمان علىٰ نفوسهم هو الذي يصير سندسا ونضارة في الوجه بسبب عناية الله بهم رايت ذلك الكفر رؤية روحانية ومن اسرار المبداء ان رايت الوجود المنبسط متلاشيا في الحق من جهتين جهة صدوره من الذات الالٰهية وجهة ظهور تجلي الٰهي فيه بحيث احاطه بمجامعه فمن نطق بان الوجود المنبسط هو الله فهٰذا مغراه لكن النظر الدقيق يحكم ان الذات الواجبة صدر منها الشيون بما هي في المبداع الاول ثم صدر الوجود المنبسط وهو الفعلية والخارج ثم ظهر هنالك في الخارج شان بعد شان على الترتيب مكنون.

مانند تمثل ان کے عالم خیال مقید میں جیسا قصہ سیدنا داؤد علیہ السلام کا اور متمثل ہونا ملائکہ متخاصمین کا بیچ بھیڑوں کے مقابلہ ان کے معاملہ کے بعض آدمیوں سے ازواج میں اور بعد تمہید دونوں مقدموں کے ہم کہتے ہیں کہ کفر کا رنگ کافروں کی نفوس پر وہی کرتے روغن قطران کے ہو جائیں گے اور روسیاہی بسبب تاثیر لعنت الٰہی کے اور ایمان کا رنگ اہل جنت کے نفوس پر وہی لطیف ریشمی کپڑے ہو جائیں گے اور تروتازگی ان کے چہروں کی بسبب عنایت الٰہی کے ہوگی۔ میں نے دیکھا رویت روحانیہ میں اور اسرار مبداء سے یہ ہے کہ میں نے دیکھا وجود منبسط کو متلاشی حق میں دو جہتوں سے۔ ایک جہت اس کے صادر ہونے کی ذات الٰہی سے اور ایک جہت اس میں ظہور تجلی الٰہی کی ایسی حیثیت سے کہ سب جامع کو احاطہ کرلیا ہے تو جو ناطق ہوا اس بات سے کہ وجود منبسط وہ اللہ ہے تو یہی اس کی غفلت گاہ ہے لیکن نظر دقیق حکم کرتی ہے کہ ذات واجب سے صادر ہوئے شیون ساتھ اس شے کے جو مبداء اول میں ہے۔ پھر صادر ہوا وجود منبسط اور وہ فعلیت اور خارج ہے۔ پھر ظاہر ہوئی خارج میں ایک شان کے بعد شان اوپر اس ترتیب کے۔

مشهد آخر فاض على اسرار عجيبة في طريق ظهور الكرامات اعلم ان الكرامات لا تنبعث الا من قوة في النفس الناطقة فاذا عدت من الملاء الاعلىٰ والصقت همتها بالقوة العازمة من

مشہد آخر مجھ پر افاضہ ہوئے طریق ظہور کرامات کے اسرار عجیبہ۔ جاننا چاہیے کہ کرامات نہیں برانگیختہ ہوتیں مگر اس قوت سے جو نفس ناطقہ میں ہے۔ پس جس وقت سازگار ہوتی ہے ملاء اعلیٰ سے اور اس کی ہمت ملاصق ہوتی ہے شخص اکبر کی قوت

www.maktabah.org

الشخص الاكبر صارت بمنزلة
الاستحسان بالنسبة الىٰ تلك العازمة
فتنقلب الصورة المطلوبة هنالك عرفا
خاتما والاولياء هنالك حدان احدهما
حد يكون هنالك ادنىٰ خطرة وادنىٰ
استحسان متصلا بالعازمة وثانيها حد
يكون هنالك الهمة القوية المنبعثة من
صلب النفس المستمرة على النفس فى
اوقات كثيرة هى المتصلة بها وبين
الطرفين مراتب كثيرة وللاوقات
والاحوال والاسباب خواص ثم الاولياء
فى ذلك على قسمين منهم من يكون
همته النفس متمثلة عنده ويرى الآثار
وتصدر منها ومنهم من يكون همته غير
متمثلة بل مضمحلة فى خاطر او خيال او
لفظ فلا يجد لذلك بالا ويصادف وقتا
بتدبير الحق ورحمة به فيصد ومنها آثار
والاول اكثر فى الهند وخراسان وما يليها
والثانى اكثر فى الحجاز واليمن وما يليها
ثم الاولياء اوقات منها ما يكون فيه الارادة
الصرفة من غير مزاحمة استبعاد او مخالفة
سنة الله انجع فى المقصود فاذا اخطر فى
قلبه فاطر استبعاد او مخالفة سنة الله
لنكحت كما ترى عند عروض الحياء
والخجل وهذا سر قوله صلى الله عليه

عازمہ سے تو ہوجاتی ہے بمنزلہ استحسان کے بہ نسبت
اس قوت عازمہ کے تو منقلب ہوجاتی ہے صورت
مطلوبہ وہاں عزم قطعی سے اولیاء کے یہاں دو حدیں
ہیں ان دو میں سے ایک حد ادنیٰ خطرہ اور ادنیٰ
استحسان ہے متصل ساتھ عازمہ کے اور دوسری حد
بیان ہمت یہاں قویہ منبعثہ ہے صلب نفس سے کہ وہ
مستمرہ ہے نفس پر اوقات کثیرہ میں جو اس سے متصل
ہے اور درمیان دونوں طرفوں کے بہت سے مراتب
ہیں اور اوقات واحوال واسباب کے واسطے خواص
ہیں۔ پھر اولیاء اس میں دو قسم ہیں: ایک وہ ہیں کہ
ان کی ہمت نفس ان کے نزدیک متمثل ہے اور وہ
دیکھتے ہیں کہ آثار اس سے صادر ہوتے ہیں اور ایک
وہ ہیں جن کی ہمت غیر متمثل ہوتی ہے۔ بلکہ مضمحل
ہوتی ہے خاطر یا خیال میں یا لفظ میں تو وہ نہیں پاتی
اس کے واسطے توجہ اور مائل ہوتی ہے کسی وقت ساتھ
تدبیر حق کے اور اس کی رحمت کے تو صادر ہوتی ہیں
ان سے آثار اور اول قسم کے اولیاء اکثر ہند وخراسان
اور ان کے قرب میں ہیں اور دوسری قسم کے ہیں حجاز
ویمن اور اس کے نواحی میں پھر اولیاء کے واسطے وقت
ہیں ان میں سے وہ ہے کہ جس میں ارادہ صرفہ ہو کہ
اس کو مزاحم نہ ہو بعید جاننا یا مخالف سمجھنا سنت اللہ کا
کہ مقصود میں سریع التاثیر ہو کیونکہ جب خطرہ آیا اس
کے دل میں استبعاد کا یا مخالف عادت اللہ کا تو قلب
رک جاتا ہے جیسے حیا کے آجانے سے اور شرمندہ
ہونے سے اور یہ سر نبی ﷺ کے اس قول کا واسطے

www.maktabah.org

وسلم لابی رافع لما طلب منه الذراع فی المرة الثالثة فقال یا رسول الله انما للشاة ذراعان اما انک لو سکت لنا ولیتنی ذراعا قد راعا ما سکت ومنها ما لا تزید فیه المخالفة والاستبعاد وانکار القوم الاشدة فی العزیمة کما تری عند المنافسة ومعارکة الابطال ومحاربة الاقران ثم الاولیاء فی انبعاث الداعیة علی طبقتین منهم من یکون الداعیة فیه منبعثة من الهام الحق تعالیٰ وذلک ان ارادة نظام الخیر تنفخ فی همته دواعی وذالک اما ان یکون داعیة حادثة لاسباب مقتضیة لها کقصة خضر واما ان یکون داعیة مستمرة کارادة اقامة الامة العوجا العمیاء ببعثة سیدنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فانها مستمرة لانزال سرجة من شراجها متصلة بقلبه المقدس فیصیر ارادة لافاعیل خاصة واوضاع جریئة لحسب اقتضاء المقام والوقت وهذه هی الطبقة العلیا المختصة بالکمال المطلق فیصیر اشرافا واستجابة دعاء وتکثیر طعام وشراب بحسب المقتضیات والمعدات ساعتئذ وقس علی ذلک شرجة العلم منجسة من الناموس المنعقد فی الملاء الاعلیٰ ارادة للخیر باهل الارض

ابورافع کے جب اس سے طلب کیا ذراع تیسری مرتبہ اور انہوں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! بکرے کے ذراع دو ہی تو ہوتے ہیں تو آپ نے فرمایا تھا اگر تم خاموش رہتے تو ذراع کے بعد ذراع بہت سے لاکر دیتے جب تک خاموش رہتے اور ان میں سے ہے کہ جس میں مخالفت اور استبعاد اور انکار قوم سخت نہ ہو عزیمت میں جیسے تم دیکھتے ہو جنگ وجدال اور معرکوں میں دلیروں اور پہلوانوں کے اور لڑائیوں میں اقران کے پھر اولیاء داعیہ کے منبعث ہونے میں دو طبقے ہیں۔ ایک وہ طبقہ ہے جس میں داعیہ منبعث ہوتا ہے الہام حق سے اور یہ اس لئے کہ ارادہ نظام خیر کا نفخ کرتا ہے اس کی ہمت میں داعیہ اور ہوتا ہے یہ یا تو داعیہ حادث بسبب اس کے اقتضا کے جیسا قصہ خضر علیہ السلام کا اور یا ہوتا ہے داعیہ مسترہ جیسے ارادہ سیدھا کرنے کا امت بڑے اندھے کے ساتھ بعثت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بیشک وہ مسترہ ہے ہمیشہ۔ کوئی گوشہ اس کے گوشوں سے متصل ہے ان کے قلب مقدس سے پس ہوتا ہے ارادہ فعلوں خاص اور اوضاع جزئیہ کا موافق اقتضاء وقت اور مقام کے اور یہ طبقہ اعلیٰ ہے مختص ساتھ کمال مطلق کے پس ہوتا ہے اشراف اور قبولیت دعا اور زیادتی طعام وآب موافق مقتضیات اور معدات کے اس ساعت اور اس پر قیاس کرلو چشمہ علم کا جو جاری ہے ناموس سے اور جو منعقد ہے ملاء اعلیٰ میں اہل زمین کے خیر کے ارادہ سے پس وہ متصل ہے ان کے قلب

www.maktabah.org

فهی متصلة بقلبه المقدس دائما الا انه
بتصور بصور شیء بحسب الاوقات
والاوضاع وهیات النفس فیخرج بصورة
النفث والروع مرة وتمثل الملک اخریٰ
وافاضة برکة فی الرویة تارة ومناما اخریٰ
ومنهم من یکون الداعیة السلفیة هی
الباعثة فیه ولیس ذلک من مقامات
الکمل اللهم الا اتماما لمعنیٰ الجامعیة
والیه الاشارة فی مقالتهم المشهورة ان
العارف لا همة له ثم ان الولی اذا بلغ هذا
المبلغ من القوة العازمة خلع علیه
خلعة الطیبة فی مشهد سویداء القلب
من الشخص الاکبر فصار ملاذا للناس وما
بالهم وجامعا لشملهم ولست اریٰ
وجوب تفرد شخص بهذا الامر بل ربما
یصل الیه اثنان وثلثة وفوق ذلک ایضا
والحضرة مع کل واحد کانه المتفرد
بها مثل ذلک مثل الانسان کل فرد
من البشر منفرد به من غیر مزاحمة وان
کانوا الوفا ومن زعم انفراد شخص
بذلک فاما یشیر الی سر غیر ما اشرت
الیه ویعرج علی هذا الانفراد الذی و کدته
ویحمله علیٰ غیر یحمله والحمد لله الذی
سقانی کاسا دهاقا من کل هذه
القامات التی اشرت الیها.

مقدس سے ہمیشہ لیکن اس کی صورتیں متفرق ہیں
بحسب اوقات واوضاع کے اور ہیئت نفس کے اور
کبھی خارج ہوتا ہے بصورت امام قلب کے اور کبھی
متمثل ہوتا ہے فرشتہ اور کبھی خواب میں افاضہ برکت
کا اور کبھی قیام میں اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ داعیہ
سفلیہ باعث ہوتا ہے اور یہ مقامات کاملین سے نہیں
ہے۔ انہیں یوں کہا جائے کہ واسطے تمام کرنے معنیٰ
جامعیت کے اور اسی کی طرف اشارہ ہے ان کے اس
قول مشہورہ میں کہ ان العارف لاہمۃ کہ پھر جب ولی
پہنچتا ہے قوت عازمہ کی اس حد کو تو پہنایا جاتا ہے اس
کو خلعت قطبیت کا مشہد میں سویداء قلب کے شخص
اکبر کی طرف تب ہوجاتا ہے وہ لوگوں کے واسطے پناہ
کی جائے اور لوگوں کا مرجع اور جامع ان کے تفرقوں
کا اور میری رائے میں نہیں ہے واجب ہونا واسطے
ایک شخص کے اس مرتبہ کا بلکہ اکثر اوقات اس کے
رتبے کو پہنچتے ہیں دو اور تین اور اس کے سوا بھی اور
حضرت ہر واحد کے ساتھ ایسی ہوتی ہے گویا کہ وہ
اس میں متفرد ہے مثال اس کی ایسی ہے جیسے انسان
کہ ہر فرد بشر منفرد ہے انسان ہونے میں بغیر مزاحمت
کے۔ اگرچہ ہیں ہزاروں اور جس شخص نے گمان کیا
منفرد ہونا اس رتبہ کا اشارہ کرتا ہے اس سر کی طرف
جو غیر ہے اور جس کی طرف میں نے اشارہ کیا یا وہ
سیدھا نچلے اس انفراد ہیں اور اس کو حمل کیا کرتے
ہیں غیر محل پر اور الحمدللہ کہ ان سب مقاموں سے جو
میں نے بیان کیے ہیں، مجھ کو جام لبریز پلایا ہے۔

www.maktabah.org

مشھد آخر رایتنی فی المنام قائم الزمان اعنی بذلک ان الله اذا اراد شیئا من نظام الخیر جعلنی کالجارحة لاتمام مراده ورأیت ان ملک الکفار قد استولیٰ علیٰ بلاد المسلمین ونهب اموالهم وسبا ذریاتهم واظهر فی بلدة اجمیر شعائر الکفر وابطل شعائر الاسلام والعیاذ بالله فغضب الله تعالیٰ علی اهل الارض غضبا شدیدا ورأیت صورة هذا الغضب متمثلة فی الملاء الاعلیٰ ثم ترشح الغضب الیٰ فرایتنی غضبانا من جهة نفث من تلک الحضرة فی نفسی لا من جهة ما یرجع الیٰ هذا العالم وانا ساعتئذ فی جم غفیر من الناس منهم الروم ومنهم الازابکة ومنهم العرب بعضهم رکبان الابل وبعضهم فرسان وبعضهم مشاة علیٰ اقدمهم واقرب ما رایت شبها بهؤلاء الحجاج یوم عرفة ورایتهم غضبوا بغضبی وسالونی ماذا حکم الله فی هذه الساعة قلت فک کل نظام قالوا الیٰ متیٰ قلت الی ان ترونی قد سکت غضبی فجعلوا یتقاتلون بینهم ویضربون وجوه ابلهم فقتل منهم کثیر وانکسرت رؤس ابلهم وشفاهها ثم انی فقدمت الیٰ بلدة اخوبها واقتل اهلها فتبعونی فی ذلک

مشھد آخر میں نے دیکھا خواب میں کہ قائم الزمان ہوں اس سے میری مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ارادہ کیا کسی شے کا نظام خیر سے تو مجھ کو مانند اعضا کے واسطے اتمام اپنی مراد کے اور میں نے دیکھا کہ کفر کا بادشاہ غالب آ گیا مسلمانوں کے شہروں پر اور ان کا مال لوٹ لیا اور ان کی ذریات کو غلام بنالیا اور شہر اجمیر میں علامات کفر ظاہر کیے اور علامات اسلام کھودیے العیاذ باللہ اور خدا کا بڑا غضب ہے اہل زمین پر اور میں نے دیکھی اس غضب کی صورت متمثل ملاء اعلیٰ میں۔ پھر مترشح ہوا غضب میری طرف تو میں البتہ غضبناک ہوا بسبب ڈرے جانے کے اس درگاہ سے میرے نفس میں نہ اس جہت سے کہ وہ رجوع ہے طرف اس عالم کے اور میں اس وقت لوگوں کے جم غفیر میں ہوں کہ ان میں روم اور ازبک اور عرب سب بعضے اونٹوں پر سوار ہیں اور بعضے گھوڑوں پر اور بعضے پیادہ ہیں اور قریب اس کے جو میں نے دیکھا مشابہ ان کے ہیں حاجی لوگ دن عرفہ کے اور میں نے دیکھا کہ وہ سب غضبناک ہیں میرے غضبناک ہونے سے اور مجھ سے کہتے ہیں کہ کیا حکم ہے اللہ کا اس وقت؟ میں نے کہا ہر انتظام کو دور کرنے کا۔ انہوں نے کہا کب تک؟ میں نے کہا کہ جب تک کہ تم دیکھو میرا غضب ساکت ہوگیا۔ پھر وہ آپس میں قتال کرنے لگے اور اونٹوں کے منہ پر مارنے لگے تو قتل ہوئے ان میں سے بہت اور ان کے بہت اونٹوں کے سر ٹوٹے۔ پھر بڑھا آگے ایک شہر کی طرف جو اس کے ویران کرنے اور اس کے لوگوں کو قتل کرنے کے لئے اور انہوں نے

www.maktabah.org

وکذلک خوبنا بلدة بعدة بلدة حتی وصلنا الاجمیر وقتلنا هنالک الکفار واستخلصناها منهم وسبینا ملک الکفار ثم رایت ملک الکاف یماشی مع ملک الاسلام فی نفر من المسلمین فامر ملک الاسلام فی اثناء ذلک بذبحه فبطش به القوم وصرعوه وذبحوه بسکین فلما رأیت الدم یخرج من اوداجه متدفقا قلت الآن نزلت الرحمة ورأیت الرحمة والسکینة شملة من باشر القتال من المسلمین وصاروا مرحومین فقام الی رجل وسالنی عن المسلمین اقتتلوا فیما بینهم فتوقفت عن الجواب ولم اصرح رأیت ذلک لیلة الجمعة الحادیة والعشرین من ذی القعدة سنة ۱۱۴۴ھ.

پیروی اور تابعداری کی میری اس امر میں اور اسی طرح خراب کیا ہم نے ایک شہر کے بعد ایک شہر یہاں تک کہ ہم پہنچے اجمیر اور وہاں کفار کو قتل کیا اور ان سے چھڑایا ہم نے اس کو اور غلام بنالیا ہم نے کفار کے بادشاہ کو۔ پھر میں نے دیکھا کہ بادشاہ کفار جارہا ہے بادشاہ اسلام کے ساتھ مسلمانوں کے گروہ میں پھر حکم دیا بادشاہ اسلام نے اسی اثناء میں اس کے ذبح کرنے کا تو پکڑ لیا اس کو لوگوں نے اور گرادیا اس کو اور ذبح کر ڈالا چھرے سے۔ پھر جب دیکھا میں نے کہ خون اچھل رہا ہے اس کی رگوں سے، میں نے کہا اب رحمت نازل ہوئی اور میں نے رحمت وسکینہ کو دیکھا کہ شامل ہوئے ان مسلمانوں سے جنہوں نے جہاد کیا اور وہ ہوگئے رحمت کیے گئے۔ پھر کھڑا ہوا ایک مرید اور مجھ سے سوال کیا اور مسلمانوں کا جنہوں نے آپس میں قتال کیا تو میں نے توقف کیا جواب میں اور نہ بیان کیا۔ یہ میں نے دیکھا شب جمعہ کو اکیسویں ماہ ذیقعد ۱۱۴۴ھ کو۔

مشهد آخر لا شبهة فی ان حقیقة الحقائق وحدة لا کثرة فیها وانه لابد لها من تنزلات لتظهر الکثرات وتتعین المراتب باحکامها وخواصها وان حرکتها من صرافة وحدتها الیٰ آخر المراتب تدریجیة وان لاغیة لها الانفس ظهور کمال تلک الوحدة وان لها عند حرکتها لنفسها الیٰ مراتب الکثرات حب مقدس اعلیٰ من

مشهد آخر اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ حقیقت بالحقائق وحدت ہے۔ اس میں کثرت نہیں ہے اور اس کے واسطے تنزلات ضرور ہیں کہ کثرت ظاہر ہو اور اس کے احکام وخواص کے مراتب متعین ہوں اور اس وحدت کی حرکت اس کی صرافت وحدت سے آخر مراتب تک تدریجہ ہے اور اس کی کچھ نہایت نہیں مگر نفس ظہور کمال اس وحدت کا اور اس مدت کے واسطے وقت اس کے حرکت لنفسہا کے طرف مراتب کثرات کے حسب مقدس اعلیٰ ہے جسے ارادہ

www.maktabah.org

الارادة الاختيارية التى يقول بها قوم والايجاب الطبيعى الذى يقول به آخرون وان هذا الحب بسيط فى اول امره ثم انه يتسع دائرتها شيئا فشيئا بازاء اتساع الكثرة اذ لكل مرتبة خاصة حب خاص كان سببا لبروزها وانه فى بساطته الاولى لم يكن خاليا عن جميع المحبات التى ظهرت من بعد لكنها كانت مندمجة فظهرت وكامنت فبرزت فهٰذه اصول لا ينبغى ان يشك فيها من له ادنىٰ بال ولنا بعد هٰذه مشهد آخر فشاهدنا ان اندماج جميع المراتب فى تلك البساطة ليس علىٰ حد واحد بل هنالك حب خاص مندمج فى ذلك الحب البسيط هو بمنزلة الظاهر البازر الموجود بالفعل وحب آخر هو كالشىء بالقوة القريبة او البعيدة وهٰذا الحب الظاهر منه حب يتعلق بظهور نشأة كلية اولا وبالذات وليس هنالك ذكر لافراد تلك النشأة ثم اذا جاء وقت ظهور افراد تلك النشأة صار حب ظهور الافراد بتفاصيلها بازرا ظاهرا ومنه حب يتعلق بظهور فرد من نشأة يكون فردا متشخصا فى المثال وفردا منتشرا يصدق على كثيرين علىٰ

اختیار کہتی ہے یہ ایک قوم اور اسے ایجاب طبیعی کہتے ہیں اور یہ حب بسیط ہے اپنے اول امر میں پھر اس کا دائرہ وسیع ہوتا گیا آہستہ آہستہ مقابلہ وسعت کثرت کے اس واسطے کہ ہر مرتبہ کے واسطے ایک خاصہ ہے حب خاص کا کہ وہ سبب ہے اس کا بروز ظہور کا اور تحقیق بساطت اولیٰ میں نہیں خالی ان جمیع محبات سے جو بعد میں ظاہر ہوئیں لیکن وہ اس میں مندمج ہیں۔ پھر ظاہر ہوگئیں اور پوشیدہ پھر ظاہر ہوگئیں۔ پس یہ ایسے اصول ہیں کہ اس میں کچھ شک نہ کرنا چاہیے جس شخص کو ادنیٰ بھی سمجھ ہو اور ہمارے واسطے اس کے ایک اور مشہد ہے کہ مشاہدہ کیا ہے ہم نے یہ کہ اندماج جمیع مراتب کا اس بساطت میں حد واحد پر نہیں ہے بلکہ یہاں حب خاص ہے مندمج اس حب بسیط میں وہ بمنزلہ ظاہر بارز موجود بالفعل کے ہے اور ایک حب دوسری ہے وہ مانند قوت قریبہ یا بعیدہ کے ہے اور یہ حب ظاہر اس سے ایسی حب ہے کہ متعلق ظہور نشاء کلیہ کے اولا اور بالذات اور یہاں اس منشاء کے افراد کا کچھ ذکر نہیں پھر جب آیا وقت ظہور افراد اس نشاء کا ہوئی حب ظہور افراد اپنی تفصیلوں سمیت بارز ظاہر اور اس سے ہے جو علاقہ رکھتی ہے ظہور فرد سے اس نشاء سے کہ ہوئے فرد تشخص فی المثال اور ایک فرد منتشر کہ صادق آئی کثیرین پر علیٰ سبیل البدل عالم ناسوت میں اس طرح کہ ہوئے قائم اس مرکز میں ایک شخص پھر بعد اس کے دوسرا شخص اور اسی طرح اور پھر حب متعلق ظہور فرد کے ساتھ اس معنیٰ کے یا یہ کہ قصد کیا جائے

www.maktabah.org

سبيل البدل في الناسوت بان يكون القائم
في ذلك المركز شخص ثم من بعده
شخص آخر وهلم جراثم الحب المتعلق
بظهور فرد بهٰذا المعنىٰ اما ان يقصد به
ظهور تدبير الٰهي متعلق بتلك النشأة
اولا وكذٰلك اذا تعلق الحب بظهور
نشأة كلية ثم انفسر ذٰلك الحب عند
ظهورها الىٰ افراد واشخاص فاما ان
ينفسر بقصد ظهور تدبيرىٖ الٰهي ولا
يكون المقصود الانفس وجود هذا النوع
من الكمال شاهدنا ذٰلك وشاهدنا ان
النشأة الانسانية ليست تابعة للنشأة
الحيوانية فقط بل بازائها حب خاص
ظهر في اول الامر وكذٰلك النشأة
الحيوانية ليست تابعة لنشأة الناموية
وشاهدنا ان الحب المتعلق بظهور فرد
اذا كان في اول الامر يكون هذا المراد
فردا جامعا لجميع النشأة الٰهية والكونية
فان كان قصدية تدبير نشأة فهو الفرد
النبي كالحقيقة النبوية التي كانت متمثلة
في عالم المثال وهو النبي بالاصالة وما
زال في عالم الناسوت يظهر لها مثال بعد
مثال حتىٰ وجد سيدنا محمد صلى الله
عليه وسلم فكملت باحكام تلك
المرتبة وان لم يقصد به تدبير نشأة بل

اس سے تدبیر الٰہی کے ظہور کا جو متعلق ہے ساتھ اس
نشاء کے یا نہ ہو اور مانند اس کے جب متعلق ہوئے
حب ساتھ ظہور نشاء کلیہ کے پھر منفسر ہوئی یہ حب
اپنے ظہور کے وقت طرف افراد اور اشخاص کے پھر یا
یہ کہ منفسر ہوئے ساتھ قصد ظہور تدبیر الٰہی کے یا نہ ہو
مقصود مگر نفس وجود اس نوع کا کمال سے یہ ہم نے
مشاہدہ کیا اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ نشاء انسانیہ تابع
نہیں نشاء حیوانیہ کے فقط بلکہ اس کے مقابل حب
خاص ہے کہ اول امر میں ظاہر ہوئی اور اسی طرح نشاء
حیوانیہ تابع نہیں نشاء نامویہ کے اور ہم نے مشاہدہ کیا
کہ حب متعلق ظہور فرد کے اگر ہے اول امر میں تو
ہوگی یہ مراد جامع جمیع نشائت الٰہیہ کے اور کونیہ کے
پس اگر ہے اس سے قصد تدبیر نشاء کا تو وہ فرد نبی ہے
مانند حقیقت نبویہ کے جو متمثل تھے عالم مثال میں اور
وہی نبی بالاصالت ہے اور ہمیشہ عالم ناسوت میں اس
کی مثال ظہر ہوتی ہے ایک کے بعد دوسرے کے
یہاں تک کہ پائے گئے سیدنا محمد ﷺ پس پورے
ہوگئے ان سے احکام اس مرتبہ کے اور اگر قصد نہ کی
جائے اس سے تدبیر نشاء کی بلکہ قصد کیا جائے نفس
تحقیق اس وجہ کا کمال سے تو وہ ایسا فرد ہے کہ نبی نہیں
اور جس وقت متعلق ہوئے حب ظہور نشاء کلیہ کے پھر
جب آیا وقت ظہور اس کے افراد کا متعلق ہوئی حب
ثانی ظہور فرد کے۔ پس اگر قصد کیا جائے اس سے
تدبیر نشاء کا تو وہ ایک نبی ہے انبیاء میں سے اور نہیں
وہ فرد جامع اور جو یہ قصد نہ کیا جائے اس وقت بلکہ

www.maktabah.org

انما قصد نفس تحقق هذا الوجه من
الكمال فهو الفرد الذى ليس بتبعىّ واذا
تعلق الحب بظهور نشأة كلية ثم لما جاء
وقت ظهور افرادها تعلق الحب ثانيا
بظهور فرد فان كان قصد به حينئذ تدبير
نشأة فهو نبى من الانبياء وليس فى الفرد
الجامع وان لم يقصد به حينئذ ذلك بل
محض ظهور كمالات تغلب فيها القوى
الهية على القوى الكونية فهو الولى
الفانى الباقى وربما لا يتعلق الحب فى
اول الامر ولا عند ظهور افراد النشأة
الكلية بظهور فرد بل انما يتعلق عند
ظهور افراد فى الناسوت وحينئذ ان كان
قصد به تدبير ملته فهو وارث الانبياء او
غير ذلك فهو وارث الملاء الاعلىٰ او
لم يقصد الا كونه راشدا فقط فهو وارث
الاولياء فهٰذه معرفة عامضة عض عليه
بنواجذك ثم اعلم ان للفرد احكاما لا
توجد لغيره منها انه ليس له مستقر من
اول ما سافرت النقطة الحبية الىٰ ان تعود
لما منه سافرت انما كل نشأة له مستودع
وسيره فيها اسرع من سير السهم اذا نفذ
من القوس حتىٰ يبلغ الىٰ منتهاه فلا يتعلق
بذيله شىء من قذر الشأة بخلاف غيره
اللهم الا ما كان فى حكمة الله ان النشأة

محض ظہور کمالات کا کہ جن میں غالب ہو قوائے الٰہیہ
قوائے کونیہ پر تو وہ ولی فانی باقی ہے اور بسا اوقات
حب اول امر میں متعلق نہیں ہوتے اور نہ وقت ظہور
افراد انشاء کلیہ کے ساتھ ظہور فرد کی بلکہ وہ حب متعلق
ہے وقت ظہور افراد کے بیچ عالم ناسوت کے اور اس
وقت اگر اس سے قصد کیا جائے تدبیر ملت تو وہ وارث
الانبیاء ہے یا اس کے سوا پس وہ وارث ملاء اعلیٰ کا ہے
یا نہ قصد کیا جائے مگر اس کا راشد ہونا فقط تو وارث
اولیاء ہے پس یہ معرفت بہت عامض ہے، اس کو
خوب مضبوط ڈاڑھوں سے پکڑو پھر یہ جان کہ فرد کے
واسطے احکام ہیں اس کے غیر میں نہیں پائے جاتے
بعض ان میں سے یہ ہے کہ اس کے واسطے کوئی قیام
گاہ نہیں اول سے جب سے سفر کیا نقطہ حبیہ نے جب
تک کہ وہ عود کرے واسطے اس شے کے جس کے
واسطے سفر کیا تھا۔ بیشک ہر نشاء کے لئے پناہ گاہ ہے اور
سیر اس کے بیچ اس کے تیز تر ہے تیر سے جس قوت
سے وہ نکلے کمان سے یہاں تک کہ پہنچے اپنی منتہا کو
پس اس کے دامن میں کوئی شئے نجاست وآلودگی
نشات سے نہیں لگتی بخلاف اس کے غیر کے الٰہی مگر یہ
بات ہے کہ اللہ کی حکمت میں ہو کہ نشاۃ متاخر بدو
چاہے نشاۃ متقدم سے از روئے ضرورت کے اور بعض
ان میں سے یہ ہے کہ اس کو نصیب ہوتی ہے محبت
ذاتیہ اور اس کی حقیقت ہے نقطہ حبیہ عود کرنے والا
طرف اس شے کے جس سے یہ سیر ہے علماً یا حالاً یا
نشاۃ اور اس کے غیر کے واسطے اس میں نصب نہیں

www.maktabah.org

المتاخرة تستمد من النشأة المتقدمة ضرورة ومنها انه يرزق المحبة الذاتية وحقيقتها النقطة الحبية عائدة الىٰ ومنه هٰذا السير علما او حالا او نشأة واما غيره فليس له فى هٰذا القسم نصيب ومنها انه لا يكون السبب الحقيقى لانتقال الفرد من نشأة الىٰ نشأة الا لمحبة الذاتية تفصيل ذٰلک ان الفرد اذا ورد فى مستودع فلابد ان يلفت زمانا الا احكام تلک النشأة فيصل الىٰ ذروة سنامها ويقتعد غاربها ويظهر منه ما لا يظهر من غيره ثم بعد ذٰلک لابد ان ينفض تلک النشأة عن نفسه كالجنين يخرج من بطن امه وينفض عنه النشأة الجنينة فاذا حان النفض تذكر النقطة الحبية فيه مقر الغرو حين البساطة وتشتاق اليه اشد الاشتياق فهيمانها لنفسها هى المحبة الذاتية ومن خاصيتها ان ينقطع عنه عروق تلک النشأة فيموت وينفک نسمة عن جسد الكشيف الاوصى واذا حان انفكاک روحه عن نسمته الهوائية عاد اليه ذٰلک الهيمان ولنفض واذا حان انفقاء رحه عاد اليه ايضا وهلم جرا حتى تصيل النقطة الىٰ حيزها وموضع بساطتها ومقر عنها اما

ہے اور بعض ان میں سے یہ ہے کہ نہیں ہوتا سبب حقیقی واسطے انتقال فرد کے ایک نشاء سے دوسرے نشاء کی طرف مگر محبت ذاتیہ اس کی تفصیل یہ ہے کہ تحقیق فرد جب وارد ہوتا ہے مستودع میں تو ضرور ہے اس کو کہ التفات کرے ایک زمانہ اس نشاء کے احکام کی طرف پس واصل ہو سکے اعلیٰ بلندی کو اور ٹھہرے وہاں اور اس سے وہ باتیں ظاہر ہوں جو اس کے غیر سے نہ ظاہر ہوں پھر بعد اس کے ضرور ہے کہ یہ نشاء اس کو اپنے میں سے نکال دے جیسے بچہ ماں کے شکم میں سے نکلتا ہے اور دور ہو جاتا ہے اس سے نشاء بچہ پن کا تو جب وقت ہو دور ہو جانے کا تو یاد دلائے نقطہ کو اور مشتاق ہو اس کا نہایت شوق سے پس اس کا جوش اس کے نفس کے واسطے وہ ہے محبت ذاتیہ اور اس کے خاصیتوں سے ہے کہ اس سے منقطع ہو جائیں عروق اس نشاء کے پس وہ مر جائے اور رہا ہو جائے اس کی روح اس کے جسم کثیف سے خالی اور جب وقت ہو اس کی روح کے انفکاک کا نسمہ ہوائیہ سے عود کرے اس کی طرف وہ سرگشتگی محبت اور بے تعلقی اور جب وقت ہو داخل ہونے کا اس کی روح کا تو بھی اس کی طرف عود کرے اور اسی طرح عود ہوتی چلی جائیں جب تک نقطہ اپنے حیز کو اور اپنی جان بساطت کو اور اپنی قرار گاہ عزت کو لیکن ٹھہرنا نہایت میں نشاء جسدیہ کے پس نبیوں میں تو ظاہر ہے اور ان کے سوا میں پس منصب وراثت انبیاء کے ہیں جیسے مجددیت اور قطبیت اور ان کے آثار و احکام کا ظہور اور پہنچنا حقیقت کو ہر

www.maktabah.org

اقتعاد غارب النشأة الجسدية ففى الانبياء ظاهر واما فى غيرهم فمناصب وراثة الانبياء كالمجددية والقطبية فظهور آثارها واحكامها والبلوغ الىٰ حقيقة كل علم وحال والجمع بين واصفات كل مقام حصل لكل انسان مذ خلق الخلق وظهور رقائق منه وتعين كل رقيقة بما يناسبها ووفور آثار كل رقيقة بحيث لا يشغله شان عن شان واما اقتعاد غارب النشأة النسمية فمنه ان يكون معدا الوصول علوم النسم المقيدة باجسادها الى التدلى الاعظم الممتلى منه الطبيعة الكلية وان يكون جارحة فى افاضة الصور الخارجية والوقائع الكونية وان شئت الحق فليس للفتد حال ولا مقام ولا منصب انما كل شىء له بلسان رقيقة وعلىٰ حال تدلى لكنه العالم باسره لا يغشاه حال ولا منصب انما الاحوال والمناصب فيه فعلى هذا ينبغى ان يحمل كل كلام من الفرد مما يشعر بقيامه بالتدبيرات العالية والمناصب الشامخة وقد نبهناک علىٰ جماع كلامه وملاک امره ان كنت لقنا وفيه عشر رقائق ظاهرة بارزة ولكل رقيقة حكم واثر خاص لابد ان يظهر تلک الآثار منه وليس له ان

علم حال کے اور جمع درمیان صفا کیوں ہر مقام کے حاصل ہے واسطے ہر انسان کے جیسے پیدا ہوئی ہے خلقت اور ظاہر ہونا اس سے رقایق کا اور متعین ہونا ہر رقیقہ اس شے سے جو اس کے مناسب ہے کہ زیادتی آثار ہر رقیقہ کی اس حیثیت سے نہ روکے اس کو ایک حال دوسرے حال سے اور لیکن ٹھہرنا بلندی پر نشاءِ نسمیہ کا پس اس سے ہے یہ کہ معد ہو واسطے وصول علوم نسمیہ مقیدہ باجسام کے طرف تدلی اعظم کے جس سے پُر ہے طبیعت کلیہ اور یہ کہ اعضا ہو جاوے وافاضہ میں در خارجیہ کے اور وقائع کونیہ کے اور اگر تو چاہے کوئی بات تو نہیں ہے واسطے فرد کے کوئی حال اور نہ مقام اور نہ منصب تحقیق ہر شے واسطے اس کے ہے ساتھ زبان رقیقہ کے اور اوپر حال تدلی کے لیکن عالم تمام نہیں ڈھانکتا اس کو حال اور نہ منصب جز ایں نیست کہ احوال اور مناصب بیچ اس کے ہیں پس بنا بریں چاہیے یہ کہ حمل کیا جائے ہر کلام فرد کا اس شے سے جو خبر دی اس کے قیام کے تدبیرات عالیہ و مناصب بلند سے اور ہم آگاہ رہ چکے ہیں تجھ کو جامع کلام اور اصل سے اس کے اگر تو سمجھدار ہے اور اس میں دس رقائق ظاہرہ بارزہ ہیں اور ہر رقیقہ کا اثر و حکم خاص ہے ضرور ہے کہ وہ آثار اس سے ظاہر ہوں اور نہیں روا اس کو کہ روکے اپنے نفس کو ان سے اس واسطے کہ وہ جبلت ہے، سرشت ہوئی ہے اوپر ان کے رقیقہ قمریہ ہے جو مقابل ہے علوم کسبیہ کے یعنی علم حدیث اور برکات طریقوں سے جو منسوب ہیں مشائخ صوفیہ کی طرف اور ایک

www.maktabah.org

يكج نفسه عنها لانها جبلة جبلت عليها رقيقة قمرية لحذو حذوها من العلوم الكسبية علم الحديث وبركات الطريق المنسوبة الىٰ مشائخ الصوفية ورقيقة عطاردية يحذوا حذوها من المعلوم الكسبية التصانيف ورأى خاص فى كل علم يبلغ اليه نظره ابا كان سواء كان معقولا او منقولا رقيقة زهرية يحذوا حذوها الجمال والمحبة لحب كل احد يحبه كل احد من حيث لا يدريان ورقيقة شمسية يحذوا حذوها الغلبة والظهور على الكل معنىٰ واستحقاقا وحفظا لجميع خلق الله تحب الحكم الوحدانى ورقيقة مريخية يحذوا حذوها من كل كمال التاصل والشدة والرسوخ ولولاها لكان كل شىء مهلهلا ضعيف النسج ورقيقة مشترية يحذوا حذوها قطبية وامامة وهداية وكونه مثابة للناس فيما يتقربون الىٰ ربهم ورقيقة زحلية يحذوا حذوها من كل رقيقة بقاؤ تاصل وتفود مدى الازمنة وايضا تجرد الى الطبيعة الكلية ورقيقة من الملاء الاعلىٰ يحذوا حذوها همة محيطة بجميع ما يلصق به هى شبح لنظر الله عصمة له ورقيقة من الملاء السافل يحذوا حذوها نور يدخل

رقیقہ عطارد یہ ہے وہ مقابل ہے علوم کسبیہ تصانیف ورائے خاص سے ہر علم میں کہ اس کی نظر پہنچی اس میں کوئی علم ہو معقول ہو یا منقول ہو اور ایک رقیقہ زہریہ ہے وہ مقابل ہے جمال ومحبت کے کہ وہ ہر ایک دوست کھتا ہے اس حیثیت سے کہ دونوں کو معلوم نہیں اور ایک رقیقہ شمسیہ ہے وہ مقابل ہے غلبہ اور ظہور سب پر معناً واستحقاقاً وحفظاً ساتھ تمام خلقت اللہ کی تحت ہیں حکم وحدانی کی ہیں اور ایک رقیقہ مریخیہ ہے کہ اس کے مقابل ہے ہر کمال سے تاصل اور سختی ورسوخ اگر وہ نہ ہوتا تو ہر شے ہوتی بودی اور بناوٹ کی کمزور اور ایک رقیقہ ہے مشتریہ یہ مقابل ہے اس کے قطبیت وامامت اور ہدایت اور ہونا اس کا لوگوں کا مرجع جس میں لوگ اللہ کا قرب ڈھونڈھیں اور ایک رقیقہ ہے زحلیہ اس کے مقابل ہے ہر رقیقہ بقا اور تاصل اور ناقد ہونا درازی زمانہ تک اور نیز تجرد طرف طبیعت کلیہ کے اور ایک رقیقہ ملاء اعلیٰ سے اور اس کے مقابل ہے ہمت جو محیط ہے ان سب چیزوں کو اس سے لگی ہوئی ہیں وہ قالب ہے اللہ کی نظر اور اس کی عصمت کا اس کے واسطے اور ایک رقیقہ ہے ملاء سافل کا مقابل ہے اس کے نور جو داخل ہوتا ہے اس کے ہاتھوں اور پاؤں اور آنکھوں میں اور تمام اعضا میں اور ایک رقیقہ ہے تدلی الٰہی کا جو متدلی ہے اللہ کے بندوں کی طرف اس سے دو شعبے نکلتے ہیں ایک شعبہ نور نبوت کا اور ایک شعبہ نور ولایت کا اور بعد اس کے اس کا نفس بالکل نفس قدسیہ پیدا ہوا ہے کہ نہیں روکتی اس کو کوئی شان

www.maktabah.org

فی یدیه ورجلیه وعینیه وجمیع اعضائه ورقیقة من التدلی الالٰهی المتدلیٰ الیٰ عباد الله ینشعب منه شعبتان نور النبوة وشعبة الولایة وبعد ذلک کله جبلت نفسه نفسا قدسیة لا یشغلها شان عن شان ولا یاتی علیه حال من الاحوال الی التجرد الی النقطة الکلیة الا وهو خبیر بها الآن وانما الآتی تفصیل لاجمال او شرح نقطة بدورة ولیس صدور الکرامات من الفرد کصدورها عن غیره فان غیره یصدر منه الآثار والخوارق بغلبة حالة فیه حیث تحکمت علیٰ طبقات وجوده وتسلطت ولم یکن العمدة الا هی اما الفرد فکل جزء منه مستقل علیٰ شاکلته وذلک انک قد علمت ان فیه رقائق کلیة جملیة وجائت من قبل الاسماء الٰهیة ورقائق جائت من قبل نفوس الافلاک وطبایعها ورقائق جائت من قبل العناصر ورقائق جائت من قبل تصنف الکمال الحاصل له اصنافا فلا یتسلط جزء علی جزا آخر قط فلا تنعزل البهیمة عن مقتضائها ابدا بتسلط الملکیة علیها ولا تنعزل الملکیة عن مقتضاها ابدا بتسلط البهیمیة علیها ولا یکون متجرد الشیء من الکمال بحیث

کسی شان سے اور اس پر کوئی حال نہیں آتا احوال سے وقت تجرد کے طرف نقطہ کلیہ کے مگر وہ آگاہ ہوتا ہے اس سے اس آن اور تحقیق آنے والا تفصیل ہے اجمال کی یا شرح ہے نقطہ کے ساتھ دورہ کے اور فرد سے ایسی کراماتیں صادر نہیں ہوتیں جیسے اس کے غیر سے کیونکہ اس کے غیر سے اس حالت کے جو اس میں ہے جب حکم کرتی ہے وہ حالت کے جو اس میں ہے جب حکم کرتی ہے وہ حالت اس کے طبقات وجود پر اور مسلط ہوتی ہے اور نہیں ہوتی عمدہ مگر وہ ہے لیکن فرد کا ہر جز اپنی روش صورت پر مستقل ہوتا ہے اور یہ بات اس لیے ہے کہ تم جان چکے ہو کہ اس میں رقایق کلیہ جملیہ ہیں کہ آئے ہیں اسماء اللہ کی طرف سے اور رقائق ہیں کہ آئے ہیں نفوس افلاک سے اور طبائع افلاک سے اور رقائق ہیں کہ آئیں جانب عناصر سے اور رقایق ہیں کہ آئے ہیں طرح طرح کے کمالوں سے جو اسے حاصل ہیں تو نہیں مسلط ہوتا ایک جز دوسرے جز پر کبھی تو نہیں معزول ہوتی بہیمت کبھی اپنے مقتضا سے ملکیت کے تسلط سے اس پر اور نہ ملکیت اپنی مقتضا سے معزول ہوتی ہے کبھی بہیمت کے تسلط سے اس پر اور کبھی متجر نہیں ہوتا کسی کمال کے واسطے ایسی حیثیت سے کہ دوسرے کمال کا اثر کم ہوجائے بلکہ اس کے نزدیک ہر شے اپنی مقدار سے ہے تو اس سے جو خارق عادت ظاہر ہو تو دو وجہیں ہیں ایک ان دو سے یہ ہے کہ مدبر حق اپنے بندوں کو نفع پہنچانا چاہے دنیا کا یا آخرت کا یا ضرر دفع کرنا چاہے

www.maktabah.org

يمحق اثر كمال آخر بل كل عنده بمقدار فاذا ظهر منه خارق عادة فباحد وجهين احدهما ان يكون المدبر الحق اراده بعباده ايصال نفع دنيوى او اخروى او دفع ضرر كذلك او اراد تعذيبهم علىٰ افعالهم فيجرى علىٰ يديه وينسب الخرق اليه وهو فى الحقيقة كالميت فى يد الغسال لا اختيار له فى ذلك وثانيهما ان ترجع هذا الفرد الىٰ عقله وحكمته وفراسته فاذا اراى شيئا فيه نفع له او لغيره بسط رقيقه من رقائقة الىٰ ما يناسب هذا الشيء فظهر خارق عادة فى الناس مثلاً اراد ان يخبر الناس بما سياتى من الوقائع فبسط رقيقة من رقائقه وهى القمرية فتلقت علما والقاه اليهم واراد تسخير قوم فبسط رقيقة من رقائقه وهى الشمسية فسخرت وهلم جراو من خواص الفرد فى الحيوٰة الدنيا انه يتاتى له ان يعبد ربه بجميع اخلاقه وجميع طبائع وذلك ان الانسان فى مجرى العادة بفعل افعال الشجاعة لداعية ترجع الىٰ جلب نفع او دفع ضر دينويين فاذا كان العبد فردا انعقد فى املاء الاعلىٰ حكم من احكام الحق فترشح منه اثر الى النفس وانبعث الداعية وخدمها خلق من

دنیا یا آخرت کا یا ان کے افعال پر عذاب دینا چاہے تو اس فرد کے ہاتھ پر جاری ہوتا ہے اور وہ اس کی طرف خرق عادت منسوب ہوتا ہے درحال یہ کہ وہ فرد مانند مدہ کے ہے غسال کے ہاتھ میں اسے اس میں کچھ اختیار نہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ فرد رجوع ہو اپنی عقل اور حکم وفراست کی طرف پس جب دیکھے کہ کسی شے میں اس کو نفع ہے یا اور دوسرے کو تو اس کے رقایق میں سے کوئی رقیقہ بسط کرے جو مناسب اس شے کے ہو تو ظاہر ہو خارق عادت لوگوں میں مثلاً وہ ارادہ کرے کہ جو وقائع آنے والے ہیں ان کی لوگوں کو خبر کرے تو بسط کرے اس کا رقیقہ جو قمریہ ہے تو علم سے ملاقی ہو اور لوگوں کو وہ علم پہنچائے یا ارادہ کرے وہ فرد کسی قوم کی تسخیر کا تو بسط کرے ایک رقیقہ رقایق میں سے کہ وہ شمسیہ ہے پس تسخیر کرے اور اسی طرح اور جہاں تک خیال کرو اور فرد کے خواص سے ہے کہ وہ زندگی دنیا میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اپنے سب اخلاق اور جمیع طبائع سے اور یہ امر اس لئے ہے کہ عادت میں ہے کہ انسان افعال شجاعت کرتا ہو واسطے ایسے داعیہ کے کہ حصول نفع ہو یا دفع ضرر ہو دنیا کا تو بندہ جب فرد ہوتا ہے تو ملاء اعلیٰ مین جو حکم منعقد ہوتا ہے حق کے احکامون سے اس کا اثر مترشح ہوتا ہے نفس کی طرف تو اٹھتا ہے داعیہ اور اس کی خدمت کرتا ہے کوئی خلق اس کے اخلاق میں تو جاری ہوتے ہیں فعل اور وہ فرد بالکل فانی ہے اپنی مراد سے اللہ کی مراد میں باقی ہے تو یہ معنی ہیں اس کی عبادت کے بجمیع

www.maktabah.org

اخلاقه فجرت الافعال وهو فی کل ذلک فان عن مراده باق بمراد الحق فهٰذا معنیٰ عبادته باخلاقه والانسان له طبائع ولکل طبیعة فنأ وبقاء وکمال تؤتاه من ربه وافعال یجری منها بفنائها فی الحق وتجلیات معنویة حاصلة من ترکیب الکمال بالطبیعة البشریة بحسب ذٰلک الکوکب کما ان الطبیعة الزهریة بحسب النسمیة تقتضی ان یلتذ کل حسن بالجمال الذی خصه الله تعالیٰ به ویری فی کل لذة وبهجته انقیادا الی الله واخبانا له فیکون الحسائس بلذاتها والاشیاء التی یلتذ بها کلها السنة تذکر الله تعالیٰ فیحصل له حالة عجیبة یستغرق فیها ویسکر حینا من الدهر وقس علیٰ ذٰلک کل طبیعة وان شئت الحق فعبادة لربه فی حقه جریان منه علی مقتضی طبیعه والله حافظه واذا اتاه زجر علیٰ فعل فسببه مخالفته فی ذٰلک المباس البسه الله تعالیٰ ومن خواصه فی البرزخ انه اذا انتقل عن هٰذا البدن هام الی الطبیعة العامة التی نهم کل موجود هیمان النفس الناطقة الیٰ بدنها الا ان هیمانها هیمان تدبیر وهیمانه هیمان عشق فحیننذ یسری فی اجزاء

اخلاق کے اور انسان کے واسطے طبائع ہیں اور ہر طبع کے واسطے فنا وبقا ہے اور ہر طبیعت کو ایک کمال اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے اور افعال ہیں جو اس طبیعت سے جاری ہوتے ہیں جب اس کو فنا کرے خدا میں اور تجلیات معنوی ہیں جو ترکیب کمال سے ساتھ طبیعت بشری کے حاصل ہوتی ہیں موافق اس کوکب کے جیسے طبیعت زہریہ بحسب نسمیہ مقتضی ہے کہ لذت اٹھائے حسن سے اس مال کی جس سے اللہ نے اسے خاص کیا ہے اور دیکھے ہر لذت اور ہر خوشی میں تابعداری اللہ کی اور فروتنی اس کے آگے پس ہوجائیں سب حواس ساتھ لذتوں کے اور ہر شے جس سے لذت اٹھاتا ہے سب کے سب زبانیں واسطے یاد دلانے اللہ تعالیٰ کے حاصل ہو اس کو ایک عجیب حالت کہ اس میں مستغرق ہوجائے اور سکر میں آجائے کچھ عرصہ اور اسی پر قیاس کرلے ہر طبیعت کو اور جو تو سچ پوچھے تو اس کی عبادت اپنے رب کے لئے اس کے حق میں مقتضائے طبیعت کا اس کی جاری ہوتا ہے اور اللہ اس کا حافظ ہے اور جس وقت کسی فعل پر اس کو زجر آئے تو اس کا سبب اس کی مخالفت اس امر میں بسبب اس لباس کے ہے جو اسے اللہ نے پہنایا ہے اور اس فرد کے خواص سے ہے عالم برزخ میں یہ کہ وہ جب انتقال کرے اس بدن سے ہیمان کرتا ہے طرف طبیعت عامہ کے جو عام ہے ہر موجود کو جیسا ہیمان نفس ناطقہ کا بدن سے ہے مگر نفس ناطقہ کا ہیمان ہیمان تدبیر ہے تو اس وقت سرایت کرتا ہے اپنی ہمت سے اجزائے عالم میں تو حجر

www.maktabah.org

العالم بهمته ففی الحجر حجر وفی الشجر شجر وفی الفلک فلک وفی الملک ملک لا يصده طور عن طور كهيئة الطبيعة المطلقة وحينئذ ربما كان من هذا الفرد آثارا عجيبة وحكام غريبة فمنها انه يعلم بالعلم الحضوری انه القيم بالطبيعة الاولیٰ كما ان النفس يعلم انه قائم وليس بقائم الا الجسد ولا يعلم بهذا العلم انه فلان بن فلان بل ربما علم ذلک بعلم حصولی كما يعلم ان فلانا الاجنبی ابن فلان ومنها ان هذه الحقيقة ربما صارت معدة لبعض التدبير الكلی فبرز بروزا فی بعض المواطن ويكون سببا لافاضة البركات. شعر:

ومن بعد هذا ما فدق وصفاته
وما كتمه اخطی لدی واجمل

تحقیق فی بیان قول السید عبدالسلام بن بشیش قدس سره علیٰ مشرب القوم اللهم اجعل الحجاب الاعظم حياة روحی وروحه سر حقيقی وحقيقة جامع عوالمی بتحقيق الحق الاول انتهیٰ. المراد بالحجاب الاعظم ذات النبی صلی الله عليه وسلم كما دل عليه قوله قدس سره فيما سبق وحجابک الاعظم القائم لک

میں حجر ہے اور شجر میں شجر اور فلک میں فلک ہے اور ملک میں ملک ہے نہیں روکتا ہے اس کو ایک طور دوسرے طور سے مانند ہیئت طبیعت مطلقہ کے اور اس وقت اکثر اوقات اس فرد کے آثار عجیبہ اور احکام غریبہ ہوتے ہیں بس ان میں سے یہ ہے کہ جانتا ہے علم حضوری سے کہ وہ طبیعت اولیٰ کو قائم رکھنے والا ہے جیسا کہ نفس جانتا ہے کہ قائم ہے اور وہ قائم نہیں مگر جسد قائم ہے اور اس علم سے نہیں جانتا کہ وہ فلان ابن فلان ہے بلکہ بسا اوقات یہ بات جانتا ہے علم حصولی سے جیسا کہ جانتا ہے کہ وہ اجنبی ابن فلان ہے اور ان میں سے ہے یہ کہ حقیقت کبھی ہوتی ہے معد واسطے بعض تدبیر کلی کی پس ظہور کرتی ہے بعضے مواطن میں اور سبب ہوتی ہے افاضہ برکات کا شعر

ومن بعد هذا ما تدق صفاته
وما كتمه اخطی لدی واجمل.

یعنی اس کے بعد اس کی صفتیں ظاہر نہیں کی جاتیں اور میرے نزدیک اس کا چھپانا بہت خوب اور اچھا ہے

تحقیق بیان میں قول سید عبدالسلام بشیش قدس سرہ کے وہ قول یہ ہے اللهم اجعل الحجاب حياة روحی وروحه سر حقيقی وحقيقة جامع عوالمی بتحقيق الحق الاول انتهی حجاب اعظم سے مراد ذات نبی ﷺ ہے جیسا کہ دلالت کرتا ہے اس پر ان قدس سرہ کا یہ قول وحجابک الاعظم القائم لک بين يديک جس کا پہلے بیان ہوا اور تحقیق ذات نبی ﷺ کو تعبیر کیا حجاب اعظم سے

www.maktabah.org

بین یدیک وانما عبر عنه بالحجاب الاعظم لان حقیقة علیه الصلوٰة والسلام اول المبدعات واعظمها کما ذکره القوم فی قوله صلی الله علیه وسلم اول ما خلق الله نوری ومنها انشعبت الحقائق فهی الواسطة بینه وبینها وروحه نبی الانبیاء فان ارواحهم انما اخذت العلوم والمعارف بواسطة روحه فکما ان النبی ترجمان الحق فی قومه والواسطة بینه وبینهم فکذلک روحه صلی الله علیه وسلم ترجمان الحق فی الارواح والواسطة بینه وبینهما وفی قوله عن من قائل فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید وجئنا بک علیٰ هؤلاء شهیدا اشارة الیٰ هٰذا المعنیٰ بناء علی ان هؤلاء اشارة الی الشهداء وصورته الظاهرة فی الناسوت التی علیها ظهرت المعجزات وبنیت علیٰ لسانها المعارف والاحکام واسطة بین الحق وخلقه وسبب لقربهم منه وظهر مما بینا ان له صلی الله علیه وسلم ثلث نشات کلیة وثلثة اصناف من التوسط بحسب تلک النشات فاولها مرتبة تسمی عند الطائفة بالحقیقة المحمدیة وهی تعین کلی فی الخارج لاحکام السماء الکلیة وثانیها مرتبة عندهم بالروح المحمدی وهی التعین

اس واسطے کہ حقیقت آنحضرت ﷺ کی اول مخلوقات اور اعظم ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے قوم نے بیچ اس فرمانے رسول اللہ ﷺ کے کہ اول جو چیز اللہ نے پیدا کی وہ میرا نور ہے اور اس سے منشعب ہوئیں حقیقتیں پس حقیقت ﷺ کے واسطے ہے درمیان اللہ کے اور حقائق کے اور روح مقدس نبی ﷺ نبی الانبیاء ہے کہ بیشک انبیا کی ارواح نے اخذ کئے علوم اور معارف بواسطے ہیں روح مبارک کے پس جس طرح نبی ترجمان حق ہے اپنی قوم میں اور واسطہ ہے اللہ میں اور قوم میں اسی طرح روح مکرم ﷺ کی ترجمان حق ہے ارواح میں اور واسطہ ہے اللہ میں اور ارواح میں اور بیچ اس قول اللہ تعالیٰ کے فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید وجئنا بک علیٰ هولاء شهیدا اشارہ کی طرف اس معنیٰ کے بنا برین کہ ہولاء اشارہ ہے طرف شہدا کے اور ان کی صورت ظاہرہ ناسوت میں جس سے معجزے ظاہر ہوئے اور اس صورت کی زبان سے بیان ہوئے معارف اور احکام واسطہ ہے درمیان حق کے اور اس کی مخلوق کے اور سبب ہے مخلوق کے قرب کا حق سے اور ظاہر ہوا اس سے جو ہم نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے واسطے تین عالم ہیں کلیہ اور تین قسم کے ہیں توسطات موافق تین نشات کے تو اول وہ مرتبہ ہے جس کو قوم حقیقت محمدیہ کہتی ہے اور وہ ایک تعین کلی ہے خارج میں واسطے احکام اسماء کلیہ کے اور دوسرا ان میں سے مرتبہ ہے جس کا نام ان کے

www.maktabah.org

المجازی للحقیقة المحمدیة عند انفسار الانسان الکلی فی ظاهره وتقیداته وثالثها النشاة الناسوتیة المنوطة بها الکمالات الظاهرة بعد بعثة الی الخلق علی راس اربعین سنة من عمره من اقامة الامة العوجاء وفتح ابصار عمی وآذان صم وقلوب غلف حتیٰ یشهدوا بالوحدانیة ویتهذبوا ویعلموا احکام الله المتعلقة بافعال المکلفین وغیر ذلک من المعاف والجلیلة واکمل الاولیاء من کان قلب خاتم الانبیاء صلی الله علیه وسلم فی تلک النشات الثلث لکن الحقائق الجزئیة المستعدة لکمالات المحبة والمحبوبیة وما یضاهیهما لا یتعین الابعد انحیاز الانسان الکلی بحیاله فاول تعینها فی الخارج یضاهی ویسامت التعین الروحی من الحقائق الکلیة فلا یظهر مدد الحقیقة المحمدیة الواصل الی الحقائق الجزئیة الا عند تعینها وتکون الجامعیة میراثا عنها وانعقاد الاستعدادات هنالک میراثا عن الروح المحمدی فیکون مرتبة العطایا واحدة واسرار وجودها متعددة فاذا تمهد هذا فنقول الشیخ قدس سره یتبهل الیٰ ربه تبارک وتعالیٰ بلسان استعداده ان یجعله من ورثة سیدنا ومولانا

نزدیک روح محمدی ہے اور وہ تعین مجازی ہے حقیقت محمد کے وقت منفسر ہونے انسان کلی کی طرف اپنے مظاہر اور تقیدات کی اور تیسرا ان میں نشاۃ ناسوتیہ ہے جس سے وابستہ ہیں کمالات ظاہری بعد نبی ہونے کے خلقت کی طرف جب عمر مبارک چالیس برس کی ہوئی کہ گمراہوں کو راہ پر لانے اور اندھوں کو بینائی اور بہروں کو کان اور دلوں کو ہدایت بخشنے کے واسطے تاکہ وہ وحدانیت الٰہی پر گواہی دیں اور تہذیب پائیں اور جانیں اللہ کے حکم جو متعلق افعال مکلفین کے تھے اور اس کے سوا او معارف جلیلیہ اور اکمل الاولیا وہ شخص ہے جو قلب خاتم الانبیاء ﷺ پر ہے ان تینوں عالم میں لیکن حقائق جزئیہ مستعدہ واسطے کمالات محبت ومحبوبیت اور جو ان دو کے مانند ہیں نہیں متعین ہوتی مگر بعد حیز از اختیار کرنے انسان کلی کے اس کے مقابل میں پس اول تعین ان حقائق جزئیہ کا خارج میں مشابہ اور ہمروش ہے تعین روحی کے جو حقایق کلیہ سے ہے پس نہیں ظاہر ہوتی مدد حقیقت محمدیہ کے جو واصل ہے طرف حقائق جزیہ کے مگر وقت اس کے تعین کے اور جامعیت کے میراث حقیقت محمدیہ کے اور منعقد ہونا استعداد کا یہاں باعتبار میراث روح محمدیہ سے تو ہوا مرتبہ عطایا کا واحد اور اسرار ان کے وجود کے متعدد جب یہ بات بیان ہولی تو اب ہم کہتے ہیں کہ شیخ قدس سرہ تضرع وزاری کرتا ہے رب تبارک وتعالیٰ سے برزبان اپنی استعداد کے کہ اللہ اس کو کرے وارثوں

www.maktabah.org

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بحسب النشات الثلث وکمالاتها المختصة بکل عنها فعبر عن سواله میراثه من الکمالات الناسوتیة وبقوله اللهم اجعل الحجاب الاعظم حیوة روحی اعنی بها الروح المنفوخة فی البدن المدبرة له المریدة لحس والحرکة وهی فی الافراد والجزئیة المستعدة لکمالات الجزئیة التی اشرنا الیها بازاء الصورة الناسوتیة فی الافراد الکلیة المستعدة للکمالات الجمعیة ولا یخفی حسن تشبیه المدد الواصل منه صلی اللہ علیه وسلم الی روح هذا المستفید بالحیوة التی هی کمال اول الروح وعبر عن سواله میراثه من الکمالات الروحیة بقوله وروحه سر حقیقی وذلک لان الحقائق الجزئیة انما تنشاء من حیث تتعین الارواح الکلیة ولا یخفیٰ اما فی التعبیر عن المدد الواصل منه صلی اللہ علیه وسلم الیٰ حقیقة هذا المستفید بالسر الذی یفهم منه الخفاء والمصدریة للاوثار والکمالات وتعین الاستدادات مستمرا دائما علیٰ نمط واحد من الحسن والبراعة وعبر عنه سواله ومیراثه بحسب الکمالات التی ورثتها الحقیقة المحمدیة وان لم تظهر الا فیما

سی سیدنا ومولانا محمد ﷺ کے بحسب نشاۃ ثلثہ کی اور ان کے کمالات مختصہ کے جو ہر ایک میں ہیں پس تعبیر کیا اپنے سوال سے میراث کو اس کے کمالات ناسوتیہ سے اس قول کے ساتھ اللہم اجعل الحجاب اعظم حیوۃ روحی کہ مراد اس سے روح ہے جو بدن میں پھونکی گئی ہے جو بدن کی مدبر ہے اور اس کی حس وحرکت کے ارادہ کرنے والی ہے اور وہی افراد جزئیہ میں مستعد ہے واسطے کمالات جزئیہ کے جس کا ہم نے اشارہ کیا ہے بمقابل صورت ناسوتیہ کے بیچ افراد کلی کے جو مستعد کمالات جمعیت کے ہے اور کچھ چھپا ہوا نہیں ہے حسن تشبیہ اس مدد کا جو واصل ہے آنحضرت ﷺ سے طرف روح اس مستفید کے ساتھ حیات کے ایسی حیات کہ وہ کمال اول ہے واسطے روح کے اور تعبیر کیا اسنے اپنے سوال سے میراث آنحضرت ﷺ کے کمالات روحیہ سے ساتھ اس قول کے کہ وروحہ سر حقیقی اور یہ اس واسطے حقائق جزئیہ بیشک ظہور کرتے ہیں اس جائے سے کہ جہاں متعین ہوتی ہے ارواح کلیہ اور پوشیدہ نہیں وہ شے کہ بیچ تعبیر مدد کے ہے ایسی مدد جو واصل ہے آنحضرت ﷺ سے طرف حقیقت اس مستفید کے ساتھ اس سر کے جس سے خفا سمجھا جاتا ہے اور مصدریت واسطے آثار وکمالات اور تعین استعداد مستمر ودائم نمط واحد پر حسن وبراعیت ہے اور تعبیر کیا اس سے سوال اس کا میراث اس کی موافق ان کمالات کے جس کی وارث ہوئی ہے حقیقت محمدیہ اگرچہ نہیں

www.maktabah.org

دون تلک المرتبة بقوله وحقيقته جامع
عوالمى وذلک لان الاکملية بهذا الوجه
تلازم ظهور رقائق کثيرة بازاء النشات
الخارجية کل رقيقة اجمال نشاة ومعرفة
لاحوالها فالمدد الواصل منه صلى الله عليه
وسلم فى هذه المرتبة الىٰ حقيقة المستفيد
صورته جمع العوالم بهذا المعنىٰ اجعل
ذٰلک کذٰلک بتحقيقک والتحقيق جعل
الشىء متحققا فى الخارج والمراد منه
الفيض المقدس ولا يخفى ما فى وضع
المظهر مکان المضمر من الاشعار بان
التحقيق صادر منه من جهة کونه حقا اى
متحققا بذاته محققا لغيره واول الاشياء فانه
وجود الموجودات وماهية الماهيات.

تحقيق للعارف وصول الى الذات
ووصول الى الاسماء والتجليات سواء قلنا
بان الوصول الى الذات علم بها وادراک
لها اولا وما يوهم خلاف ما ذکرنا من کلام
المتحققين فى هذه المسئلة فمعناه نفى
العلم والاحاطة لانفس الوصول وتفصيله
ان السالک اذا وصل الى الحقيقة التى
يعبر عنها بانا وجردها عما دونها ووقع له
التفات الى التحقيق والتقرر والوجود
واصل ذٰلک کله الوجود المطلق وله
تنزلات شتىٰ وملابس کثيرة فيعرف فى

ظاہر ہوئی مگر بیچ سوائے اس مرتبہ کے جو اس کا قول
ہے وحقیقت جامع عوالم ہے اور یہ امر اس لیے ہے
کہ اکملیت ساتھ اس وجہ کے لازم ہوتی ہے ظہور
رقائق کثیرہ کے بمقابلہ نشاۃ خارجیہ کے ہر رقیقہ
اجمال ہے ایک نشاۃ کا اور اس کے احوال کی معرفت
تو مدد جو واصل ہے آنحضرت ﷺ سے اس مرتبہ
میں طرف مستفید کے اس کی صورت جمع عوام ہے
ساتھ اس معنی کے اجعل ذٰلک کذٰلک بتحقیقک اور
تحقیق گردانا شئے کا متحقق ہے خارج میں اور مراد
اس سے فیض مقدس ہے اور مخفی نہیں وضع مظہر سے
مکان مضمر میں کہ اشعار ہے اس بات کا کہ تحقیق
صادر ہے اس سے بسبب اس کے ہونے کی حق یعنی
متحقق بذاتہ لغیرہ اور اول اشیاء پس بیشک وہ وجود
الوجودات وماہیت الماہیات ہے۔

تحقیق عارف کو ذات اور اسماء تجلیات تک پہنچنا
برابر ہے اس کے جو کہا ہم نے کہ وصول الی الذات
اعلم ذات اور اس کا ادراک ہو یا نہ ہو اور وہ جو وہم
ہوتا ہے ہمارے بیان کے خلاف محققین کے کلام سے
اس مسئلہ میں تو اس کے معنی ہیں نفی علم کی اور احاطہ کی
نہ نفس وصول کی اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ سالک کو
جب وصول ہوتا ہے طرف حقیق کے وہ حقیقت جس
سے عبارت انا ہے اور وہ حقیقت مجرد کردیتی اپنے
ماسوا سے تو واقع ہوتی ہے اس سے التفات طرف
تحقیق وتقرر ووجود کے اور اس سب کی اصل وجود
مطلق ہے اور اس کی واسطے تنزلات ہیں بہت اور

www.maktabah.org

ضمن هذا الالتفات كل تنزل ولبسة لجاسة ذلک التنزل وتلک اللبسة فلا يدرک المثال الا بالمثال ولا الروح الا بالروح وهٰكذا يرجع متصاعدا حتىٰ يدرک الحقيقة التى لا حقيقة ورائها بتلک الحقيقة بعينها فهذک وصول وليس هناک علم الا بانا ولا ادراک الا بانا وما احسن قول الشيخ العارف عفيف الدين التلمسانى مشير الىٰ هذه النكتة. شعر:

دعوا منكرى فورى بها يتفطروا
بحق لهايتک القلوب انفطارها
وما ذا علىٰ من صار خالا لخدها
اغار ابوها ام تنبه جارها

فالكمل يتحقق لهم الوصول الى الذات بالفعل وكذٰلک باصول الاسماء والتجليات فناء وبقاء وتحقق لا يجوز ان يكون لهم حالة منتظرة فى ذٰلک نعم بعد ذٰلک احكام خاصة بكل نشاة من النشات يعتورها الانسان مرة بعدى مرة وكانه قد احاط بها اجمالا فى دينک الوصولين وما بقى الا التفصيل فترقيات الكمل غير متناهية بهٰذا المعنىٰ.

تحقيق اعلم ان الاول جل مجده يعلم الاشياء بوجهين احدهما الوجه الاجمالى بيانه انه لما علم ذاته علم اقتضاء ذاته

لباس کی ساتھ حاسہ اس تنزل اور اس لباس کے تو نہیں ادارک ہوتی مثال مگر ساتھ مثال کے اور نہ روح مگر ساتھ روح کے اور اسی طرح رجوع کرتا ہے صعود کرتا ہوا یہاں تک کہ دریافت کرتا ہے اس حقیقت کو کہ اس کے پرے ہے کوئی اور حقیقت نہیں ہے ساتھ اس حقیقت کے بعینہا بس وہاں وصول ہے اور علم نہیں وہاں مگر انا کا اور کوئی ادراک نہیں مگر انا کا اور کیا خوب قول ہے شیخ عارف عفیف الدین تلمسانی جواشارہ کرتے ہیں اس نکتہ کی طرف شعر:

دعوا منكرى نورى بها يتفطروا
بحق لهايتک القلوب انفطارها
وما ذا علىٰ من صار خالا لخدها
اغار ابوها ام تنبه جارها

پس کاملوں کے واسطے وصول متحقق ہے طرف ذات کے بالفعل اور اسی طرح ساتھ اصول اسما اور تجلیات کے فنا و بقا و تحققا نہیں جائز یہ کہ ہو ان کے واسطے حالت منتظرہ اس امر میں ہاں اس کے بعد احکام خاص ہیں ہر نشاء کے نشات میں سے کہ برتتا ہے ان کو انسان ایک بعد ایک کے گویا کہ اس نے احاطہ کرلیا ان کا اجمالاً دونوں وصولوں میں اور نہیں باقی رہی مگر تفصیل پس کاملوں کی ترقیات کو انتہا نہیں اس معنی سے۔

تحقیق اب جاننا چاہیئے کہ تحقیق اللہ جل مجدہ کو اول علم اشیاء ہے دو وجہوں سے ایک وجہ تو اجمالی ہے اس کا بیان یہ ہے کہ جب اس نے اپنی ذات کو

www.maktabah.org

لنظام الوجود لان العلم بالعلة التامة يكفى
فى العلم بالمعلول وهذه الاشياء هنالک
موجودة بوجود الٰهى لا بوجود امكانى
لان كل شىء انما تحقق بتحقيق الواجب
له وانما وجد بايجاد الواجب اياه فبازاء
كل شىء كمال الواجب واقتضاء وهذه
الكمالات مبداء صدور هذه الاشياء وكنه
حقائقها فكل كمال يقتضى شيئا
بخصوصه وكل شىء يحتاج الىٰ كمال
بخصوصه كان هذه الكمالات ولاشياء
امر واحد غير ان هذه لوازم الواجب
واعتبار انه الذاتية بمنزلة العلم والقدرة
والحياة وتلک معلومات له صادرة منه
وثانيهما الوجه التفصيلى بيانه ان كل
موجود فانما هو معلول الواجب وما لا
يكون معلولا لا يمكن ان يتحقق وليست
حاجة هذه المعلولات اليه تعالىٰ مثل
حاجة لبناء الى البناء بل حاجتها واصل
تقرورها وجوهرها وتحقيقها وتقومها
مستمرة ما دامت موجودة وايجاده لها
وتحقيقه ايها هو كنه وجودها وتحققها لا
غير وانما منشا امتياز الماهيات بعضها من
بعض امتياز بعض انحاء الايجاد والتحقيق
والتقويم من بعض فهٰذا الارتباط اقوىٰ من
ارتباط الصورة محلها يقتضى حضور

جانا تو ذات کی اقتضا کو جانا واسطے نظام وجود کے اس
واسطے کہ علت تامہ کا علم کافی ہے معلول کے علم کو اور
یہ اشیاء وہیں موجود ہیں ساتھ وجود الٰہی کے نہ ساتھ
وجود امکانی کے اس لئے کہ ہر شے متحقق ہوتی ہے
تحقیق واجب لہ کے اور پائی جاتی ہے ساتھ ایجاد
واجب کے پس مقابل ہر شے کے کمال ہے واسطے
واجب کے اور اقتضا اور یہ کمالات مبدا ہیں ان اشیاء
کے صدور کا اور کنہ ہیں ان کے حقایق کا تو ہر کمال
مقتضی ہے کسی شے کا بخوصہ اور ہر شے محتاج ہے
طرف کسی کمال کی بخصوصہ گویا یہ کمالات اور اشیاء
امر واحد ہیں سوا اس کے کہ یہ لوازم واجب سے ہیں
اور قدرت اور حیات کے اور یہ معلولات ہیں واسطے
اس کے کہ صادر ہوئی ہیں اس سے اور دوسری وجہ
ان میں سے وجہ تفصیلی ہے بیان اس کا یہ ہے ہر
موجود معلول واجب کا ہے اور جو نہیں ہے معلول
نہیں ممکن ہے اس کا تحقق اور نہیں ہے حاجت ان
معلولات کی طرف مکان کی بلکہ حاجت معلولات کی
اور اصل کی تقرر اور جوہر اور تحقق اور تقوم کی مسترہ
ہے جب تک موجود ہیں اور ایجاد واجب کا ہے
واسطے ان کے اور تحقق کرنا اس کا ان کو کنہ ہے ان
کے وجود کا اور ان کے تحقق کا نہ کچھ اور جز این
نیست کہ منشا امتیاز ماہیات کا بعض سے بعض کو امتیاز
ہے بعضے اقسام ایجاد کا اور تحقق اور تقویم بعض سے
پس یہ ارتباط بہت قوی ہے ارتباط صورت کا اپنے محل
سے مقتضی ہے حضور اشیاء کا واسطے اپنی فاعل کے

www.maktubah.org

الاشياء لفاعلها فيعلم الاول تعالى الاشياء بتلك الاشياء بصورها المرتسمة فى الواجب وهذا علم الواجب لها بوجودها لامكانى سواء فى ذلك الماديات والمجردات فالحق انه لا حاجة الى توسيط الجواهر العقلية المرتسمة فيها صور الاشياء الا فى المفروضات التى لا تحقق لها الا فى فرض الفارض كانياب الغور فتدبر الكلام حق التدبير.

مشهد آخر اعلم ان الملل والمذاهب بالحقيقة يقال ملة حقة ومذهب حق وينظر الناظر فى وصف احدهما بذلك الىٰ مطابقة الواقع له فتاملنا حقيقة هذا الواقع الذى ان وافقة الشىء كان حقا والا كان باطلا فوجدنا معنيين احدهما جلى والآخر دقيق يرى من بعد اما الجلى فان يكون كل مسئلة من الاعتقاديات مطابقة لما عليه المعتقد فى الخارج مثلا يحكم بان الله يسخط ويغضب ويكون الامر كذلك وبان الحشر الجسمانى كائن وهو كذلك وكل مسئلة مما يحكم فيها بوجوب وحرمة مطابقة لما عليه الامر المنعقد فى الملاء الاعلىٰ مثلا يحكم بان الصلوٰة واجبة ويكون فى الملاء الاعلىٰ نازل مثالى من قضاء مضمونة تحسين من

پس جانتا ہے اول اللہ اشیاء کو ساتھ ان اشیاء کے نہ ان کی صور مرتسمہ فی الواجب سے اور یہ علم واجب کا واسطے ان کے ساتھ ان کے وجود امکانی کے ہے برابر ہے اس میں مادیات اور مجردات پس حق یہ امر ہے کہ کچھ حاجت نہیں وسط میں لانے جواہر عقلیہ کے جو مرتسم ہیں اشیاء کی صورتوں میں مگر مفروضات میں جو متحقق نہیں ہوتے مگر فرض کرنے والے عندیہ میں جیسے دیو کے دانت پس غور کر اس کلام کو جیسا حق ہے اس کے غور کرنے کا۔

مشهد آخر جاننا چاہیئے کہ ملتیں اور مذاہب وصف کی جاتیں ہیں ساتھ حقیقت کے کہا کرتے ہیں کہ ملت حقہ اور مذہب حق اور ناظر نظر کرتا ہے وصف میں ایک ان دونوں کے پس ہم نے تامل کیا حقیقت کو اس واقع کی اگر موافق ہو وہ اس شے کے تو حق ہے اور نہیں تو باطل تو ہم نے دو معنی پائے۔ ایک نور ظاہر اور روشن اور دوسرے دقیق دباریک کہ بعد میں معلوم ہوں گے تو ظاہر روشن تو یہ نہیں کہ اگر ہو ہر مسئلہ اعتقادیات سے مطابق واسطے اس شے کے جس پر اعتقاد کیا ہے خارج ہیں مثلاً حکم کیا جائے کہ اللہ خشم کرتا ہے اور غضب ہوتا ہے اور ہے امر یوں ہیں اور یہ کہا جائے کہ حشر جسمانی ہونے والا ہے اور یوں نہیں ہے اور جو مسئلہ ہو وے کہ اس میں حکم وجوب وحرمت وحریت ہو مطابق واسطے اس چیز کے کہ جس پر منعقد ہے امر ملاء اعلیٰ میں۔ مثلاً کہا جائے کہ نماز فرض ہے اور ہو بیچ ملاء اعلیٰ کے نازل امثالی ادائے

www.maktabah.org

تلبس بها وكونها مستلزمة ترقيه تشبث بذيل نسمته فى الدنيا والآخرة وتكفير هيآت ظلمانية عن نسمته حاصلة من قبل الاستغراق فى الاحكام البهيمية كما يستلزم اكل الزنجبيل تسخين البدن واذالة البرودة عنه فهٰذا النازل هنالك مطابق للحكم بوجوبها وكل مسئلة فيها توقيت او تحديد مطابقة لقواعد الملة كتوقيت الصلوٰة بالاوقات الخمس وتحديد الزكوٰة بمائتى درهم وبالحول ويكون بحيث يثبت بين الاصل وبين هذه الاشباح وجود تشبيهى فى مدارك الملاء الاعلىٰ فيكون هذا ذاك وذاك هٰذا بهٰذا الاعتبار فاذا كانت الملة كذٰلك قبل انها حقة وكذٰلك معنىٰ حقيقة المذهب ان يكون احكامه مطابقة لما قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم فى نفس الامر ولما كان عليه القرون المشهود لها بالخير وان كانت المسئلة لا نص فيها ولا رواية فحقيقتها ان تكون محفوفة بقرائن تورث غالب الظن بان النبى صلى الله عليه وسلم لو تكلم فى المسئلة لما نطق بغير هذا القول وان يكون وجه الاستخراج والاستباط ظاهرا لا يريب فيه المحيط باساليب الكلام

مضمون اس کی تحسین اس شخص کہ جو متلبس ہو اس سے اور اس کا ہونا مستلزم ہو انسان کی ترقی کا چنگل مارنے سے اس کے دامن تسمیہ میں بیچ دنیا وآخرت کے اور تکفیر ہیبت ظلمانیہ کے نسمہ سے کہ وہ ہیبت ظلمانیہ حاصل ہوئی ہے استغراق سے احکام بہیمیہ میں جیسا مستلزم ہے زنجبیل کا کھانا تسخین بدن کو اور دور کرنے برودت کو انسان سے تو یہ نزول وہاں مطابق ہے واسطے علم اس کے فرضیت کے اور جو مسئلہ کہ اس میں توقیت ہو یا تحدید مطابق واسطے قواعد ملت کے جیسے نماز کے پانچ وقت اور زکوٰۃ کو دو سو درہم اور برس بھر گذرنا اور ہوا اس حیثیت سے کہ ثابت ہو درمیان اصل اور درمیان اشباح کے وجود تشبیہی مدارک ملاء اعلیٰ میں تو یہ وہ ہے اور وہ یہ ہے اس اعتبار سے پس جب ہو ملت ایسی تو کہا جائے گا کہ ملت حق ہے اور اسی طرح معنیٰ حقیقت مذاہب کے ہیں کہ ہوئے احکام مطابق واسطے اس چیز کے کہ کہا ہے رسول اللہ ﷺ نے نفس الامر میں اور مطابق ہوں واسطے اس چیز کے اس پر ہیں وہ قرون جن کے واسطے شہادت ہے خیر کی اور اگر ہو مسئلہ ایسا جس میں نہ نص ہو اور نہ روایت تو اس کی حقیقت محتاج قرائن کی ہے جو موروث ہوں غالب ظن کے ساتھ اس طرح کی کہ اگر نبی ﷺ فرماتے اس مسئلہ میں تو یوں ہی فرماتے اور یہ کہ وجہ اس کے استخراج کی اور استنباط کی ظاہر ہو ایسی کہ شک نہ کرے وہ شخص کہ محیط ہو اسالیب کلام کا اور مقاصد شارع کا بیچ شرع احکام کے پس یہ معنیٰ

www.maktabah.org

ومقاصد الشارع فی شرح الاحکام فهٰذا معنیٰ حقیقة المذاهب واما الدقیق الذی یری من بعد فان یکون الحق علم جمع شمل امة من الامم بان یلهم مصطفی من عباده باقامة ملة من الملل فیصیر خادما لارادة الحق منصبة بظهور تدبیره ووکرا لفیض مدده الغیبی فیقال فیه من اطاع هٰذا العبد فقد اطاع الله ومن عصاه فقد عصی الله فصار الرضی مقصورا فی موافقة هٰذا التدبیر والسخط فی مخالفته ومنافاته واذا کان کذٰلک صار احکام الملة جمیعا حقة والمنظور فی وصفها بالحقیة حینئذ ظهور التدبیر الالٰهی فی هٰذا الشبح لا غیر وکذٰلک المذاهب ربما یکون العنایة المتوجهة الیٰ حفظ ملة حقة متوجهة بحسب معدات الیٰ حفظ مذهب خاص بان یکون حفظة المذهب یومئذهم القائمین بالذب عن الملة او یکون شعارهم فی قطر من الاقطار هو الفارق بین الحق والباطل فحینئذ ینعقد وجود تشبیهی فی الملاء الاعلیٰ والسافل بان ملة هی هٰذا المذهب.

ہیں حقیقت مذہب کے اور وہ جو دقیق وباریک معنیٰ ہیں کہ بعد میں معلوم ہوتے ہیں، وہ یہ ہیں کہ ہو اللہ نے جانا کسی امت کے چھوٹی ہوئی کو ملانا اور جمع کرنا اس طرح سے کہ الہام کرے کسی برگزیدہ کو اپنے بندوں میں سے واسطے اقامت کسی ملت کے کہ وہ برگزیدہ خادم ہو ارادۂ حق کا اور منصبہ ہو اس کے ظہور وتدبیر کا اور اشیان ہو اس کے فیض مدد غیبی کا جس کو کہا جائے کہ جس نے اس کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اللہ کے نافرمان کو اور ہو رضا موقوف اس تدبیر کی موافقت پر اور غضب اس کی مخالفت اور منافات پر اور جب امر اس طرح ہو تو ہوں گے احکام ملت کے سب کے سب حق اور اس وقت اس کے حق کہنے میں منظور ظہور تدبیر الٰہی ہے بیچ اس جسم وقالب کے سوا اس کے اور اسی طرح مذہب ہے کہ اکثر اوقات عنایت الٰہی متوجہ ہوتی ہے حفظ ملت حقہ کی متوجہ بحسب معدات کے طرف حفظ مذہب خاص کے اس طرح سے کہ نگہبان مذہب کے اس دن سوتی ہیں قائم واسطے برائی دور کرنے کے یا ان کا شعار ہوتا ہے اطراف کے کسی طرف میں فارق درمیان حق وباطل کے تو اس وقت منعقد ہوتا ہے وجود تشبیہی ملاء اعلیٰ میں یا ملاء سافل میں ساتھ اس طرح کرے کہ ملت یہی مذہب ہے۔

ختم شد

www.maktabah.org
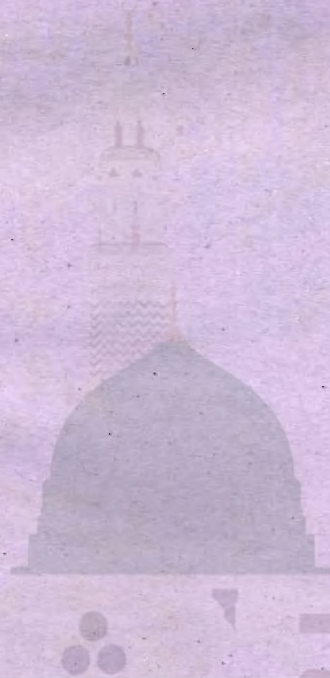
شاہ ولی اللہ اکیڈمی

اغراض و مقاصد

① شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف اوران کی مختلف زبانوں میں تراجم کی اشاعت۔

② شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فلسفہ، افکار اور تعلیمات پر مبنی کتب کالکھوانا اوران کی اشاعت کا انتظام کرنا۔

③ ایک معیاری لائبریری قائم کرنا، جس میں اسلامی علوم پر مبنی کتب کو خصوصی طور پر جمع کر کے اجتماعی تحریک پر کام کرنے کیلئے اس اکیڈمی کو علمی مرکز بنانا۔

④ ولی اللہی تحریک سے وابستہ مشہور علماء کی تصانیف کو شایع کرنا اور اس بارے میں اہلِ علم ودانش سے کتب لکھوانا اوران کی اشاعت کا انتظام کرنا۔

⑤ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو سمجھنے اور سمجھانے کیلئے ایک مرکز بنانا اور اس میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فلسفہ پر تحقیقاتی کام کرنا۔

⑥ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علم اور فکر کو عام اور آسان کرنے کیلئے رسائل کا جاری رکھنا۔

⑦ ایسے دیگر ادارے جو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے افکار اور فلسفہ کو فروغ دینے والے ہوں، تو ایسے اداروں کی ہر طرح سے مدد کرنا۔

www.maktabah.org